اردو ترجمہ رقعات حضرت اورنگ زیب عالمگیر

الموسوم بہ

سراج منیر

مترجمہ

مولوی خوشی محمد صاحب منشی فاضل مولوی فاضل و اردو فاضل ادیب

حسب فرمائش

شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

[illegible] گوال منڈی لاہور میں باہتمام ٹھاکر مدن گوپال پرنٹرز کے چھپا

سے مراد شاہ عالم کا بڑا بیٹا محمد معزالدین اور محمد اعظم شاہ کا بڑا لڑکا محمد بیدار بخت ہے (۴) فرزند زادۂ عظیم القدر سے شاہ عالم کا دوسرا بیٹا محمد عظیم الدین بہادر مقصود ہے۔ اسی طرح **عمدۃ الملک** مدار المہام اور آں **فدوی**۔ اسد خاں کی طرف اشارہ ہے۔ جس کو شایستہ خاں کی وفات کے بعد امیر الامرا کا خطاب ملا۔ اور خان **فیروز جنگ** منتخب ہے۔ غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ کے خطاب سے۔ اور نصرت جنگ اختصار ہے ذوالفقار خاں بہادر نصرت جنگ کے القاب کا۔ اور **میرزا بخشی** ایما ہے میرزا صدرالدین محمد خان صفوی کی طرف۔ اور **میر آتش** تربیت خاں کا لقب اور حمید حمیدالدین خاں بہادر کے نام کا ملخص ہے۔

پہلے وہ رقعات لکھے جاتے ہیں جو بڑے شاہزادے سلطان محمد معظم شاہ عالم بہادر کے نام تحریر کئے گئے۔

Despd by Mobarak Ali Booksel[ler]
V.P. No 189 on 15.6.25
with Intikhab-i-Makhzan
Do Atbha. [illegible] Part II
Naqqash-i-Badi
Hilm-i-Nubatah. Rs 7/2/-
Recd on 19.6.1925
Syed Abul Has[illegible]
19 June 1925

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُس شہنشاہ کی حمد و ثنا لکھنے کے بعد کہ جس کی سلطنت [illegible] زوال کے صدموں سے محفوظ ہے۔ اور اُس جہان پناہ کی تعریف رقم کرنے کے بعد کہ جس کی حلقہ بگوشی تمام نیک نصیب۔ تاج و تخت سجانے والے۔ ملک گیر بادشاہوں کے لئے زینت گوش ہے۔ یہ امر بات کی تہ کو پہنچنے والے دانشوروں اور روشن طبع سخنوروں کی رائے منیر پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہ کتاب جس کا نام **رقعات عالمگیری** اور لقب **کلمات طیبات** ہے اور جو کہ بادشاہ انصاف پرور عدل گستر ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بہادر (اللہ تعالیٰ اُس کی دلیل و حجت کو چمکائے) بادشاہ ہندوستان کے خطوط اور رقعات کا مجموعہ ہے۔ اس مختلف القاب مخصوص اشخاص کے لئے آئے ہیں۔ جن کی تفصیل اس طرح پر ہے:-

(۱) **مہین پور خلافت** (بڑا شاہزادہ) اور **فرزند سعادت توام** (سعادتمند بیٹا) یہ دو القاب بڑے بیٹے سلطان محمد معظم شاہ عالم بہادر کے واسطے لکھتا ہے۔

(۲) **فرزند عالیجاہ** سے مراد سلطان محمد اعظم شاہ بہادر ہے اور کئی جگہ اسے بھی فرزند سعادت توام لکھا ہے۔

(۳) برادر نا مہربان سے مراد دارا شکوہ اور فرزند زادہ **عزیز** اور فرزند زادہ بہادر

رکھے۔ ایک مخلص بے غرض کے کہنے سے پتہ لگا۔ کہ تم نے اس سال جشن نوروز اہلِ ایران کی طرح بڑی دھوم دھام سے منایا ہے۔ خدا کے فضل سے تمہارے عقیدے اور مذہبی خیالات تو ٹھیک ہیں۔ پھر یہ نئی بدعت کس سے سیکھ لی۔ غالباً اُس عربی شخص نے جو آپکو سیر کھلواتا ہے ع نیکناموں کو کرتا ہے بدنام" تمہیں سکھلایا ہو۔ خیر جو کچھ بھی ہو۔ چونکہ یہ دن مجوسیوں آتش پرستوں کی عید کا ہے اور ہندوؤں کے خیال میں راجہ بکرماجیت کی تخت نشینی کا دن۔ اور اُن کے تاریخی سنہ کا آغاز ہے۔ آئندہ یہ دن نہ منایا جائے اور ایسی نادانی کبھی نہ کی جائے ؎ "میں تو کہتے کہتے بہت کہہ چکا۔ مگر تم میں ایک بھی سمجھدار نہ نکلا" میں اپنے رب سے ہر ایک گناہ کی معافی مانگتا ہوں اور توبہ تائب ہوتا ہوں +

رقعہ ۳۔ سلطنت کے بڑے فرزند! تم نے چوتھے بیٹے کی ترقی کے بارے میں جس کو تم بہت عزیز رکھتے ہو جو عرضداشت لکھی ہے وہ ہم نے پڑھی۔ بڑوں سے چھوٹوں کا درجہ بڑھانا تو ممکن نہیں۔ طرہ یہ کہ تمہیں تو اپنے گھر کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ بیٹے کی پرداخت کا خیال کس طرح آگیا ع بیٹے جیتے رہو اتنا بھی غنیمت ہے۔ تمہاری خاطر کسی اور طریقے سے آپ کا خیال رکھا جائیگا +

رقعہ ۴۔ مہین پور خلافت! ہمیں معلوم ہوا کہ تم سپاہ کی دیکھ بھال کر رہے ہو اور کثیر تنخواہ کے نوکر جمع کرتے ہو۔ شاید قندھار کی چڑھائی کا قصد رکھتے ہو۔ خدا اپنی توفیق تمہارے ہمراہ کرے۔ لیکن دارالخلافہ لاہور میں آنے کی آرزو جو اندنوں ظاہر کی ہے۔ اس کی وجہ معلوم نہ ہوئی۔ ناصر خاں کا منصب آگے سے پانچ صدی تنزل اور اُس ہندو لعل اچکار کو نوکری سے [illegible] کر دیا ع دراصل یہ سارا فساد ہمارا ہے۔ کیونکہ ہم نے پہلے ہی اُن کو موقوف نہ کیا۔

رقعہ ۱ - مہین بور خلافت فرزند سعادت توام محمد معظم - اللہ تعالیٰ
تم کو حفاظت اور سلامت سے رکھے - حضرت والد مرحوم جنت مکانی ولایت
بلخ - بدخشاں - خراسان اور ہرات وغیرہ قدیم موروثی ممالک کو فتح کرنے کا
بڑا اقبال رکھتے تھے اور کئی ایک دفعہ شاہی فوجیں مراد بخش کے زیر کمان
اُس طرف روانہ کیں - چنانچہ بہت سا علاقہ مفتوح بھی ہو گیا - مگر اُس نامراد
(مراد بخش) کی کم ہمتی کے باعث (کہ وہ فرمان طلبی کے بغیر خود بخود وہاں سے اُٹھ
آیا - اور علاقہ مفتوحہ کے عام باشندوں اور چیدہ اشخاص کو گرویدہ بنانے
اور ان کی دلجوئی کرنے میں مشغول نہ ہوا) علاقہ مقبوضہ ہاتھ سے نکل گیا - اور
غنیمت برباد - روپیہ ضایع ہو گیا - یہی وجہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں (از پسر
نالائق دختر بہتر) "نالائق لڑکے سے لڑکی بھلی" مگر خیر اس بات کا خیال کرکے
کہ ع "اگر پدر نتواند پسر تمام کند" رہ گیا جو باپ سے بیٹا وہ کر دکھلائے گا"
میرے دل میں یہ ہوس باقی ہے - لیکن اس کی تدبیر سوائے اس کے اور کیا
ہو سکتی ہے کہ اعلیٰ حضرت کے پوتے (تم) کو مناسب فوج اور سرو سامان
کے ساتھ اُدھر بھیج دیا جائے - ہماری تاکیدوں کے باوجود ابھی تک تم نے
قندھار بھی نہیں لیا - اس مہم کی نوبت تو کب آئیگی - غالباً تم ہمارے کام کو
اپنا کام نہیں سمجھتے - جو شخص اپنی ہستی کو پہچان لیتا ہے وہ بڑا عارف ہے
میں جو کہ شخص ایک دکھلاوے کی ہستی ہوں - میری زندگی کا آفتاب غروب
ہونے کو ہے - وہ علاقہ ہمارے ہاتھ آیا تو کیا نہ آیا تو کیا - تم خود سوچ لو - کہ یہاں
اپنے ہم چشموں کو کیا منہ دکھاؤ گے - اور وہاں (آخرت میں) خدائے سبحانہ اور
اپنے دادا بزرگوار کے سامنے کیا جواب دو گے +

رقعہ ۲ - فرزند سعادت مند محمد معظم - اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت بحفاظت

وضع کا کچھ لحاظ کرو ٭

رقعہ ۷۔ مہین پور خلافت! منعم خاں کو ہم نے بھیجا ہے تاکہ فوراً وہاں پہنچکر جو باتیں اُسنے بتائی ہیں تمہیں پہنچائے۔ مجھے اپنی خبر نہیں کہ کون ہوں اور کہاں جا رہا ہوں اور اس گناہوں کے پتلے کے سر پر (قیامت میں) کیا گذریگی۔ اب میں سب سے رخصت ہوتا ہوں۔ اور سب کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ کامگار اور نامدار فرزندوں کو چاہئے۔ کہ باہم مخالف نہ ہوں اور خدا کے بندوں کا کشت وخون روا نہ رکھیں۔ جو کچھ مجھے دکھائی دیتا ہے یہ ہے کہ عجیب ہنگامہ برپا ہونے والا ہے۔ دلوں کو پھیرنے والا خدا مخلوقات کی نگہبانی کی توفیق کو جو کہ خالق کی عمدہ امانتیں ہیں۔ حکومت و ریاست کی راہ میں چلنے والوں (بادشاہوں) کا چراغ راہ بنائے ٭

شہزادہ محمدؐ اعظم بہادر کے نام

رقعہ ۸۔ فرزند عالیجاہ۔ جو فرخ قدم گھوڑا تم نے اب کے ہمارے لئے بھیجا ہے۔ ہم اُس کی سواری سے بہت خوش ہیں۔ گویا وہ اُس جواں بخت بیٹے کے بڈھے باپ کی غمخواری کرنے کو یاد دلاتا ہے۔ نہایت مخلوظ ہونے کے باعث ہم نے اُس کا نام "خوشخرام" رکھدیا۔ چونکہ تم ہر چیز کے مطابق نام تجویز کرنے میں پوری مہارت رکھتے ہو۔ ہمارے شاہی گھوڑوں میں سے جن کی فہرست رنگ اور نسل کے مطابق داروغہ اصطبل کی بھیجی ہوئی تمہیں پہنچیگی۔ ہر ایک کا نام تجویز کرکے لکھیں ٭

رقعہ ۹۔ تمہاری بھیجی ہوئی "آموں کی ڈالی" بڈھے باپ کو (مجھے) نہایت لذیذ معلوم ہوئی۔ تم نے آموں کے نام خاص رکھنے کی خواہش کی ہے۔

رقعہ۵۔ نبیرہ پور خلافت! قائمی ہوش و حواس اور درستی طبیعت کے ہوتے ہوئے تم نے فتح اللہ خاں کو کیوں ناراض کیا۔ ہم شہزادگی کے زمانہ میں امرار کے ساتھ ایسا رویہ برتتے تھے۔ کہ سب راضی رہتے۔ اور آگے پیچھے خوشدلی سے ہمارے گیت گاتے تھے۔ بلکہ برادر نامہربان دارا کے اقتدار کی صورت میں بھی اکثر اُس کا ساتھ چھوڑ کر ہمارے ساتھ رہا کرتے۔ اور جن لوگوں نے دارا کے کہنے سے نامناسب حرکات کئے اور ہم سے غیر مؤدبانہ پیش آئے۔ ہماری چشم پوشی اور حوصلہ کے تازیانہ سے خبردار ہو کر اُنہوں نے بھی ازروئے انصاف ہماری حوصلہ مندی اور بُردباری کا اقرار کیا۔ حتیٰ کہ ہماری سرداری اور بہادری کا نقش اعلیحضرت والد بزرگوار کے دل پر جم گیا اور بڑے بڑے مشکل کام اس ناچیز کے زور بازو سے صورت پذیر ہوئے۔ تم نے فتح اللہ خاں جیسے شخص کو رنجیدہ کر دیا۔ اور ایسے حوصلہ مند اور کارکن کو جو کہ تمہارا اچھا کام دیتا تھا۔ دل شکستہ کر دیا ؎

اگر لاکھوں لعل و جواہر بھی دے تو کچھ فائدہ نہیں یہ کوئی موتی نہیں کہ ٹوٹا ہوا جڑ جائیگا یہ شیشۂ دل ہے جو پیوست نہیں ہو سکتا۔ گذشت آنچہ گذشت (گذشتہ را صلوٰۃ)

اب بھی اگر اُس کی دلجوئی کرو تو بہتر اور معاملہ کی درستی کے لئے بہت مفید ہے ؎ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں۔ سُن اور بہانہ مت کر بلکہ جو کچھ مہربان ناصح تجھے کہتا ہے۔ اُسے دل سے قبول کر۔ "آگے تمہاری مرضی"۔ اُس شخص پر سلام ہو جو سیدھی راہ کی پیروی کرے ٭

رقعہ۶۔ فرزند سعادتمند محمد معظم۔ خدا تعالیٰ اُسے سلامت باکرامت رکھے۔ ایک عزیز کی تحریر سے معلوم ہوا کہ تم زعفرانی لنگی باندہ کر اور پلوانی کرتہ پہنکر کچہری میں بیٹھتے ہو۔ چھیالیس برس کی عمر اور یہ کام اپنی داڑھی اور

جاگ اُٹھتے۔ اور توفیق ایزدی کی آبشار سے وضو کر کے ورد و وظیفہ میں لگ جاتے۔ بجز دم اذان، ہونے کے بعد فاضلوں کے ساتھ نماز فجر باجماعت ادا کر کے "جھروکہ درشن" میں تشریف لاتے۔ اور درشن پانے والوں کو اپنے مبارک دیدار سے سرافراز فرما کر چار گھڑی (پہر) دن چڑھے عام دربار لگاتے اُس مجلس میں تمام چھوٹے بڑے اہلکاروں و عہدہ داروں کو آنیکی اجازت ہوتی۔ وزیر اعظم اور میر بخشی ملازموں کی درخواستیں اور تمام صوبوں کے گورنروں۔ سپہ سالاروں۔ خزانچیوں اور کروڑیوں کی جانفشانی اور اچھی کوششوں کے حالات پیش کرتے۔ خود بدولت ہر ایک کے دامن اُمید کو حاجت روائی سے پُر کر کے دوسروں کا حوصلہ بڑھاتے تھے۔ اور اپنے ہاتھی گھوڑوں کے معمولی ملاحظہ کے بعد ایک پہر اور دو گھڑی دن چڑھے دربار عام سے دیوان خاص میں رونق افروز ہوتے۔ وہاں بڑے بڑے بخشی نئے عہدہ داروں کے حالات سنا کر اپنی دوبارہ پیشی اور حضور کی نظر ثانی کی اجازت لیتے۔ اور ہر ایک صوبہ کے واقعات و حالات پیش کر کے ہر بات کے لئے مناسب حکم نامے اور آرڈر جاری کرنے کا زبانی حکم حاصل کرتے۔ تقریباً دوپہر تک ایسے معاملات پیش رہتے۔ اسکے بعد خاصہ تناول فرمانے کا دھیان کرتے جو کہ تاکید کے ساتھ وجہ حلال سے تیار ہوتا تھا۔ اور بدن کی تقویت۔ عبادت۔ اور عدل گستری کی قوت پانے کی خاطر کچھ تھوڑا سا کھانا جس سے جان سلامت رہ سکے۔ نوش جان فرماتے۔ اور پھر وظیفہ خواروں اور روزینہ داروں کی خبر گیری فرماتے جن میں سے زیادہ تر عالم۔ فاضل۔ طالب علم۔ غریب۔ مسکین۔ یتیم۔ بیمار وغیرہ ہوتے تھے۔ اور ان میں سے اکثر کو آنحضرت خوب پہچانتے اور جانتے تھے

جب تم خود عمدہ طبیعت رکھتے ہو۔ میری تکلیف کے روادار کیوں بنتے ہو۔ بہرحال اُن کا نام سُد ھارس اور رس بلاس رکھا گیا۔

رقعہ ۱۰ - فرزند عالیجاہ! تمہاری بریانی کھچڑی کا مزہ جاڑے میں یاد آتا ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ اسلام خاں کا نخود پلاؤ اُس سے نہیں پہنچ سکتا۔ میں جانتا تھا کہ سلیمان باورچی کو تم سے لے لوں۔ مگر شفقت پدری نے تقاضا نہ کیا۔ اگر اُس کے شاگردوں سے کوئی اس فن میں ماہر ہو تو بلا لیا جائے نہیں تو کیا خوب ہو کسی دن تم آؤ۔ آپ بھی کھاؤ ہمیں بھی کھلاؤ۔ وہ سماں وہ زمانہ کیا ہی اچھا ہے جبکہ ایک دوست اپنے دوست کی ملاقات سے متمتع ہو۔ بیشک میرے سر کے ہوس بال برابر بھی نہ نکلی۔ بالوں سے سیاہی جاتی رہی (بڑھا ہو گیا) لیکن منہ سے نہ گئی۔ (روسیاہ ہی رہا)۔

رقعہ ۱۱ - فرزند عالیجاہ! تمہارا بیٹا معزالدین اچھا نکلا۔ اُس کی ترقی دولت روز افزوں ہے۔ اب اُس کی تربیت سے غافل نہیں ہونا چاہئے مہم سنبھتی پر چڑھائی کرنے اور جاٹوں کی تنبیہ کی صورت میں صوبۂ مالوہ معزالدین کے نام بحال رہیگا۔ حکم جاری ہوا ہے کہ راجپوتوں سے راجہ بشن سنگھ کچھواہہ کو اپنے ساتھ رکھے۔ توپخانہ وغیرہ اسباب جنگ اس مہم میں درکار ہوں اکبر آباد کے قلعہ دار سے لے لیوے۔ اور نربدا کے پار تمہیں ملک سیدحا اسلام آباد یعنی متھرا میں پہنچ جائے۔

رقعہ ۱۲ - میرے عالی مرتبہ سعادتمند بیٹے - والد بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ شعر بیکاروں کا شغل ہے۔ اگر انسان عاقبت کے کام نہ کر سکے تو دنیاداری کے کام ہی سہی۔ یہ کچھ بُرے تو نہیں (حدیث شریف میں) آیا ہے کہ "دنیا آخرت کی کھیتی ہے"۔ آنحضور کا دستور العمل یہ تھا کہ آپ پھر رات سے کر

معلوم ہوتا ہے آپ بحالتِ سواری نہایت تیزی اور تندی سے چلتے ہیں۔ چنانچہ تمہارا چھتر بردار بیچارہ گر پڑا اور زندگی کو ہی جواب دے بیٹھا (مر گیا) بہت عرصہ ہمارے دور و نزدیک رہ کر تم سواری کا طریقہ دیکھ چکے ہو۔ اس کے برخلاف یہ روش کیوں پسند کی ؎ آہستہ چل بلکہ مت چل۔ تیرے پاؤں کے نیچے ہزارہا ننھے سے جاندار ہیں ✦

رقعہ ۱۴۔ فرزند سعادت توام محمد اعظم، سلامت باکرامت باشند۔ حسن بیگ تبہ کار علاقہ کوڑا کا جاگیردار افضل کا لحاظ کر کے تم نے ابھی تک معزول نہیں کیا۔ وہاں کی رعایا کے لوگ داویلا مچاتے۔ سر پھوڑتے اور فریاد کرتے اور کہتے ہیں کہ ع اگر تم انصاف نہیں کرو گے تو ایک دن انصاف کا آنے والا (قیامت) ہے۔

خدائی محاسب کراماً کاتبین کارداروں کے ظلم ہمارے تمہارے نامۂ اعمال میں ثبت کر رہے ہیں۔ اعمال کا بدلہ آخرت میں واقعی ہے۔ یہ ٹھیک جانکر وہاں کے باشندوں کی فریادرسی کریں۔ نہیں تو جاگیر چھین لی جائیگی۔ پھر اُسکا بدلہ نہیں ملیگا ✦

رقعہ ۱۵۔ فرزند عالیجاہ! جہانتک معلوم ہوتا ہے۔ تمہارا دیوان خاص مصطفیٰ قلی بیگ کاروبار کفایت شعاری سے کرتا ہے۔ اگر لکھو تو عہدہ کی ترقی اور "خانی" کا خطاب دیدیا جائے۔ "اچھا لائق آدمی کھرے سونے کی مانند ہے۔" ؎ وہ چیز کہ جسے ہم نے بہت ڈھونڈا اور کم پایا۔ اور وہ ہے بھی بہت اور نہیں بھی! وہ اس جہان میں انسان (لائق آدمی) کا وجود ہے کہ دیکھنے میں تو بہت ہیں مگر دراصل کوئی نہیں ✦ ایک دن سعداللہ خاں مرحوم درود وظیفہ سے فارغ ہو کر دیر تک دعا کے واسطے ہاتھ اُٹھائے رہا

ازاں بعد خوابگاہ خاص میں تشریف لے جاکر جاگتے ہوئے دل کے ساتھ ایک گھڑی سو رہتے۔ دوپہر اور چار گھڑی گذر چکنے کے بعد (دو بجے) خوابگاہ سے نکل کر وضو کر کے نماز خانہ میں جاکر قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہتے نماز ظہر ادا کر کے ورد پڑھتے ہوئے تسبیح ہاتھ میں لئے۔ اسد برج میں آکر بیٹھتے۔ وزیر اعظم یہیں حاضر ہوکر مالی اور ملکی باتیں عرض معروض کرتا اور اکثر کاغذات پر دستخط کروالیتا۔ پونے دو گھنٹے دن رہے پھر دربار عام فرماتے اس وقت بخشی اور بل کلرک نئے منصبداروں اور جاگیریں لینے والوں کو سامنے پیش کرتے۔ آپ پورے غور سے ہر ایک کے حسب و نسب۔ ذاتی قابلیت۔ اور تجربہ کاری کی چھان بین کر کے عہدہ کی تقرری اور جاگیر عطا کرنیکا حکم فرماتے۔ اور شام کے بعد دیوان عام سے اُٹھ کر نماز عشا پڑھتے اور خاص خلوت خانہ میں تشریف لے جاتے۔ وہاں شیریں زباں مورّخ۔ فصیح بیاں قصہ گو۔ خوش آواز سُریلے گویّے۔ اور روئے زمین کے سیاح حاضر ہوتے پردہ کے اندر بی بیاں اور باہر مرد بیٹھتے۔ ہر ایک آنحضور کی طبع معلّی اور مزاج اشرف کے حسب رغبت اگلے بزرگوں۔ قدیم بادشاہوں کے حالات۔ ملکوں شہروں کے عجائبات عرض کرتا تھا۔ خلاصہ مطلب یہ کہ آنحضرت آدھی رات تک اپنے دن رات کے اوقات کو اس طرح تقسیم فرماکر زندگانی اور حکمرانی کی داد دیتے تھے (حکومت اور زندگی بسر کرنیکا حق ادا کرتے تھے) چونکہ ہماری شفقت پدری تمہارے حق میں دلی اور اصلی ہے نہ کہ بناوٹی۔ اس لئے ہر ایسی بات کے لکھنے اور بتانے ہیں جو عمدہ اور تمہارے واسطے زیبا ہو۔ ہم بے اختیار اور مجبور ہیں۔ اس وقت جو کچھ یاد آیا۔ حوالۂ قلم کیا۔ معاف رکھیں +

رقعہ ۱۳۔ فرزند عالیجاہ محمد اعظم۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت بحفاظت رکھے

مارا گیا۔ اور جہنم میں جا پہنچا۔ ہر حالت میں شکر خدا بجالانا چاہیئے ؎ اے خدا تیرے احسان پر صدقے جاؤں یہ کیا ہی بڑا احسان کیا۔ تجھ پہ قربان جاؤں۔ اصل میں یہ کام تمہاری تربیت کے فیض کا نتیجہ ہے۔ کہ نوکروں کا دل بڑھا کر بادشاہی کے بڑے کاموں میں مستعد کرتے ہو۔ اس خیال سے کہ صرف خالی سبار کباد زبان پر نہ آئے۔ موتیوں کی مالا قیمتی نصف لاکھ روپیہ تم کو عطا کرتے ہیں۔ اور اُس ہندو نے چونکہ وہی مثل ٹھیک کر دکھائی کہ چڑیا نے باز کو مار ڈالا اس لئے اُس کو پانصدی ذات کا منصب۔ اور دو صد سوار اور راے کا خطاب۔ اور خلعت۔ تلوار۔ گھوڑا عطا فرما کر سربلندی بخشتے ہیں۔ تم بھی مناسب رعایت کے ساتھ جو ہمسروں میں اُس کے ممتاز ہونے کا باعث ہو تحسین و آفرین کے پروانہ کے ہمراہ مستقل نائب صوبہ داری پر بھیج دو۔ تاکہ دوسرے ملازموں کو حسن خدمت اور عمدہ توقع کی ہوس بڑھے ؛

رقعہ ۱۹۔ فرزند عالیجاہ ۔ سلامت باشند۔ سورٹھ کی فوجداری کا عہدہ فتح جنگ خاں بالی سے چھین کر اپنے دارو غہ دیوانخانہ کے بھائی کو دیدینا گویا ثابت شیشے کو اپنے ہاتھ سے توڑنا ہے۔ بالی قوم صوبہ گجرات میں مدتوں سے باوقار اور فوجی خدمات میں مشہور و معروف چلی آرہی ہے۔ اُس صوبہ کی فوجداری ان کے سوا کسی اور کو دینا عقل و دانش سے دور ہے۔ سورٹھ ایسی جگہ ہے کہ الہ وردی خاں کے بیٹے حسن علی خاں جیسے آدمی اور صف شکن خاں وغیرہ پنج ہزاری وہاں کے فوجدار رہے ہیں۔ جب جا کر وہاں کے بندوبست سے عہدہ برآ ہو سکے۔ اگر تمہارے کارپرداز بھی شجاعت خاں کے دستورالعمل پر چلیں تو بہتر ہے۔ ورنہ "یہ گجرات کا صوبہ" ہے۔ خدا نہ کرے۔ اگر ایک دو جگہ بھی کام بگڑ گیا تو اسکا تدارک دور دراز ہو جائیگا۔ آگے تمہارا اختیار ہے ؎

ایک گستاخ ہم نشین نے پوچھا کہ اب اور کونسی آرزو رہ گئی (وزیر تو پہلے ہی ہو) جواب دیا۔ کہ "اچھا آدمی" سچ تو یہ ہے کہ مزیدار بات کہی۔ اگرچہ دیانتداری اور ایمانداری کا جوہر انسانی طبیعت میں پیدائشی اور فطری ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے عنایت کیا ہو۔ لیکن آقا کی ہمت و انصاف کو بھی اس میں بڑا دخل ہے۔ کہ نوکر کو آسودہ اور اُس کے حسب حال وجہ معاش سے بیفکر رکھے تاکہ دنیاوی ضرورتیں اُس کے اعتقاد و خیالات کو بگاڑ نہ دیں ع۔ مزدور خوشدل ہو تو زیادہ کام کرتا ہے +

رقعہ ۱۰۱۔ فرزند عالی جاہ! آپ نے نصرت جنگ کیلئے "ماہی مراتب" کی درخواست کی ہے۔ اگرچہ قانون نہیں کہ شش ہزاری سے کم کے عہدہ دار کو دیا جائے۔ مگر اس واسطے کہ دو کار نمایاں اُس کے ہاتھ سے ہوئے ہیں اور تمہاری رعایت اور لحاظ مزید برآں۔ اُسے دیدیتے ہیں۔ اُنہی ماہی مراتب میں سے جو وہاں سے لایا ہے۔ ایک لے لیوے۔ اور اس بڑی عنایت کا شکریہ جو کہ اُس کے مرتبہ سے بالاتر ہے۔ بجالائے +

رقعہ ۱۰۲۔ فرزند عالی جاہ۔ تمہارا فوجی جاگیروں کا دار میر خاں پرگنہ سکرہ کو واگذار کرکے اُس کے بدلے اور جاگیر چاہتا ہے۔ ہمارے ہاں طلبدار بہت اور جاگیریں تھوڑی ہیں۔ یہاں سے تو ہڈیاں۔ گوشت جو کچھ بھی تھا۔ برابر بانٹ دیا گیا۔ اب تبادلہ نہیں ہوسکتا۔ لکھ دو۔ کہ دوسرے پرگنوں کے ٹھیکہ کا منافع لیکر وہاں دیدے +

رقعہ ۱۰۳۔ فرزند سعادتمند۔ سلامت رہو۔ صوبہ مالوہ کی ڈائری سے معلوم ہوا کہ پہاڑ سنگھ خبیث نے جو غرور و تکبر کی وجہ سے موجب فساد ہو کر لڑائی شروع کر رکھی تھی۔ وہ تمہارے وزیر کے پیشکار تلوک چند کے ہاتھ سے

واسطے مقرر کئے جاویں۔ آپ کی راست بیان زبان پر یہ شعر آیا ؎ بادشاہ ہم کو گاؤں دیکر احسان جتائیگا۔ ہمارا روزی رساں (خدا) بے منت روزی عطا کرتا ہے + ہم نے کہا یہ بجا ہے مگر فقیروں اور اللہ والوں کی خدمت کرنا دنیاوی خیر و برکت اور اپنی خیریت کے لئے اور ترقی مال و دولت کی دعائیں لینے کے واسطے ہے نہ لالچ اور احسان کے خیال سے۔ اُنہوں نے اگر واقعی سچے دل سے تمہاری نیت نیک ہے۔ تو بچاری رعایا کے کاشتکار لوگوں سے آدھا غلّہ لیا کریں بلکہ غریب محنت کشوں کو اس سے بھی زیادہ چھوڑ دیں۔ اور اللہ کے بھروسہ والے گوشہ نشینوں کے لئے روزینہ اور وظیفہ مقرر کریں جو کہ کسی سے نہیں مانگتے اور جنگلوں اور ویرانوں میں رہتے ہیں۔ اور مظلوموں کا ایسا انصاف کریں کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ اور زبردست لوگوں کا ہاتھ کمزوروں کے حال سے چھوٹا ہو۔ پھر اپنے مال و نعمت میں ترقی دیکھ لیں۔ علاقہ کوڑا کے باشندوں کے استغاثہ کے موقعہ پر یہ کہانی یاد آئی جو بے اختیار تم کو لکھ دی گئی + زیادہ دعا +

رقعہ ۲۳ ۔ فرزند عالیجاہ! تم نے توپخانہ اور دیوانخانہ کے داروغہ کو احمد آباد کے علاقہ کا فوجدار بنا دیا ہے۔ اور اُس نے تمام تھانے اپنے حرامخور رشوت لینے والے قریبی رشتہ داروں کو سونپ دیئے ہیں۔ بچارے دادخواہ اُس داروغہ کی حمایت کے باعث تمہاری عدالت میں آ نہیں سکتے اور لوگوں کے مال کھانے والے رندوں کا ایک گروہ اُس کے داماد سے ملکر خلق خدا کو ستاتے ہیں۔ حیران ہوں کہ قیامت کے دن ہم کیا جواب دینگے خدائے پاک عادل ہے۔ اگر ہم کسی ظالم کو حاکم بنائیں تو اُس کے ظلم کی بابت جو عذاب خدا کی طرف سے ہمیں پہنچیگا عین انصاف ہے۔ اور ہم اُسکے

میں نہیں کہتا کہ یہ کرو وہ نہ کرو۔ اپنی مصلحت دیکھ لو۔ اور کام آسانی سے کر لو۔ انجام بخیر باد۔

رقعہ ۲۰۔ فرزند عالی جاہ۔ جاسوسوں کے بتانے سے معلوم ہوا کہ بہادر پور سے اورنگ آباد تک کی سڑک خطرہ سے خالی نہیں۔ رہزن۔ ڈاکو بیوپاریوں اور مسافروں کا مال لوٹ لیجاتے ہیں۔ اور آنے جانے والے لوگ با امن آجا نہیں سکتے۔ جب ہمارے تمہارے لشکر کے آس پاس یہ حالت ہو رہی تو دور دراز راہوں کا حال تو افسوسناک ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مخبر تمہیں پختہ خبریں نہیں پہنچاتے۔ چونکہ غفلت اور لاپروائی حکومت اور بادشاہت کے خلاف ہے۔ نئے منشی مقرر کریں اور اُن پر خوب دباؤ ڈالیں اور اگلے اسٹاف کو سزا دیں۔ اور کچھ مستعد فوج ایسی مقرر کریں جو اُن فسادیوں کی جڑ اکھاڑ کر تمام سڑک اُن لٹیروں کی شریر جماعت سے صاف کر دے بدعملی کی بدنامی کہاں تک گوارا ہو سکتی ہے۔ **بیت**۔ میں نہیں کہتا کہ نقصان اُٹھایا نفع کی فکر کر۔ اے موقعہ سے بے خبر جو کچھ کرنا ہے جلد کر۔ زیادہ دعا۔

رقعہ ۲۱۔ فرزند عالیجاہ! سفید چینی کا پیالہ عمدہ جنس کا کہ اب ویسا تلاش کرنے سے بھی نہیں مل سکتا۔ ہمارے لئے تحفۃً لائے تھے۔ اسی اثنا میں تخت کی چھوٹی کرسی بھی نظر سے گذری۔ دونوں چیزیں تمہیں بھیجدیں دونوں عنایتوں کا شکریہ بجا لاؤ۔ اور آموں کی ڈالی بھیجکر گذشتہ کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

رقعہ ۲۲۔ فرزند عالیجاہ۔ ہمیں یاد ہے کہ ایک دن میاں عبداللطیف (اُن کا راز پاک ہو) کی خدمت میں گئے۔ باتوں باتوں میں کہا کہ اگر اجازت ہو تو چند گاؤں کھرکوں کے گرد و نواح سے آپکی خانقاہ کے اخراجات کے

عقیدوں پر کاربند رہنا۔ سخت مصیبتوں میں ثابت قدم رہنا۔ دنیاوی کاروبار میں تدبیر کی کمی نہ کرنا۔ اور تقدیرِ الٰہی پر راضی اور شاکر رہنا عقلمندی کی علامت ہے۔ (۴) خاندان کا دیر تک ہونا یتیموں پر رحم کرنے سے حاصل ہوتا ہے (۵) حاجتمندوں کا کام نکالنے سے آپ محتاجی سے بچ سکتے ہیں (۶) ملکی کاروبار کا بندوبست وزیروں کی صلاح مشورے سے ہوتا ہے (۷) کامیابی اور فتحمندی فقیروں سے دعا منگوانے سے (۸) دردمندوں کے درد مٹانے سے تندرستی حاصل ہوتی ہے (۹) مجرموں کے قصور معاف کرنے سے آدمی جنابِ الٰہی سے رحمت کا امیدوار ہو سکتا ہے"۔ اعلیٰحضرت نہایت خوش ہوئے اور خان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ پچھلے پہر کمر بند زردوزی کے چند نمودی تھان خان موصوف کو عطا فرمائے۔ ہم نے چاہا کہ اکیلے ہی لطف نہ اٹھائیں۔ تم کو بھی لکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق دے۔

رقعہ ۲۷۔ فرزند سعادتمند محمد اعظم۔ اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔ معلوم ہوتا ہے تمہارے داروغہ دیوانخانہ کا بیٹا خانقاہ میں جوا کھیلتا ہے۔ افسوس صد افسوس۔ بادشاہی کا دعویٰ رکھتے ہوئے ایسی غفلت اور بے خبری۔ ہرکاروں کو کیا ہوگیا کہ خبر نہیں پہنچائی۔ نئے منشی مقرر کر لیں اور انہیں تنبیہ کریں۔ یار فروشی ہوگی۔

رقعہ ۲۸۔ فرزند عالیجاہ محمد اعظم۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایک مہینہ دریائے نل کے کنارے کونج کے شکار میں گذارا ہے۔ اگرچہ شکار ایسا کام ہے کہ سیر بھی اور خوراک کا لطف بھی ہے۔ مگر ضروری کاموں کو پورا کرنے پر آرام کی صورت میں اچھا اور مناسب ہے۔ خاصکر سلطنت کی ذمہ داریوں کا پورا کرنا جو مذہب اور دنیا کی رو سے لازم ہے اور تاریخی تذکروں کی مشہور

لائق ہیں۔ کیونکہ ظالم کو قوت دینا اور دادخواہوں کی نہ سننا گویا ظلم کو جائز رکھنے کے معنوں میں ہے ۔ گندم سے گندم اور جو سے جو اُگتے ہیں۔ کردار کے بدلے سے غافل نہیں ہونا چاہیئے ۔

رقعہ ۲۴ - فرزند عالیجاہ - زاہدہ بانو سی بیچاری بڑھیا کب تک تباہ حالی اور محرومی میں رہیگی۔ ہم تم پر اُسکا حق ہے۔ اُس کے نواسوں نے جو کچھ کیا۔ اُس کا نتیجہ دیکھ لیا۔ کسی حالت میں بھی حق تلفی نہیں کرنی چاہیئے تمہیں یاد ہوگا جس دن فتح جنگ خاں کے ہاتھی نے تم پر حملہ کیا تھا۔ ہیر بدھو نے کسقدر رستمانہ بہادری دکھائی۔ ہاتھی کو شوخی کرنے سے ہٹایا اور ہماری خلعت عنایت نہ لی کہ میں نے غلامی اور خانہ زادی کا حق ادا کیا ہے۔ مزدوری کیوں لوں۔ خدا کے واسطے اور ہماری خاطر اپنا سینہ اُسکے پرانے کینے سے صاف کرو۔ اور اُس بڑھیا پر عنایت و مہربانی کرو۔ کہ تمہارے سوا اُس کا کوئی نہیں ہے ۔ اپنے قدیم الخدمتوں کی قدر بڑھاؤ کیونکہ خانہ زاد پروردوں سے بددیانتی اور بے وفائی نہیں ہوتی ۔

رقعہ ۲۵ - فرزند عالی جاہ! اعتماد خاں کا لکھا ہوا کوئی الہام تو نہیں کہ خواہ مخواہ اُس پر عمل کیا جائے۔ تحقیقات کے بعد جو ضروری ہوگا حکم دیا جائے گا ۔

رقعہ ۲۶ - فرزند عالی جاہ! ایک دن نواب سعد اللہ خاں دربار میں دیر سے آیا۔ والد بزرگوار نے وجہ پوچھی۔ عرض کیا کہ ایک بیاض میں کچھ فقرے نظر آئے تھے۔ وہ نقل کرتا رہا۔ لکھا تھا کہ "(۱) بادشاہی کی بنیاد عدالت سے قائم ہوتی ہے (۲) ملکی اور مالی ترقی بہادری اور سخاوت سے۔ اور عالموں فاضلوں کے پاس بیٹھنے اور جاہلوں کے پاس نہ جانے سے (۳) مذہبی

نہ سنیں۔ کمزوروں پر مہربانی کرنا اور ہی نظر رکھتا ہے۔ بادشاہ اپنے
سے چھوٹوں پر لطف کیا کرتے ہیں +

رقعہ ۳۲۔ فرزند عالیجاہ! محمد بیگ تمہارا نوکر جو دشمن نابکار کے
گروہِ گمراہ میں جا ملا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ معتمد خاں وزیر دکن کے قبیلہ سے
اور اُن کا وزیر مال تھا۔ اس میں شک نہیں کہ اُس قدیم الخدمت کو تمہارے
نئے مقرب تمہاری مہربانی کی نظر میں دیکھنا گوارا نہیں کر سکتے اُس گئے
گذرے کو بلواؤ۔ اور ہمارے پاس بھیجدو۔ "ردی چیز مالک کے منہ پر"
ورنہ لکھو۔ کہ اُس کا پتہ لگنے پر اُسے بلایا جا سکے +

رقعہ ۳۳۔ فرزند عالیجاہ! ابھی شجاعت خاں اور محمد بیگ کی ہڈیاں
بھی بوسیدہ نہیں ہوئیں یعنی اُن کو مرے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ اور اُنکے
حقوق خدمت محو نہیں ہوئے۔ اُس کے وارث یہی دو داماد اور ایک منہ
بولا بیٹا ہے۔ ذرا سے قصور پر جس کے سچ جھوٹ کا علم خدا ہی کو ہے۔
اُسے کیوں روٹی سے جواب دیتے ہو۔ اور ایک مسلمان کی بجائے ایک
ہندو کے نام کی ناپسندیدہ تجویز پیش کرتے ہو +

رقعہ ۳۴۔ فرزند عالیجاہ! ہشند سوہ صوبہ مالوہ کا نہایت عمدہ علاقہ
تمہاری جاگیر میں دیا گیا ہے۔ پہلے سر بلند خاں اور حسن علی خاں اور
نوازش خاں رومی جیسے کم منصب آدمی وہاں کے فوجدار رہے ہیں
وہ نور چشم یعنی تم ایک واقفکار امانتی۔ بہادر کارکن وہاں پر بھیج دو۔ ایک
دن اعلیٰحضرت کے حضور میں ذکر ہوا کہ سعد اللہ خاں (وزیر اعظم) کی جاگیر
کی آبادی اور مال کی ترقی اور گھر کی رونق سب کچھ اُن کے منشی عبد النبی
نے کی ہے۔ وہ آپ تو جان و دل سے سرکارِ والا کے کاروبار میں مصروف

کتابوں اور معتبر حدیثوں سے اُس کی باز پرس کی خبر پائی جاتی ہے۔ اسے سب سے مقدم رکھنا چاہیئے۔ اگر تم کو ایک صوبہ کے کاروبار کو پورا کرنے سے اطمینان ہوگیا۔ تو خان جہان عاقل خاں اور محمد بیگ کے مقررہ کاموں کے انتظام اور بندوبست میں کیوں مشغول نہیں ہوتے۔ تم کو شکار کرنے میں مزا آتا ہے اور ہم کو قلعوں کے فتح میں اور ریچھ کے بچوں کو شکار کرنے میں۔ افسوس کہاں دنیا اور آخرت ٥ ہر کوئی دوسرے کو نصیحت کرتا ہے۔ میں نے ایسا کوئی نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو نصیحت" عمر بیکاری میں گذرتی ہے اور کوئی کام ہاتھ سے نہیں ہوتا۔ کل خدا کو جواب دینا ہوگا ع اے خدا ہمارے حال پر رحم کر +

رقعہ ۲۹۔ فرزند عالیجاہ۔ اگرچہ تم اپنے بڈھے باپ کے مشتاق نہیں لیکن بوڑھا باپ اپنے جوان بیٹے کا (تمہارا) مشتاق ہے ع آ۔ اور ہمارے دل پر سے غم کے پہاڑ اُٹھا +

رقعہ ۳۰۔ فرزند عالیجاہ! محمد انور سوداگر کو بندرگاہوں کا منتظم بنانا مناسب نہیں یہ بات تو ایسی ہے جیسے چور کو پہرہ دار بنانا۔ تم اتنے سمجھدار اور عقلمند ہو اور طبع رسا رکھتے ہو آئندہ ایسی بیجا تجویز عمل میں نہ آئے +

رقعہ ۳۱۔ فرزند عالیجاہ! قصبہ دوحد جو صوبہ گجرات میں ہے۔ وہ اس گنہگار اور پُر گناہ کی جائے پیدائش ہے۔ وہاں کے باشندوں کی رعایت واجب جانیں اور بچارے کرڑے بوڑھے کو جو مدتوں سے وہاں کا فوجدار ہے۔ عہدہ پر بحال اور راضی رکھیں۔ اور غرض کے بیماروں کی بات کہ آیت فی قلوبہم مرض گویا انہی کے شان میں آئی ہے (ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ اللہ نے اُن کی بیماریوں کو اور بڑھا دیا) اُس کے حق میں

بخشی گئی ۔ اپنے فرمانبردار نوکروں میں سے جس کو مناسب سمجھو مقرر کردو۔ امان اللہ بیگ اور بہادر بیگ شروانی اگر تم سے دور رہ سکیں تو ظاہر اوہ یہ کام تھام سکتے ہیں ملکی اور مالی معاملات کے بندوبست میں ایمانداری اور خبرداری نہایت ضروری ہیں اور سچے نیک چلن نایاب ہیں۔ والد بزرگوار جو اچھے نوکر رکھتے تھے اسی وجہ سے پے در پے فتوحات اور برابر لڑائیاں لڑتے تھے۔ لیکن اُنکے زمانے میں جان دینے والے نامور ملازم اور اچھا کام کرنے والے کارنیے اور ہوشیار دفتری بہت ملتے تھے۔ اور ان کے علاوہ اپنی فرشتوں جیسی ذاتِ خاص کے کاروبار کے انتظام اور بندوبست میں دلی توجہ اور ظاہری و باطنی لگاؤ رکھتے تھے۔ ہم کو یاد ہے کہ جس وقت والد نے مراد بخش کو بلخ کی طرف قدیم شہروں کے فتح کرنے کے لئے رخصت کیا فوج کا دیوان درکار تھا۔ تجویز کے وقت بیس آدمی اچھے بڑے کام کرنے والے پیش ہوئے اب ایک کام کے قابل آدمی بنگالے کی دیوانی کے واسطے جو سچائی تجربہ کاری کے زیور سے آراستہ ہو چاہتے ہیں اور نہیں ملتا۔ کام کے قابل آدمی نہ ملنے پر افسوس +

رقعہ ۴۷ ۔ فرزند عالیجاہ ۔ آپ کی نیت تو نیک ہے۔ پھر ظالموں کی کارستانی سے اور اس کی سزا سے کیوں بے خبر رہتے ہو۔ حاجی پور۔ مین پور اور دوسرے فوجی تھانوں میں آئے دن پکڑ دھکڑ اور بڑا ظلم و ستم ہوتا رہتا ہے اور بیر گنج اور چھاؤنی کے پاس بدمعاش ڈاکہ ڈالتے ہیں اور شہریوں اور بیچارے مسافروں کو باندھ کر لے جاتے ہیں۔ تم نے توپخانہ اور دیوانخانہ کے داروغہ امان اللہ بیگ کو اُس علاقہ کا فوجدار بنایا ہے اور اُسنے تمام تھانے اپنے خیانتی اور رشوتی رشتہ داروں کو سونپ دیئے ہیں۔

رہتے ہیں۔ ایک موقع پر اعلیٰحضرت نے خان مذکور سے اشارۃً کہا ہم نے سُنا ہے تمہارے پاس سنگ پارس ہے (مراد وہ لائق آدمی یعنی عبدالنبی تھا) ہمیں بھی دکھاؤ۔ خان نے عرض کیا ہاں ایک آدمی میرے پاس ہے جو شکل انسانی رکھتا ہے۔ اور اُس میں زر افشانی کی صفت ہے۔ آنحضرت نے الحمدللہ پڑھا اور زبان دُرفشاں پر یہ الفاظ لائے کہ ہم تو تمہیں بھی اُسی صفت سے موصوف جانتے ہیں۔ وہ آدمی تمہیں عنایت کر دیا۔ ہوشیار امانت دار۔ خدا ترس۔ آبادی کرنے والا آدمی کمیاب ہے بہت وہ چیز جو ہم نے بہت تلاش کی اور نہ پائی۔ اور وہ کہنے کو تو بہت ہے اور اصل میں ایسا ہے نہیں۔ وہ اس دنیا میں بھی کام کا آدمی ہے۔ کہ بہت ہے اور نہیں۔ خان موصوف یہ سُن کر آداب بجا لائے +

رقعہ ۳۵ - فرزند عالیجاہ! تمہاری جاگیر کے علاقہ کے کاردار کی کاروائی پرچہ نویس کے بھیجے ہوئے فرد سے معلوم ہوتی رہتی ہے۔ قیامت کے دن سے اتنی غفلت کس لئے ہے غفلت کے ہاتھ سے فریاد ہو فریاد ہے +

رقعہ ۳۶ - بلند مرتبہ فرزند محمد اعظم - ہر ایک کام میں ہم تم کو اچھی تدبیر اور عمدہ لیاقت والا جانتے ہیں کہ خدا ترس، خوبصورت چہرے کو نظر بد سے بچائے۔ محمد بیگ خاں کو بدلنے اور شیر انداز خاں کو سورت کی فوجداری پر مقرر کرنے سے بہت تعجب ہوا۔ کاموں کے انجام آدمی کی لیاقت و تدبیر سے ظاہر ہوتے ہیں کہ آدمی کی پیشانی دل کے حالات کا آئینہ ہے۔ یہاں قطب الدین جیسے سپاہی طبیعت، تجربہ کار ہیں۔ اگر تم سید کمال سید مراد کو جو اس صوبہ میں معزز اور موقر ہیں مقرر کرتے تو کچھ حرج نہ تھا۔ بہر حال مذکورہ صوبہ کی فوجداری وہاں کے مقررہ پرگنوں سمیت تمہاری جاگیر میں

رقعہ ۳۹ - فرزند عالیجاہ! ہم نے سنا ہے تمہارا **عرض** مکرر کا داروغہ بڑا احتیاط مند ہے - یہاں سیاوش خاں شادمیر باوجود بڑی آمدنی والی جاگیر اور بڑا منصب دار ہونے کے خود غرضی سے آلودہ ہے اور اس کام کے عہدہ دار کو دیانت شرط ہے - دلاور خاں کا بیٹا اسد الدین جو تمہارے پاس ہے - اگر یہ خوبیاں عقلمندی کے علاوہ رکھتا ہو تو لکھو تاکہ اُسے یہاں بلا لیا جائے اور کسی کام پر مامور کیا جائے - ریختہ دل اپنے آپ سے کیا گذرا (مَیں) ہمیشہ بڑی خواہش سے لائق آدمی کا متلاشی ہے اور وہ عنقا کا حکم رکھتا ہے (نایاب ہے) ایک دانا سے کسی نے پوچھا کہ خود غرضی کی بیماری کا کیا علاج ہے - اُس نے جواب دیا کہ بے غرضی تو ایک پیدائشی خوبی اور فطرتی جوہر ہے - اور اُس کو آب و تاب دینے والی رہتی آقا کی نگاہِ غور اور توجہ باطنی ہے تاکہ نوکر کسی وجہ سے محتاج اور درماندہ نہ رہے - اور اسکا ذاتی جوہر ہر حالت میں روشن اور چمکدار رہے - اور حاجتمندی کا زنگار اُسکی صفائی کو چھپا نہ دے ✤

رقعہ ۴۰ - فرزند عالی رتبہ - ڈاکو بد بخت - چمار گونڈ دے قادر آباد تک لگاتار لوٹتے رہتے ہیں - بہت کم مسافر صحیح سلامت راہ طے کر سکتے ہیں گمان غالب ہے کہ تم بے خبر نہیں ہو گے " عاقل را اشارہ کافیست " تم کو دور و نزدیک کی خبریں فوراً پہنچ جاتی ہیں - روزِ قیامت کے بُرے حالات کا علم کیوں نہیں رکھتے - انجام کا فکر ابھی سے کرنا چاہئے - اچھے نوکر کو مہربانی سے سرفراز کرنا اور بُرے کو اُس کے کرتوت کی سزا دینا انصاف ہے " دنیا آخرت کی کھیتی ہے " جواب کا منتظر ہوں - ایک ظالم نے کسی عالم سے اپنے حق میں دعائے خیر طلب کی - جواب ملا - کہ ظالموں کے بارہ میں مظلوموں کا

بیچارے مظلوم اُس کے لحاظ سے تمہارے آگے واویلا نہیں مچا سکتے۔ افسوس صد افسوس۔ وقت تلوار کی جھپک کی طرح گذر رہا ہے۔ اہل دنیا کے طعنوں اور خدائے بزرگ و برتر کا خوف تمہارے دل سے جاتا رہا ہے وہاں کی فوجداری کی گجرائیوں میں سے کسی ایک کو مثلاً صفدر خاں ثانی اور بہلول شروانی کے بیٹوں کو دینی چاہیے جو کہ شجاعت خاں کے وقت نیک نامی حاصل کر چکے ہیں۔ اور شہر کے باشندوں سے رسوخ رکھتے ہیں میں منہ پھاڑ کر کہتا ہوں کہ آخرت میں ان کارداروں کے حال سے غافل رہنے کی سزا میں ہم پکڑے جائیں گے۔ پرچہ نویس معتبر اور بڑی احتیاط کرنے والے ہر کارے اُن پرگنوں میں مقرر کریں اور روزمرہ حاکموں کی کارروائیاں پڑھیں اور موقع پر تلافی میں مشغول ہوں۔ **فرد**۔ جب قیامت کے دن میرے گناہوں کی بازپرس ہوگی تو میرے مقابلہ میں لوگوں کے گناہوں کی دستاویزیں پھاڑ دی جائینگی +

رقعہ ۳۸ - فرزند عالی مرتبہ۔ قاضی عبد اللہ خدا کی رحمت سے جا ملا۔ (فوت ہو گیا) اُس نے ہم کو اور خلق خدا کو اپنے کاموں سے خوش رکھا تھا اُس کے بیٹوں کے حال کی ہم کو کچھ خبر نہیں۔ ہاں اُس کا بڑا عبد المجید خاں کچھ عرصہ تمہارے لشکر کا قاضی رہا۔ اگر وہ علم و فضل اور بے غرضی۔ پرہیزگاری کا جوہر رکھتا ہو تو لکھو۔ عہدۂ قضاة سے بڑھ کر خطرناک اور ذی لیشان کام کوئی نہیں کیونکہ اُس خدائے جلّ شانہ کے بندے قاضی کے کہنے اور تصدیق پر قید ہوتے ہیں۔ قتل کئے جاتے ہیں۔ قاضیوں میں سے شیخ الاسلام سچ اور جھوٹ کی چھان بین اور تحقیقات میں جیسا کہ چاہیے نیک کاموں کی توفیق یافتہ تھا۔ بہترین آدمی شاذو نادر ملتا۔ اور شاذو نادر گویا نہ ملنے کے برابر ہے

اُن کی سواری سے بہت خوش ہیں۔ دو تُرکی گھوڑے جن کے نام خوشخرام اور صبار فتار ہیں۔ اور الہ یار خاں کی زیر نگرانی تیار ہوئے ہیں۔ امانت خاں کے بطور نذرانہ ہمیں بھیجے ہیں۔ ہم تمہارے لیے بھیج دیتے۔ مگر اصطبل کا بخیل داروغہ آنسو بہاتا ہے کہ ایسے اچھے گھوڑے کیوں دیتے ہو۔ خیر ہم بہر حال بھیج ہی دینگے +

رقعہ ۴۳۔ فرزند عالیجاہ۔ گھاٹہ کی لشکرکشی کے سفر کی مصیبتوں کا مفصل حال تم نے وکیل کی تحریر اور جاسوسوں کے بیان سے سُن لیا ہوگا۔ نہ دیکھنے کے لائق حالت اور اُٹھانے کے لائق تکلیف مسلمانوں اور سپاہیوں پر گذری۔ بارے خدا کا شکر ہے کہ یہ مشقتوں بھری مہم ختم ہوئی۔ اور خیریت و کامیابی سے واپس ہوئے۔ اگرچہ اس قسم کے واقعات کا باعث اہل دنیا کے گناہوں کی زیادتی بتاتے ہیں۔ مگر بادشاہ کے کردار کو بھی خلق خدا کے نفع اور ضرر دینے میں پورا اثر ہے اور اُس کا اشارہ اس بے چارہ ناکارہ کی طرف ہوتا ہے۔ قلعہ ستارہ کا نام تارہ رکھا گیا۔ فتح کا شادیانہ بجائیں بچپن کے زمانہ کی بات یاد رکھیں جب کہا کرتے تھے کہ " باجی ڈھول دیوں قلعہ برنالہ کا نام تول تار رکھا جاتا ہے۔ ہمارے اُس حملہ کی تفصیل اپنی لونڈیوں بڑھیا ماماؤں سے پوچھو کیونکہ تم بچے تھے +

رقعہ ۴۴۔ فرزند عالیجاہ۔ شہر احمد آباد میں میر عرب درویش کو دیکھا ہے۔ بیشک وہاں دوبارہ جائیں اور مجھ آخرت سے شرمندہ ہونے والے اور دُنیا کو چاہنے والے کا سلام پہنچا دیں اور کاموں کے انجام کی اچھائی اور ایمان کی سلامتی کے بارے میں دل وجان سے سوال کریں۔ اور کہیں کہ موت سے نزدیکی اور بھلے کاموں سے دوری ہے۔ مجھ غافل کی عمر

انصاف کرنے کے سوا کسی کی دعا اثر نہیں کرتی +

رقعہ ۱۴۱ - فرزند بلند مرتبہ - اے میری جان - اے میرے پیارے چند فقرے والد بزرگوار کی بیاض سے دلی محبت کی وجہ سے تم جیسے قابل فرزند کو لکھ دیئے کہ اکیلا لذت نہ اُٹھاؤں - یہ چند چیزیں سب سے اچھے کام ہیں - "بُرے آدمیوں کی طرف توجہ نہ کرنا - مطلب حاصل نہ ہونے پر رنجیدہ نہ ہونا نیک مزاج لوگوں کو ناراض نہ کرنا - سخت محتاجی پر بھی نہ مانگنا - آخرت والے لوگوں کے پاس بیٹھنا - بالیاقت قابل ہستیوں کی تلاش کرنا - جاہلوں کو اپنے پاس نہ آنے دینا - مستحقوں کو باندازہ توفیق مانگنے سے پہلے دیدینا - لیاقت والوں کی عزت کرنا - اپنی طبیعت کو انصاف پر لگائے رکھنا - عقائد کے خلاف باتوں کی طرف مائل نہ ہونا - مکر و فریب نہ کرنے والے - توکل کرنے والوں کے حالات سے بے خبر نہ ہونا - ایسے بے نظیر لوگوں کی ہستی کو غنیمت سمجھنا جو دُنیا سے الگ ہوں - ایسے لوگوں کو پاس رکھنا جو دنیا اور عاقبت کی بہتری کا باعث ہوں - اس زمانے میں بھی اچھے آدمی بہت ہیں لیکن تلاش کرنے والا دل اور اُن کو پاس بُلانے کی طاقت کہاں - غالباً کچھ عرصہ کے بعد اس سے بھی بُری حالت ہو جائیگی - فرد - میں زمانے کی چال سے فکر میں ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سے بھی بُرا زمانہ آجائے - تم جو کہ سلطنت کی خواہش رکھتے ہو انہیں تلاش کرو - بلاؤ - اور اپنے پاس رکھو +

رقعہ ۱۴۲ - فرزند عالیجاہ - گلشن رواں نام پھلواری گھوڑا جو اس فرزند عالیجاہ نے ہماری سواری کے واسطے بھیجا ہے - ہم نے بہت پسند کیا - اسکی چال ڈھال - گردن کے بال - حسن و جمال غرض گھوڑوں کی تمام صفات موجود ہیں آپ جو نیلو فر اور چوا چندن گھوڑوں پر زیادہ تر سوار ہوتے ہیں - غالباً

اور اچھا کام کرنے والا شخص غنیمت ہے۔ جس کسی کو خدا ملے بزرگ بڑے مرتبہ پر کامیاب کرے اس کو چاہیئے کہ تلاش کرے۔ اور لیاقت کے جوہر کو برباد نہ کرے۔ خواہ ناواقف ہو۔ اور بے لیاقت جاہل سے دور رہے خواہ اپنے کو قریبی جانے۔ دوست کی رعایت کرنے والا اور رشتہ داری کو چاہنے والا کا زندہ ذلیل ہو جاتا ہے +

رقعہ ۴۷۔ فرزند عالیجاہ۔ ایک دن اعلیحضرت نے تنہائی میں دارا شکوہ سے ارشاد کیا کہ بادشاہی امراء کے بارہ میں کج خلق اور بدگمان نہ ہوا کرو۔ اور سب کو اپنی مہربانیوں اور نوازشوں سے سرفراز کیا کرو اور باتیں بنانے والوں کی غرض آمیز باتیں اُن لوگوں کے حق میں نہ سنا کرو کہ یہ بات کسی وقت کام آئیگی۔ چونکہ بہت دل جلتا ہے ناکہنے کی باتیں کہہ دیتا ہوں ع کام کے آدمیوں سے نفاق رکھنا اپنی تباہ کاری ہے +

رقعہ ۴۸۔ فرزند عالیجاہ۔ ایک دن اعلیحضرت کچھ ملول ہو کر غسل خانے میں تشریف لائے۔ سعد اللہ خاں اور علی مردان خاں نے خاطر اقدس کے ملال کی وجہ پوچھی فرمایا کہ چند آدمی ہمارے ملک و مال کے منتظم موت کا نوالہ ہو چلے ہیں۔ اور ایسی شان و شکوہ کا دوسرا کوئی آدمی سرِدست دکھائی نہیں دیتا جو کہ ایسے بھاری کاموں کو سنبھال سکے۔ اسی فکر سے طبیعت پریشان ہے کہ کہیں انتظام بگڑ نہ جائے۔ قلیچ خاں نے عرض کیا کہ ازل کی بنیاد والی بادشاہی کے کاروبار کی رونق آپ کے وجود پاک کی برکت پر منحصر ہے۔ اس وقت پانچ آدمی اس خانہ زاد کے نوکروں سے ایسے تربیت یافتہ ہیں کہ کہ بادشاہی کے بڑے منصب اور صوبے کی ملازمتوں اور تمام کاروبار کے بندوبست کی لیاقت رکھتے ہیں۔ اس بات کے سنتے ہی مزاج اشرف میں

بیکار گزر گئی ہے۔ زندگی کا قدم آگے کی طرف جاتا ہے۔ اور نجات کا خیال پیچھے ڈال دیا ہے۔ **شعر**۔ جو کچھ ہم نے اپنے لئے کیا۔ ایسا تو کسی اندھے نے بھی نہیں کیا۔ گھر کے مالک کو گھر میں کھو دیا +

خط ۴۵۔ فرزند عالیجاہ۔ میر بدھو[1] کوکہ" کی بے ادبی اور کجروی آپکے وقائع نویس سے مفصل معلوم ہوئی۔ مولوی معنوی کا یہ بیت اس کے حسب حال ہے ؎ خدا کی مہربانیاں تیرے ساتھ غمخواری کرتی رہتی ہیں۔ جب حد سے بڑھ جاتی ہیں تو رسوا بھی کر دیتی ہیں۔ اُس کو عتاب کرنا اور نظروں سے گرانا واجب تھا۔ شاید وہ اپنی بڑھیا ماں پر اتراتا ہے اور سعدیؒ کا قول اُسے یاد نہیں ؎ یہ احسان نہ جتلا کہ میں بادشاہ کی خدمت کرتا ہوں بلکہ اُس کا احسان سمجھ کہ اُس نے تجھے خدمت پر مامور کیا + بہر صورت محسن حقیقی نے تم کو بادشاہی کے جوہر اور حسن خلق کے خلعت سے آراستہ کیا ہے۔ اگر ہمارے کہنے سے اُس کا یہ گناہ بخشدیں۔ بہتر ہے ع۔ کیونکہ گنہگار ہی مہربانی کے مستحق ہوتے ہیں +

رقعہ ۴۶۔ فرزند عالیجاہ! **محمد اعظم**۔ والد بزرگوار نے سعد اللہ خاں سے پوچھا۔ کہ خدا کے راضی ہونے اور انجام بخیر ہونے کے اسباب کیا ہیں۔ عرض کیا کہ انصاف اور بخشش جو خدا نے آپ میں پیدا کئے ہیں۔ ایک شخص نے اشارہ کے طور پر خان مذکور سے کہا کہ ایماندار اور وفادار آدمی زمانہ میں تو نہیں ہے شاید آپ کو نظر آیا ہو۔ جواب دیا کہ کوئی زمانہ اچھے آدمی سے کسی وقت میں بھی خالی نہیں ہے۔ عقلمند ہونا چاہیئے جو حاصل کرے اور اُن سے ملے جلے اور اپنا کام درست کرلے۔ اور اُس کے بارہ میں مطلبی آدمی کی بات کو نہ سُنے۔ والد بزرگوار فرماتے تھے کہ ایماندار اور عزت دار

[1] میر بدھو وہی شہزادہ کی اُنا زاہدہ بانو کا بیٹا یعنی محمد اعظم کا دودھ بھائی ہے۔

پیش کرو شعر۔ انہیں لوگوں کے ساتھ نباہنا پڑتا ہے کیا کیا جائے کہ آدمی یہی ہیں ؛

رقعہ ۵۱۔ بلند مرتبہ فرزند محمد اعظم۔ پرگنہ لونی کا منشی اپنے بھائی کو لکھتا ہے کہ پندرہ سولہ ہزار روپیہ ہر برس چُنگی سے حاصل ہوتا ہے۔ اور امین اور فوجدار ہزار دو ہزار سے زیادہ خزانہ میں جمع نہیں کرتے۔ واقعی یہ اہلکاری نہیں رہزنی ہے۔ اور رعایا کا مال محض حرام ہے۔ اگر سو میں سے پانچ اور چالیس میں سے ایک لیتے تو ہرج نہ تھا۔ جب اس طرح خزانچی کی خیانت ظاہر ہوتی ہے تو پہلے اس کی تحقیقات کے لئے حکمنامہ حاکم صوبہ اور دیوان کے نام جاری کیا جاتا ہے۔ ثبوت کے بعد دیکھا جائیگا۔ جو کھیتی سے پیدا ہو اُس کا آدھا جاگیردار کے لئے زیبا ہے اور اُس کے علاوہ شاہی خزانہ کا مال ہے۔ شاہجہان کے زمانے میں سواری کے گذرنے کے وقت ایک شخص نے بلند آواز سے کہا۔ کہ یہ مبارک اثر والا زمانہ تمام خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ بادشاہ منصف۔ وزیر اعظم کفایت شعار۔ منشی ایماندار۔ مخلوق خوشحال۔ ان بخششوں کا شکریہ خدا کی درگاہ سے آپ کی مبارک ذات پر واجب ہے۔ بادشاہ ان باتوں کے سُننے کے بعد تھوڑی دیر ٹھیر گئے۔ خاص آدمیوں کو دور سے بلاکر فاتحہ کیلئے ہاتھ اُٹھایا اور اُس کو خلعت و عنایت سے سرافراز کیا سعد اللہ خاں نے اس وقت گوش گذار کیا کہ نیکیاں خواہش کے بموجب اور خواہشیں اعلیٰ خوبیوں کے موافق حاصل ہوتی ہیں ؛

رقعہ ۵۲۔ فرزند عالیجاہ۔ سعید خاں بہادر ظفر جنگ نے ایک شخص کو اعلیٰ حضور کے پیش کیا اور اچھی توفیق سے اس کے حق میں اچھی باتیں کہیں سعد اللہ خاں نے حق سے نہ گذر کر کہا سعید خاں کا حال بہت اچھا ہے کہ ایسا

خوشی پیدا ہوئی حکم ہوا کہ پچھلے پہر پیش کرو تاکہ ان کی صورت و سیرت کا ملاحظہ کیا جائے۔ کیا اچھا ہو کہ اگر کام خاطر خواہ طور پر رواں ہو۔ چنانچہ موقعہ پر دربار میں آیا۔ حضور اقدس کا دیدار حاصل کرنے کے بعد اُن کی تجربہ کاری اور انسانیت کے جوہر ظاہر کئے ہر ایک نے شہنشاہِ جہاں کی قدردانی اور عنایتوں سے مناسب رتبے اور نوکری سے خصوصیت پائی۔ اعلیحضرت نے خان مذکور کو بھی خاص عنایات سے ممتاز کیا اور اس کے منصب میں ایک ہزاری ذات اور دو سو سوار کا اضافہ کر کے فرمایا ع تیرا حال اچھا ہو کہ تو نے ہمیں خوش کیا۔ خان موصوف نے اپنی عرض کی قبولیت کے شکرانے اور اپنے آقا کی مہربانیوں کے عوض میں ایک ہزار اشرفی غریبوں مسکینوں کو تقسیم کی +

رقعہ ۴۹۔ فرزند عالیجاہ۔ تمہارے بخشی کے پیشکار اوّل کامیاب خان نے لکھا ہے ؎ جو کوئی ظلم کی تلوار کھینچتا ہے آسمان اس کے ساتھ اس کو ہلاک کرتا ہے۔ اگرچہ انتظام کے واسطے جو کچھ تم نے کیا کیا۔ لیکن اگر ناجائز جلد بازی سے کام نہ لیتے تو اچھا تھا باوجود اس کے قصاص لینا اگرچہ عدالت کا قانون ہے لیکن دل آزاری اور خدا کی ناراضگی کا باعث ضرور ہے یہی وجہ ہے کہ کہا ہے ع معاف کر دینے میں وہ مزا ہے جو بدلہ لینے میں نہیں"

رقعہ ۵۰۔ فرزند عالیجاہ۔ سعادتمند۔ محمد اعظم اللہ تعالیٰ اسے سلامت باحفاظت رکھے۔ تم نے ہمارے اسپانِ سواری کی حالت دیکھی ہے جہانگیر بادشاہ اپنے داروغۂ اصطبل کو سخت سزا دیتے تھے۔ ایسے نکمے آدمی کو صف شکن خاں کا خطاب بہت بیجا دیا گیا۔ ع برعکس نہند نام زنگی کافور۔ اعلیحضرت فرمایا کرتے تھے کہ بے سمجھ آدمی کام کو بگاڑ دیتے ہیں کیا کیا جائے کہ رنج و مشقت اور سفر اور لشکر کشی کی وجہ سے ہر ایک کام کی تجویز کر کے

چلاتا ہے۔ سچ اور جھوٹ کی شناخت کرنا شہزادوں کا خاصہ ہے۔ پہاڑ امل تمہارے گھر کی کفایت اور سعد اللہ خاں ہمارے مال کی حفاظت چاہتا ہے۔ جس وقت یہ بل تمہارے دفتر سے تیار ہوا تھا تو تحقیق کر لینا تھا کہ اس کی رقم سعد اللہ خاں کے پاس سے مل سکتی ہے یا نہیں۔ بادشاہی ملازموں خاصکر سعد اللہ خاں کو رنجیدہ کرنا بہت برا ہے۔ اور نیک آدمی کی دلجوئی کرنی چاہئے۔ بالیاقت خیر خواہ دولت کی زیادتی اور آقا کی نیکنامی کا باعث ہیں۔ پچھلے پہر کپڑے کے تھان محمودی زردوزی کے ایک ہی وضع کے اور تین ہزار دینار نقد سعد اللہ خاں کو انعام میں دیئے۔

رقعہ ۴۹۔ فرزند عالی مرتبہ۔ ایک معتبر آدمی کی زبانی سنا تھا۔ جو تمہیں لکھا گیا۔ تاکہ تمہیں بھی معلوم ہو جائے۔ ایک دن والد نے علی مراد خاں اور سعد اللہ خاں کو تنہائی میں خاص عزت بخش کر زبان دُرافشاں سے فرمایا۔ کہ "ملک اور دولت کا انتظام اور بندوبست عقل اور انصاف پر منحصر ہے۔ خدا کی پناہ۔ اگر نالائق فرمانروا بادشاہی کے رتبہ پر پہنچ جائے اور بُری تدبیر والے امیروں اور وزیروں کو مقرر کر دے تو شہروں کے نظم و نسق میں بڑی پریشانی اور درہمی پڑ جائے۔ رعیت کی تشویش اور لوگوں کی تنگی۔ خرابی اور بربادی کا موجب ہو جائے۔ خدا کے لئے تم فقیروں اور نیکوں کے ساتھ صحبت رکھ کر پانچوں وقتوں کی نماز پڑھنے کے بعد ہمارے لئے دعا مانگتے رہا کرو کہ سلطنت کی رونق کم نہ ہو اور کوئی شخص بُرائی زبان پر نہ لائے اور اور بیٹوں میں سے ہمارے بعد جو کوئی حاکم ہو نیک کاموں کی توفیق پائے بعض وقت دل میں خیال آتا ہے کہ ہمارا بڑا بیٹا اگرچہ شان و شوکت کے اسباب اور زیب و زینت اور کرّ و فر کے کل سامان رکھتا ہے۔ مگر بھلوں

آدمی تحفتہً لایا ہے اور اس کی خوش کرداری بیان کرتا ہے۔ آنحضرت کی زبان سے نکلا کہ نوکر کرانا تمہارا کام ہے اور اچھے آدمی کو ڈھونڈ لانا ہمارا کام ہے اور ہمارے کام کی رونق ہے۔ رسالدار ہم پر یہ احسان رکھتے ہیں کہ اچھا لکھنے والا منشی اور آبادی کرنے والے کارندے اور قبیلہ دار سپاہی کو بہت چاہتے ہیں جس جگہ ہو بہم پہنچا کر نظر اشرف سے گذرتے ہیں۔ امیر الوزرا نے عرض کی کہ ہر قسم کا آدمی اس پاک زمانے میں ہر ایک اچھے کام کی مشق کرتا ہو اور آخرکار مناسب رتبے اور خلعت فاخرہ سے ممتاز ہوتا ہے۔ حکم ہوا کہ وزیر اعظم اس کے جوہر کا امتحان کرکے لائق خدمت تجویز کریں۔ سعید خاں بہادر نے قدردان بادشاہ کی پسندیدگی کے عوض میں دس ہزار روپیہ فقیروں۔ نیک لوگوں اور غریبوں میں تقسیم کیا۔

رقعہ ۵۳۔ فرزند عالیجاہ محمد اعظم۔ داراشکوہ کے وزیر مال بہاڑا مل نے ایک دن اعلیٰحضرت کی نظر میں ایک بل پیش کیا۔ کہ دس لاکھ روپیہ سال سے درمیانی ایام کے متعلق سرکار والا سے لینا ہے۔ اُس کے ادا کرنے کا حکم دیا جائے۔ بادشاہ نے وہ چٹھا سعد اللہ خاں کے حوالہ کیا کہ دفتر دیوانی کے قاعدہ کی رُو سے دریافت کرکے عرض کرے۔ خان مذکور نے اُسی وقت عرض کیا کہ ایسی رقم خزانہ سے ادا نہیں کی جاتی آئندہ کسی اور حساب میں جو نقدی یا دیگر مطالبوں کی صورت میں ہو۔ حساب کیا جائیگا۔ داراشکوہ نے دربار برخاست ہونے پر دیوان مذکور کو سخت سُست کہا۔ جب داروغہ غسل خانے کے بھیجے ہوئے پرچہ سے بادشاہ کے کانوں تک یہ بات پہنچی۔ اُسی وقت داراشکوہ کو لکھا اور یہ فرد بھی تحریر کیا۔ **فرد**۔ صاف دل شخص سے لڑائی کرنا گویا اپنے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔ جو شخص آئینے پر خنجر چلاتا ہے وہ گویا اپنے اوپر

انصاف جھوٹا اور برباد ہو جائیگا۔ عورتیں دلیری سے پیش آئینگی۔ لڑکیاں وزارت پر مقرر ہونگی۔ عزت دار آدمی بہت بے قدری بے ادبی کی وجہ سے جان بوجھ کر کاموں کی درستی کی طرف مشغول نہ ہونگے۔ اور گوشہ نشینی اختیار کرنے پر بھی۔ کاموں کے حقدار بے خوف نہ رہیں گے اور نالائق اور ناتجربہ کار حکومت کرینگے۔ بیٹے اپنے باپوں کو دُکھ دینگے۔ اور باپ محبت کو توڑینگے نیک عورتیں بُرے خاوندوں کی بدی اور نامہربانی سے فریاد کرینگی۔ بدوقت بارش ہوا کریگی۔ حاکم کنجوسی کی وجہ سے اناج مہنگا بکوائیں گے۔ ملک حاکموں کے ظلم سے ویران ہو جائیں گے۔ رنڈیاں سرداروں اور بادشاہوں کے گھروں میں کھلم کھلا بیٹھینگی۔ مرد عورتوں کے کپڑے پہننے کی خواہش کرینگے:

رقعہ ۵۶۔ فرزند عالی مرتبہ۔ تمہارا افضل خاں میر ہادی مر گیا۔ ہمارا دل گڑھا۔ وہ راز دار بڈھا ہمیشہ اچھے کام کرتا رہا۔ فوطہ داروں کے عملے کی پڑتال کرتا رہتا۔ اور اس بے سروسامان کے (میرے) گھر کو اپنی بیر سامانی سے روشن رکھتا تھا (وہ میر ادار وغہ باورچیخانہ تھا) وزیر خاں حاجی محمدؐ کی خوش اخلاقی میں بھی شبہ نہیں کرنا چاہئے۔ سید محمد خاں اور میر نیاز بھی اگرچہ بُرے نہیں لیکن سخت گیر کارندے ہیں۔ چونکہ تمہارے خاص ملازم ہمارے ہاں اکثر نوکر ہوا کرتے ہیں۔ اب ہم قابل خاں کو تم سے لینا چاہتے ہیں۔ تم اُس کی جگہ میر محمد محسن کو لگالو۔ یہاں آدمیوں کا قحط ہے۔ اُس کے آنے تک عنایت اللہ خاں کام کریگا۔ اگرچہ اُس کے متعلق اور بھی بہت کام ہیں + مرہم حافظ کا حق بہت کچھ ہے۔ اُس کا لڑکا بھی خالی از لیاقت نہیں۔ مگر اپنے رشتہ داروں کی پچ زیادہ کرتا ہے۔ میں اُسے دوبارہ اشارۃً اور صراحۃً نصیحت کرتا ہوں کہ رکھنا تھ سعد اللہ خانی ہاں کام والی نوکری

کا دشمن اور بُروں کا دوست واقع ہوا ہے۔ ع۔ بُروں کے ساتھ اچھا اور نیکوں کے ساتھ بُرا ہے + اور شجاع سوائے قناعت کے اور کوئی خوبی نہیں رکھتا اور مراد بخش کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ ہر وقت شراب پیتا اور کھانے میں مصروف رہتا ہے۔ مگر فلاں (اورنگ زیب) پکے ارادے والا۔ اور دور اندیش نظر آتا ہے۔ ممکن ہے کہ سلطنت کے بھاری کام کو برداشت کر سکے۔ سعد اللہ خاں نے مولوی روم کا یہ مصرعہ پڑھا ع۔ انجام کو سوچنے والا آدمی مبارک ہوتا ہے + والد بزرگوار نے فرمایا ع دیکھیں دوست کسے چاہتا ہے اور اس کا میلان کس کی طرف ہوتا ہے۔ یعنی خدا کی مرضی کیا ہے +

رقعہ ۵۵۔ فرزند دلبند محمد اعظم۔ کہتے ہیں علی مردان خان اور ابو سعید مرزا اور قلیچ خاں بہرے کے دن سپاہیوں کی تواضع پہلے تو چھ اور پائے سے کرتے تھے اور ناشتے کے وقت ناشتا اور کھانے کے وقت کھانا اور چھٹی کے وقت عطر و پان دیتے تھے اور ان لوگوں کے بال بچوں کے لئے طرح طرح کے کھانے بھیجتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کے بال بچے ان کی تنہا خوری اور ہماری کم ہمتی پر بولیاں نہ کسیں اور افسوس نہ کریں۔ پہلے زمانے میں کسی نے ایک بزرگ کے پاس زمانے کی شکایت کی۔ جواب ملا کہ ابھی تو شکر کا موقعہ اور از حد تعریف کا مقام ہے۔ کہ انسان کو نہ روٹی کا ڈر اور نہ جان و مال کا فکر اور نہ دین و دنیا کی کمزوری کا خوف ہے۔ آئندہ زمانے میں دنیاداروں کی نیتیں بدل جائینگی اور طرح طرح کے ظلم ظاہر ہونگے۔ انصاف اور احسان بالکل اُٹھ جائیں گے۔ شہروں کے محافظ اور منتظم ظاہرا لوٹ مار کی طرف مائل ہونگے۔ اُس وقت کا بادشاہ فریادیوں سے آنکھ بند کریگا۔ امرا آپس کی بھلائی کے خیال سے ظالموں کی مدد میں کوشش کرینگے

رقعہ ۶۱۔ فرزند عالیجاہ ! ترکی گھوڑا جو اس دفعہ تم نے بھیجا ہے۔ صورت وسیرت اچھی رکھتا ہے۔ پہلے گھوڑے سے بھی اچھا نکلا ہے۔ اُس کا نام سبک سیر رکھا ہے تاکہ اسم بامسمّٰی ہو +

رقعہ ۶۲۔ فرزند عالیجاہ ! موسوی خاں کو تمہاری تجویز کے مطابق بخشی اوّل بنا دیا ہے۔ آدمی اگر ایک کام بھی پورے طور پر سرانجام دے سکے غنیمت ہے۔ اُس کی شکل تو بُری نہیں۔ عقل کا حال معلوم نہیں۔ ع۔ بدنیتی تو کئی سالوں میں جاکر بھی معلوم نہیں ہو سکتی + قاعدہ یہ ہے کہ جس کو ملازم رکھنا ہو۔ کوئی عہدہ دینا ہو پوشیدہ طور پر اُس کے حالات کی چھان بین کرنی چاہئے کیونکہ دنیا دار پہلے پہل کام اچھا دکھلا کر لُبھا لیتے ہیں۔ اور پھر اپنی چلانے لگ جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں افتخار علی خاں اور محمد علی خاں کے بعد فاضل خاں اور فضائل خاں نے خانساماں کے کام کو اچھا نبھایا۔ کہ اُن کی پیشانی سے ہی بھلائی کی نشانیاں نظر آتی تھیں۔ بدنی بیماریوں کا علاج تو حکیم کر سکتے ہیں مگر خود غرضی اور لالچ کے بیماروں کا علاج دلوں کو پھیرنے والا خدا ہی کر سکتا ہے +

رقعہ ۶۳۔ فرزند عالی رتبہ اللہ تعالیٰ اُسے سلامت رکھے۔ ہم چاہتے تھے کہ دیانت خاں عبدالقادر کو محمد معزالدین کا میر منشی بناتے مگر وہ نام کے برعکس (بددیانت) نکلا۔ اُس سے دیانتداری کی توقع نہیں ہو سکتی +

رقعہ ۶۴۔ فرزند عالیجاہ ! تم فراشی کام بنوانے کا ٹھیک سلیقہ رکھتے ہو۔ شہر گجرات ہندوستان کا نگارخانہ ہے۔ ہر قسم اور ہر ملک کے پیشہ ور ہنرور اور اہلِ کسب وہاں ہوتے ہیں۔ ان دنوں وہاں کے بادشاہی کارخانے سے جو کچھ آتا ہے۔ وہ ناہموار اور مہنگا ہوتا ہے۔ اس معاملہ میں کفایت شعاری مت

اپنے بھائیوں کو نہیں دیا کرتا تھا۔ کہا کرتا تھا کہ اہلکاروں کا گھر اُجاڑنے والے یہی بھائی ہیں۔ خدائے تعالیٰ بُرے ساتھی کو یا تو ہدایت کرے یا اُسکی گردن توڑ دے (ہلاک کر دے)

رقعہ ۵۷۔ فرزند عالیجاہ! تمہارے ذائقہ پسند (نام) آم بڈھے باپ کو (مجھے) نہایت خوش ذائقہ معلوم ہوئے۔ نوجوان بیٹے کی دولت و نعمت بڑھے۔ ع جو کچھ دوست کی طرف سے مل جائے۔ اچھا ہے +

رقعہ ۵۸۔ فرزند عالی مرتبہ محمد اعظم۔ باپ کی جان اور باپ کی زندگی کی کمائی! گجرات کا صوبہ کوئی بنگالہ یا دکن اور کابل کی طرح تو نہیں کہ دور فاصلہ یا ملک کی سرحد ہونے کی وجہ سے خواہ نخواہ ناظم مقرر کرنے کی تجویز منظور کی جائے۔ اب سے بعد ہمارے طریقہ پر عمل کرو۔ وقت خاص تک کہ وہ بھی نزدیک ہے۔ وعدے وعید سے کام چلانا چاہئیے۔ پرگنہ دوحد کا فوجدار کہ عمر رسیدہ بڈھا ہے۔ جسمانی بیماریوں کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہیں رہ سکا۔ جس حال میں ہو۔ اُسی طرح رہنے دیں +

رقعہ ۵۹۔ فرزند عالیجاہ۔ ایک فقیر یہ حدیث لکھ لایا کہ حضرت پیغمبر صاحب نے مہتر جبرائیل سے پوچھا کہ کونسا کام سب سے اچھا ہے۔ کہا کہ بادشاہوں کی نوکری تا کہ حاجتمندوں کو فائدہ اور آرام پہنچائے۔ پس میں بھی چاہتا ہوں کہ بادشاہوں کی خدمت میں رہوں اور مسلمانوں کی حاجت روائی کیا کروں ہم نے فرمایا۔ اس میں کچھ ہرج نہیں +

رقعہ ۶۰۔ فرزند عالیجاہ! جو نذرانے امرا حاکم کے واسطے لاتے ہیں اُنکو واپس کر دینا بیت المال کا نقصان ہے۔ اگرچہ اس دفعہ ہم نے مصلحت کی خاطر معاف کر دیا ہے۔ مگر آئندہ ایسا نہ ہو +

دوسرے کو اس کے کام میں دخل دینے کی طاقت نہ ہو کیا معنی رکھتا ہے۔
اگرچہ کام کے آدمی کے اختیارات جسقدر بڑھائے جائیں بجا ہیں۔ لیکن اسے
خود مختار بنا دینا اور اُس کی چھوٹی چھوٹی کارروائیوں پر دھیان نہ کرنا بالکل
بے جا ہے۔ رباعی۔ بُرے کے ساتھ نہ بیٹھو اور اس سے الگ رہو۔
اگر اس کا دانہ کھا لیا تو جال میں پھنس جائیگا تیر نے کمان کو راہ راست سے
ٹیڑھا دیکھا تو دیکھو کہ کس طرح گھر سے نکل گیا ۵ مظلوموں کی آہ سے ڈر کہ
جب وہ دعا کرتے ہیں تو قبولیت خدا کے ہاں سے آگے سے آملتی ہے ÷

رقعہ ۶۹۔ فرزند عالیجاہ۔ افتخار خاں نے جبکہ وہ خانساماں تھا اپنی
نیک نہادی اور عام واقفیت اور کفایت شعاری کی بنا پر ایک اچھی بات
عرض کی کہ بد دیانتی صرف مال و زر دبا لینے پر ہی منحصر نہیں بلکہ سچی بات کو
جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ظاہر کرنا عین خیانت ہے۔ ہم بہت خوش ہوئے
اور سب درباری مقربوں اور عہدہ داروں کو تاکید کردی کہ ہر ایک کا حال بے
کم و کاست عرض کیا کریں اور رشتہ داری دوستی۔ دشمنی کا کوئی لحاظ نہ کریں ÷

رقعہ ۷۰۔ فرزند عالیجاہ۔ جسونت کھتری کو جس وقت اعلیحضرت نے
رائے کے خطاب سے ممتاز کرکے بل کلرک بنا دیا ارشاد فرمایا کہ ہمارے
اور جاگیر خواہوں کے درمیان امین رہنا۔ جب نئے جاگیر خواہوں اور عہدے کی
ترقی لینے والوں کے کاغذات پیش ہوں تو چار پانچ منصبدار پچھلے وقت جبکہ
ہم غسل خانے کے صحن میں صوبوں اور عمارتوں کا نقشہ دیکھا کرتے ہیں ہماری
نظر سے گذاریں تاکہ ہر ایک کا حسب نسب فیصلہ کن نگاہ سے معلوم کرکے جاگیر
کا حکم دیں۔ اسیطرح محکمہ داغ کے داروغہ کو حکم تھا کہ جسقدر فردیں داغ کی بخشیوں
کی مُہریں لگی ہوئی آئیں۔ ہمارے سامنے پیش کرکے گھوڑوں کو داغ دیں۔

ضروری ہے ٭

رقعہ ۶۵- فرزند عالیجاہ! تیز ہرا کی خبروں سے بہ تفصیل سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اُس نیک نصیب بیٹے (تمہارے) توپخانہ کے داروغہ امان اللہ بیگ نے شیطان ثانی سنتا بدبخت بے حیا کو فرار واقعی شکست دی اپنی باقی خانی پگڑی بمعہ لشکر کے سلامت لے آیا۔ واقعی اُس کی اور اُس کے ہمراہیوں کی جانفشانی اور ہمت تحسین و آفرین کے لائق ہے۔ جو سلوک مناسب ہو اُس سے کریں اور ہمیں بھی آگاہی دیں ٭

رقعہ ۶۶- جلال الدین کا بیٹا جو تم سے جُدا ہوا ہے۔ غالباً ہمت خاں مرحوم کا بھانجا ہے جو ہمارا امیر بخشی تھا۔ وہ حسباً و نسباً خالص سیّد ہے۔ کیوں موقوف کر دیا گیا؟ ٭

رقعہ ۶۷- فرزند عالیجاہ! شمشیر خاں کے بیٹے کیوں نوکری سے ہٹ گئے۔ اُن کا استعفا بلا وجہ نہیں ہو گا۔ پُرانے ملازموں کو تھوڑی سی بات پر علیحدہ کر دینا اور نئے آدمیوں سے کام کی اُمید رکھنا محض فضول ہے۔ اِدھر ہم آفتاب لب بام ہیں اُدھر تم ایسے خیالات رکھتے ہو۔ بہر حال اگر یہاں دربار میں آؤ اور تخت بادشاہی سنبھال لو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ہم تو ذمہ داری سے چھوٹیں ٭

رقعہ ۶۸- فرزند عالی رتبہ سے تیرا ہمنشین تجھ سے بہتر ہونا چاہئے کہ تیرے عقل اور ذہن میں ترقی ہو۔ بہت دیر سے سنا جا رہا ہے کہ تمہاری جاگیر کے علاقے میں صاف ظلم ہو رہا ہے جو بے چارہ مظلوم حاکم تک نہیں پہنچ سکتا اور وہ حاکم اس کی داد رسی نہیں کرتا تو وہ ظلم قضا کے دفتر میں اس فرمانروا کے نام لکھتے ہیں۔ نائب بخشی کو اتنا اختیار دیدینا اور رتبہ بڑھانا کہ کسی

اپنی تاریک آنکھوں میں دیکھتا ہوں۔ زندگی پائدار نہیں۔ اور جو سانس گیا۔ اُس کا نشان نہیں۔ اور آئندہ کی توقع مفقود ہے۔ تپ تو چھوڑ گیا۔ مگر صرف کھال اور چمڑا ہی باقی رہ گیا۔ کام بخش اگرچہ بیجاپور میں چلا گیا ہے مگر نزدیک ہے اور تم اُس سے بھی زیادہ قریب ہو۔ عزیز القدر شاہ عالم سب سے دور ہے۔ برخوردار محمد عظیم۔ خدائے بزرگ کے حکم سے ہندوستان کے نزدیک پہنچ گیا ہے سب اہلِ لشکر بے دست وپا میری طرح بیقرار ہیں۔ کہ اُس اپنے آقا سے تنہا رہ کر تڑپ رہا ہوں۔ اور پارے کی طرح بیقرار ہوں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ہمارا ولی نعمت تو ہے۔ میں اپنے ساتھ کچھ نہیں لایا اور گناہوں کا ثمرہ اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔ نہیں معلوم کہ کونسی سزا میں گرفتار ہونگا۔ ہر چند اُسکی مہربانیوں اور عنایتوں پر نظر رکھتے ہوئے نجات کی قوی امید ہے۔ مگر اپنے کردار و اعمال کو دیکھنے سے فکر و اندیشہ ہے۔ جب میں آپے سے گذر گیا۔ کوئی اور کیسے رہ سکتا ہے۔ ع جو ہونا ہے ہو ہم نے کشتی دریا میں ڈال ہی دی + بندوں کی حفاظت اگرچہ وہ پروردگار ہی کریگا۔ لیکن ظاہری اسباب کا خیال کر کے ہمارے بیٹوں کا فرض بھی ہے کہ اللہ کے بندے اور مسلمان ناحق مارے نہ جائیں۔ معز الدین کو میری طرف سے آخری دعا کہتے ہیں۔ میں نے آخری وقت اُسے نہیں دیکھا۔ اشتیاق رہ ہی گیا۔ بیگم اگرچہ ظاہر میں غمگین ہے۔ مگر دلوں کا مالک خدا ہے۔ عورتوں کی کم سمجھی سوائے ناکامی کے اور کچھ نتیجہ نہیں رکھتی۔ الوداع الوداع الوداع +

فرمان ۳۷ ۔ اپنے تیسرے بیٹے سلطان محمد کام بخش کو آخری وقت میں صادر فرمایا + میرے فرزند میرے جگر بند۔ میں نے اختیاری حالت میں ہر چند تم کو رضائے الٰہی حاصل کرنے کی نصیحت کی۔ اور حد سے زیادہ وصیتیں

اور کچہری میں جائزہ لیں۔ جنگ کی مشقت بھری تیاریوں کی وجہ سے ہماری توجہ کاموں سے اُٹھ گئی ہے۔ اسی لئے اُن قواعد کی ترتیب میں بڑا خلل پڑ گیا ہے آنحضرت بار بار کہا کرتے تھے کہ اہل دفتر اور سردار امین فوجدار اور عرض بیگی کے داروغے اور بخشی اور منصبداران سب کو دیانتداری اور باریک بینی کی عقل چاہئے تاکہ سب سے اچھے ہوں +

رقعہ ۱۷ ۔ فرزند عالیجاہ ۔ بے ہدایت پنجابی کی ناہمواری اور بے ادبی کا قصہ جو کہ حضرت شاہ بندہ نواز گیسودراز کے نور برسانے والے مزار پر شراب پی کر گیا اور اپنا معدہ خالی کیا (قے کر دی) واقعہ نویس کے فرد سے ہم کو مفصل معلوم ہوا۔ اُس عالی جاہ کو چاہیئے تھا کہ جس گھڑی وہ نابکار اس بُری حالت میں اُس مقام پر گیا تھا اپنے آدمیوں کی ڈیوٹی لگا کر حکم دیتے کہ مشکیں باندھ کر لائیں اور پاؤں میں بیڑیاں ڈالکر گرز بردار کے ہمراہ ہمارے ہاں بھیج دیتے۔ غالباً پرچہ نویس کے لحاظ نے ایسا نہ کرنے دیا۔ یہاں سے ایک سخت گرز بردار ہم نے بھیجا ہے۔ اُس ملعون کو جکڑ کر لاوے۔ نالائق جب بیباک ہو جاتے ہیں ایسا ہی کرتے۔ ہم کو ایسے معاملہ میں اپنے کسی بیٹے کا بھی لحاظ نہیں۔ عنایت اللہ خاں وغیرہ کا کیا ٹھکانا ہے +

فرمان ۲ ۔ یہ حکمنامہ حالت نزع میں دستخط خاص سے صادر ہوا تم برادر تمہارے ہمنشینوں پر سلام ہو۔ بڑھاپا آ پہنچا اور کمزوری بڑھ گئی۔ اعضا سے طاقت جاتی رہی (دنیا میں) اکیلا آیا تھا اور اکیلا ہی جا رہا ہوں۔ مجھے اپنی خبر نہیں کہ کون ہوں اور کیا کام کرنے والا ہوں۔ جو دم عبادت کے بغیر گذرا اُس کا افسوس باقی ہے۔ مجھ سے ملک رانی اور رعایا پروری کچھ نہ ہو سکی عمر عزیز رائگاں گئی۔ خدا کی ہستی میرے خانۂ دل میں ہے۔ اور اُس کا نور میں

رقعہ ۴ ۔ معز الدین کے نام ۔ فرزند زادہ بہادر ۔ ملک غازی پر فتح پانا اور اُس کا شکست کھانا ایک کارِ نمایاں اور بڑی تعریف کا موجب ہوا ۔ لکھی جنگل کی فوجداری اور دو ہزار سوار دو دو اور تین تین گھوڑوں والے اس حسن خدمت کے صلے میں عطا کئے گئے ۔ اس کے بعد حکمنامہ ۔ خلعت ۔ تلوار گھوڑا ۔ جواہرات کے ہمراہ پہنچ جائیگا ۔ چاہئے کہ آگے سے بھی زیادہ ملک گیری اور اُس صوبہ کے شریروں کا قلع قمع کرنے پر توجہ دیں ۔ کیونکہ بادشاہی تمہاری ہے ہم تو آفتابِ لبِ بام (قریب المرگ) ہیں ۔

رقعہ ۵ ۔ ایضاً ۔ ہمارے مزاجدان بیٹے تو محلہ داروں اور پرچہ نویسوں کی ترقی کے بارہ میں سفارش نہیں کرتے ۔ تم نے یہ بیجا تجویزیں کی ۔ بلکہ اگر سمجھو تو یہ عہدہ کسی اور کو دے دو ۔ کیونکہ اب وہ واقعہ نگار صحیح خبریں نہیں لکھتا ۔ بیت ۔ جب غرض آئی ہنر چھپ گیا ۔ سو پردے دل سے اُٹھ کر آنکھوں پر پڑ گئے ۔ یعنی لالچ اندھا کر دیتا ہے ۔

رقعہ ۶ ۔ شہزادہ محمد بیدار بخت کے نام ۔ فرزند زادہ بہادر کسی آدمی سے سنا گیا کہ جب تم فتح پور میں تھے ۔ تو بے حیا بدمعاشوں نے موضع دوہرہ پر حملہ کیا جو کہ جہاں آرا بیگم کے باغ کے اخراجات کے واسطے تھا ۔ بیگم نے اس کے متعلق تم کو لکھا ۔ اور تم نے بیگم کی خدمت میں معافی نامہ لکھا ۔ یہ معاملہ ہمارے حضور میں کیوں نہ تحریر کیا اور جو سوال و جواب تمہارے اور بیگم کی درمیان واقع ہوئے وہ کس لئے پوشیدہ رکھے ۔

رقعہ ۷ ۔ فرزند زادہ بہادر ۔ جب کہ قلعہ بیتی شاہ رالک کے زر نثار کا حساب آگے پیش کر چکے ہو ۔ اب یہ دوبارہ ہے ۔ اور فرزند عالیجاہ سے اس لئے نہیں لیا گیا کہ وہ مہم جنگ پر ہے ۔ لیکن اُنکی خاموشی کچھ ٹھیک نہیں ۔

گیں۔ چونکہ خدا کی مرضی نہ تھی۔ کسی نے غور سے نہ سُنیں۔ اب کہ میں سب سے جدا ہو رہا ہوں۔ تمہاری بے سر و سامانی پر رحم آتا ہے۔ مگر فائدہ کیا۔ بھلا بُرا جو کچھ کیا اُس کا ثمرہ اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔ عجیب کرشمہ ہے کہ اکیلا آیا تھا۔ اور اب اس (اعمال کے) قافلہ کو ہمراہ لئے جاتا ہوں۔ تپ نے اگرچہ بارہ دن تک ہمراہی کی۔ لیکن ہار کر چھوڑ گیا۔ جدہر دیکھتا ہوں خدا کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ لشکر اور سپاہ کا فکر آخرت کا خیال کر کے ملال خاطر کا باعث ہوا۔ مجھے اپنا پتہ نہیں۔ گناہ بہت کئے۔ نہیں جانتا کہ کس عذاب (دکھ) میں گرفتار ہونگا۔ بندوں کی رکھوالی اگرچہ خدا کریگا۔ لیکن مسلمانوں اور ہمارے فرزندوں پر بھی لازم ہے کہ ظاہری طور پر مخلوقات کی حفاظت اور نگہداشت کریں + عالیجاہ بھی پاس ہی ہے۔ جو کچھ ضروری تھا۔ تمہاری نسبت کہہ دیا ہے۔ اُس نے دل و جان سے منظور کر لیا۔ ایسا نہ ہو کہ بچارے مسلمان مارے جائیں۔ اور اس ناکارہ کی گردن پر اُس کا وبال ہو۔ تم کو اور تمہارے فرزندوں کو خدا کے حوالے کرتا ہوں۔ اور آپ اجازت چاہتا ہوں۔ گھبراہٹ کی حالت ہے بہادر شاہ جہاں تھا وہیں ہے۔ اور محمد عظیم الدین ہندوستان کے نزدیک آپہنچا ہے۔ اور محمد معز الدین گجرات کے نواح میں ہے۔ حیات النسا نے زمانہ کا کچھ نہیں دیکھا۔ دل تنگ ہے۔ بیگم کا حال اُسی کو معلوم ہے۔ تمہاری ماں نے (اودے پوری) بیماری میں میرا ساتھ دیا ہے اور میرے ساتھ جانیکا ارادہ رکھتی ہے (مرنے والی ہے) ہمارے نوکر چاکر ہر چند گندم نما جوفروش ہیں (نیک نیت نہیں) پھر بھی نرمی اور صلح سے کام لینا چاہئے۔ اور چادر کے موافق پاؤں پھیلانے چاہئیں (اندازہ سے کام کرنا چاہئے) والسّلام +

اپنے دل سے فتوٰی لیکر کرنا چاہئے۔ نہ کہ بدراہ لوگوں کے کہنے سننے سے۔ اس سے زیادہ نہیں لکھ سکتا کہ گلہ گناہ نہ ہو جائے۔ دیوار بھی کان رکھتی ہے سمجھ کر بول +

رقعہ ۸۱۔ میرے فرزند زادہ بہادر۔ ظاہری و باطنی بیمار خان عالم اور نصرت جنگ کے درمیان مخالفت ہے۔ راجہ دلیپ سنگھ کو بیچ میں ڈالکر دونوں کی صلح کرادینی چاہئے اور نصرت جنگ کا دل خوش رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مالوہ کی نیابت اپنے میر منشی کو دیدیں اور میر سامانی کے واسطے فدا خاں کو بھیج دیا گیا +

رقعہ ۸۲۔ میرے عزیز پوتے۔ دین و دنیا سے برخوردار اور کامیاب رہو۔ قلعہ ترکندو نولکنڈ کو گمراہ بدبختوں سے لے لیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اُس نورچشم کے کام دن بدن قابل تعریف ہو رہے ہیں۔ شمشیر خاں تمہارا بھی ٹھیک مدبر ہے۔ اچھے کام اچھے ہی آدمیوں سے نکلتے ہیں۔ میں نے ترگند کا نام شمشیر گڈہ رکھدیا۔ ایک قلعہ کو لے لینا اور دوسرے پر دعویٰ جمانا ہمارے بیت المال کی ترقی کی آرزو کرنا ہے۔ **بیت**۔ حریصوں کی آنکھ کا پیالہ نہ بھرا جبتک سیپی نے قناعت نہ کی۔ موتیوں سے پُر نہ ہوئی +

رقعہ ۸۳۔ فرزند زادہ بہادر۔ سپاہ کی دلجوئی نتمندی کا ضروری جزو ہے (وہ سعادتمند بلند خاندان والا) تم ہمارے ہدایت والے حکم کے مطابق اس مہم کے سر کرنے میں پوری اور زبردست کوشش کرو۔ کیونکہ ہندوستان کی سلطنت میں یہ روٹی کا ٹکڑا حضرت صاحبقران عرش مکان (تیمور) کا عمدہ عطیہ ہے۔ جتنا کہ لاثانی مہربانی کرنے والے خدا کی نوازشوں کی برکت سے اُس پر اور اضافہ اور زیادتی کر سکتے ہیں۔ کرنی چاہئے۔ اچھا لکھنے والے مورخ ہمارے کارناموں کی تفصیل سلک تحریر میں لائیں گے۔ اور صفحۂ زمانہ پر ہمیشہ

رقعہ ۷۸ ۔ فرزندزادہ بہادر۔ بدنی بیماریوں کو ہٹانے اور جادو وغیرہ
اُتارنے کے لئے قبول ہونے والی دعا کا انتظار کریں۔ سب عالم اور فاضل
اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ قرآن کریم کی سورۂ اخلاص اور الحمد پڑھکر پانی
پر دم کر کے پینا بہت موثر ہے۔ اور اگرچہ اپنے تمام بدن کو سونے۔ چاندی
تانبے اور غلّے۔ گھی وغیرہ جنسوں سے تول کر خیرات کرنے کی رسم ایران کے
مسلمانوں میں نہیں۔ لیکن چونکہ اسکا فیض بہت سے محتاجوں۔ مسکینوں کو پہنچتا
ہے۔ والد بزرگوار سال میں دو بار جسم مبارک کو اسی طرح تولکر حقداروں کو خیرات
دیا کرتے۔ اگر وہ نور چشم (تم) بھی سال میں دو دفعہ اور ہر دفعہ سات بار مختلف
جنسوں سے جو اوپر لکھی گئیں۔ اپنے بدن کو تولکر صدقہ دیا کریں تو تمام روحانی
وجسمانی بلائیں ہٹانے کے واسطے اچھا ہے۔ بیت (اے خدا) تجھ کو ہماری
کمزوری۔ محتاجی۔ عاجزی معلوم ہے۔ ہمارے درد کی دوا بھی تو جانتا ہے +
اللہ تعالیٰ شفا دینے والا۔ کام بنانے والا اور درگذر کرنے والا ہے +

رقعہ ۷۹ ۔ پیارے پوتے معز الدین (یہ جو تم نے ایک غائب
آدمی کو نوکر رکھوانے کی سفارش کی ہے) یہ غائبانہ سودا کیا ہے؟ بادشاہی
عہدے شاہی جھنڈوں کے سایہ اور حضور کی خدمت میں رہے بغیر نہیں ملتے
فرزند عالیجاہ (محمد معظم) بھی اس طرح نہیں کرتا۔ اُس آدمی کو ہمارے ہاں بھیجدیں
یا آپ نوکر رکھ لیں۔ یہ غائبانہ نوکر رکھنے کا طریقہ تو فیروز جنگ اور نصرت جنگ کا
دستور تھا۔ اُس نور چشم کو اس سے کیا کام۔ رباعی۔ زندگی کا زمانہ جنگل کی
ہوا (آندھی) کی مانند گذر گیا۔ تلخی۔ خوشی۔ بھلا برا گذر گیا۔ ظالم سمجھا کہ ہم پر ظلم کیا۔
اُس کا وبال اُس کی گردن پر رہا اور ہم پر سے گذر گیا۔ آئندہ ایسا نہ ہو +

رقعہ ۸۰ ۔ اس زمانے میں کہ لائق مرد اور عورتیں کمیاب ہیں۔ ہر ایک

شوق کو مدنظر رکھتے ہوئے حکم نامہ پہنچتے ہی مرشد خاں کو اپنا نائب مقرر کرکے آپ فیلخانہ اور خزانہ کے ساتھ خیل وحشمت کے بغیر دربار کو روانہ ہوں بلکہ اگر فرمان کے پہنچنے سے پہلے کوچ کریں تو فرمانبرداری کے زیادہ قریب ہے +

رقعہ ۸۸۔ فرزندزادۂ عظیم۔ میری طرح خدائے کریم سے خائف رہو۔ خلق خدا پر جو کہ اُس کی امانت ہے۔ ظلم کرنا اچھا نہیں۔ خاص کر بادشاہ ہوتے ہوئے ایسا کرنا بہت بُرا ہے۔ یہ سچے مسئلے ہیں کہ موت کا آنا یقینی ہے۔ مر کر زندہ ہونا حق ہے۔ پُل صراط سے گذرنا اور ظاہر و پوشیدہ گناہوں کی جزا و سزا حق ہے۔ ہمیشہ ان کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور ہر گھڑی اپنے آپ کو رفتنی وگذشتنی سمجھنا چاہیئے تاکہ مراد کا نونہال انتظار کی سرزمین سے پیدا ہو اور مرادوں کے پھول مظلوموں کی آہ کے جھاڑ سے گر نہ جائیں۔ یہ دیوانہ پن (ظلم) کہاں سے سیکھا۔ نہ دادے نے کیا نہ باپ نے۔ بہتر یہ ہے کہ دماغ کو اس خیال سے خالی کردو۔ ہم تو تمہیں دوسروں سے اچھا جانتے تھے اور ہونہار خیال کرتے تھے۔ ع بے شک تھا غلط گمان ہمارا +

رقعہ ۸۹۔ فرزندزادۂ عظیم القدر۔ انہوں (تم) نے جو کہ پرگنہ ستنگر پور کے ملازمین کی تنخواہ کے بارے میں لکھا ہے کہ عالیجاہ کی جاگیر سے دلوائی جائیں۔ معلوم نہیں ہوا کہ ایسی خیر خواہی کا خیال دل میں کیوں گذرا۔ اگر عالیجاہ نے اس بات کی خواہش تم سے کی ہے تو مضائقہ نہیں ورنہ ایسی خام خیالی کو چھوڑ دو کہ محبت اور دوستی نہیں بڑھاتی بلکہ غرور و تکبر کی تکلیف زیادہ کرتی ہے +

رقعہ ۹۰۔ فرزندزادۂ عظیم۔ اگرچہ علاقہ سری بدرو کی تاڑی کو بازار میں بیچنا پیسہ جمع کرنے کا ذریعہ ہے مگر اس خاص علاقہ کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا کہ کون سے مفت خورے مفتی نے یہ فتویٰ دیا۔ ایسے گھر بار اجاڑنے والے

کے لئے یادگار رہیگی۔ بیت۔ اگر باغ کی سیر کو جاتے ہو۔ تو جلدی قدم اٹھاؤ۔ کیونکہ رنگِ حنا کی طرح بہار ہاتھ سے جاتی ہے +

رقعہ ۸۴۔ فرزندزادہ بہادر۔ خان فیروز جنگ نے اپنے ہمراہیوں کا جائزہ جو دکھایا ہے۔ وہ اُس کے عہدے اور تنخواہ سے زیادہ معلوم ہوا۔ توپ رہکلے۔ بان۔ رام جنگی۔ جرائر۔ گھڑ نال۔ شتر نال۔ گجنال (اوزار جنگ) اور گھوڑ چڑھے معہ ساز و سامان کے اور گھوڑے ہاتھی زرق برق کے پاگھروں سے سجے اور دیگر گردفر کا سامان جیسا کہ چاہئے۔ بلکہ (اُس کے واسطے) نہیں چاہئے ملاحظہ ہوا۔ چنانچہ اُس میں سے بہت سا داخلِ سرکار ہو گیا۔ تم جو کہ اُس سے دُگنی تنخواہ لیتے ہو۔ کیوں زر گنواتے ہو۔ اور بے موقع خرچ کرتے ہو۔ جو درکار ہو۔ اُس کا بنانا ضروری ہے۔ باقی سب خود آرائی +

رقعہ ۸۵۔ فرزندزادہ بہادر۔ عرضداشت نظر سے گذری دو ہی صورتیں ہیں یا تو ہم مالوے اور اکبرآباد جائیں اور تم دکن میں رہو یا اس کے برعکس۔ سو ان دونو باتوں سے جو زیادہ مناسب ہو لکھو +

رقعہ ۸۶۔ فرزندزادہ بہادر۔ وہ نورچشم اکثر عرضداشتوں میں "اقبال ابداتصال" لکھا کرتے ہیں۔ اقبال کا رہنا تو صدیوں تک بھی دشوار ہے۔ ابد تو ابد رہا۔ ہمیشہ یہ لکھا کرو کہ "خداوند بلند بے مثل کی برکت سے ایسا ہو گا" انسان کی فطرت کمزور ہے۔ بیت۔ دشمن کی دشمنی اور دوست کی دوستی خدا کی طرف سے ہی سمجھ کیونکہ دونو کا دل اُسی کے قبضہ میں ہے +

رقعہ ۸۷۔ محمد معظم شاہ عالم بہادر کے بیٹے عظیم الدین کے نام۔ قرآن عظیم و قدیم کے حافظ فرزندزادہ محمد اعظیم۔ کئی ایک پولیٹیکل کام در پیش ہیں اور اُس نورچشم کو دیکھنے کا شوق حد سے زیادہ۔ چاہئے کہ سرکاری کام اور ہمارے

اُس کے آنے تک اُس طبیعت شناس (تم کو) اس دفتر سے بھی اطلاع لینی چاہئے
تاکہ محرر شوم طبعی سے چال بازی کا موقع نہ پائیں۔ اور غرضمند لوگ بھی کام رُک
جانے سے تکلیف نہ اُٹھائیں۔ رباعی۔ ہر ایک اپنے دل کو صفا کرلے گا اور
اپنے آئینے کو مجلا کرلیگا۔ جہاں پر کوئی شکستہ حال ہو اُس کی دستگیری کر پیالے
سے ٹن یہی آواز آئیگی۔ اور تم خان جہان بہادر کو لکھ دو کہ گھوڑوں کے تجروں سے
سوداگر فریاد کرتے ہیں۔ اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے دن ظلم۔ ظالم
کے حق میں اندھیرے پر اندھیرا ہو جائیگا۔ تم نے اُن کے استغاثہ کو کیوں
نہ منظور کیا۔ اور موت کی یاد جو کہ شہرگ سے زیادہ قریب ہے بھلا دی۔ خدا کے
غضب اور بادشاہی غصہ سے ڈرے اور اُن سوداگروں کو راضی کرے۔ بیت
خدا کا حلم تیرے ساتھ شفقت اور غمگساری کرتا ہے۔ لیکن جب تو حد سے گذر جائے
تو پھر وہ تجھے رسوا کریگا۔ وہ اپنے گھر میں کچہری لگا کے بیٹھا رہتا ہے۔ ع
تو کبتک کہیگا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا دستر خوان (آخر مر جائیگا) اور تم نصرت
جنگ سے پوچھو اور بھیجو کہ زمرد کا نگینہ تو اُسے عطا کیا جائیگا۔ مگر اُس پر پورا خطاب
نہیں آسکتا۔ اگر وہ کہے تو صرف نصرت جنگ" خدا اگر عنایت کریں تو
جانتا ہے کہ سلیمان کے نگینہ پر کیا کندہ تھا؟ آب زر سے یہ عبارت لکھی تھی کہ
"ایں نیز بگذرد"۔ آج روح اللہ خاں جو فقیر لایا تھا ہم نے دیکھا۔ کمینوں کی
وضع رکھتا ہے۔ بزرگوں کا شیوہ نہیں۔ ایسے آدمی پر میاں عبد اللطیف
قدس سرہ کی نصیحت یاد آئی کہ ایک دن اس گنہگار سے فرمایا "تم فقیروں کو
نہ دیکھا کرو"۔ ہم نے کہا ہم گناہوں میں ڈوبے ہوئے دنیادار ہیں۔ اگر ایک
گھڑی بھی صاحب کمال فقیروں کو دیکھنے سے خدا کا دھیان نہ آئے تو ہمارا
کیا حال ہوگا۔ فرمایا کہ منع اس واسطے ہے کہ آجکل کے درویش اگلے بزرگوں

خیر خواہوں کو جانی ومالی دشمن اور دینی دنیاوی بدخواہ جانیں اور خدائے پاک کا شکر نعمت بجالائیں۔ کہ تین صوبے زرخیز اور سیر حاصل۔ اور تمام چیزیں ارزاں اور بکثرت عطا کی ہیں۔ رعیت پروری کو دنیا و آخرت کی دولت کا سرمایہ سمجھیں +

رقعہ ۹۱۔ اکبر آباد کے صوبہ دار امیر الامرا شایستہ خاں کے نام

ہمارے یار وفادار نیک اطوار۔ خدائے بلند کی حفاظت میں رہو اور ہم کو اپنا مشتاق جانو۔ آج کہ منگل کا دن ربیع الاول کی بیسویں ہے شجاع شکست نصیب نے لشکر ظفر اثر کے ساتھ جو کہ اس نیازمند بارگاہ الٰہی (بلند ہو نام اُسکا) کی فتحمندرکاب میں تھا (میرے ہمراہ تھا) مقابلہ کیا اور اپنے بُرے کرتوت کی سزا اپنے سراسر بدبخت آغوش میں پائی۔ بیت۔ کس کے ہاتھ اور زبان اُس (خدا) کے شکریہ سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ اس بڑی فتح کا مفصل حال پھر لکھا جائیگا۔ جسونت سنگھ نامرد کل رات جبکہ ہم نے غنیم کے نزدیک ڈیرے ڈال دیئے۔ لڑنے سے پہلے ہی اکبر آباد کو بھاگ گیا۔ غالباً اپنے وطن کو جائیگا۔ اُس نے دین و دنیا کا خسارہ اُٹھایا۔ اور یہ صاف بڑا بھاری گھاٹا ہے۔ چاہیئے کہ وہ بازوئے سلطنت (تم) فرمانِ والا کے مضمون سے آگاہ ہوتے ہی خوشی اور مسرّت کے لوازمات ادا کرے۔ اور منعم حقیقی کے شکریہ میں تنالیم ہو اور جسونت سنگھ کے متعلقہ صوبہ کا پورا پورا انتظام کرے۔ سردست ہم نے اپنے عزیز فرزند محمد سلطان بہادر کو اُس حق نہ پہچاننے والے کے تعاقب میں مقرر کیا ہے۔ ہم عنقریب اکبر آباد آئینگے +

رقعہ ۹۲۔ اسد خاں عمدۃ الملک مدار المہام کے نام۔

اُس فدوی کے (تمہارے) لکھنے کے مطابق بخشی گری دوم کا عہدہ صدر الدین محمد خاں صفوی کو دیدیا۔ اب اُسے بُلوانا چاہیئے۔ اور اس عطیہ سے آگاہی دینا چاہیئے۔

کہ مسافر رہگذر آنے جانے والے اور سوداگر بیوپاری بے کھٹکے آمد و رفت کر سکیں اگر یہ باتیں منظور کرے اور ان پر عمل کرنے والا بنے تو اُسے فوجداری کا سارٹیفکٹ دیدو ورنہ نہیں حضور صلعم کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق اللہ اُن سے راضی ہو۔ اپنے عہد حکومت میں جس کو کسی طرف کا حاکم بناتے چند باتوں کا عہد اُس سے لکھوا لیتے۔ ایک تو یہ کہ دروازے پر دربان نہ رکھیگا تاکہ لوگ بلا تکلیف اپنا مقدمہ پیش کر سکیں۔ دوسرے اپنے اوقات کو خدا کے کام (عبادت) اور خلق خدا کی حفاظت میں لگائے گا تیسرے سواری نہ کریگا چوتھے اپنے لئے یا اپنے بچوں کے لئے کوئی چیز بیت المال سے نہ لے گا۔ اپنی کمائی سے حلال روزی کھائیگا ہاں اگر گاہے بڑھاپے کے باعث یا بیماری کی وجہ سے نہ کما سکے تو مومنوں کی صلاح سے ایک سے تین درم تک لے سکتا ہے۔ اس سے زیادہ جائز نہیں۔ پانچویں یہ بات کہ نہایت کوشش سے عدل و انصاف کرے اور مقدمات کے فیصلہ کرنے میں قبیلہ داروں اور آشناؤں کی رعایت مدنظر نہ رکھے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی شرطیں تاریخوں اور تذکروں میں لکھی ہیں۔ ہم جو کہ اُن کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ چاہئے کہ طاقت کے موافق کوشش کریں۔ ہمارا خدا ہمیں سیدھی راہ دکھائے بندوں پر سلام ہو۔

رقعہ ۹۵۔ آں فدوی۔ شاہ عالم کے وکیل منعم خاں کو جو اُن کا دیوان بھی رہا ہے آج ہمارے پیش کردو تاکہ اکبر بد بخت کے بُرے ارادے کے بارے میں (جو کہ ایرانی غول بیابانی (گمراہ کرنے والے شیطان) کی امداد کے بھروسے قندہار کے قریب ہرات میں قیام پذیر ہے اور وہاں کے حاکم کی مرضی سے کہیں نہیں ہلتا۔ اور ناپسندیدہ واقعہ (ہمارے مرنے) کا منتظر ہے۔ اُسے

کے طریقے پر نہیں رہے۔ جب ان کو دیکھو گے۔ تو باطن خراب ہو جائے گا اور یہ ٹھیک نہیں۔ ہم اس سے خدا کے ساتھ پناہ چاہتے ہیں۔ تم اُس (فقیر) کو دو کہ حکم ہوا ہے کہ خاص خدائے بزرگ کی بے نیازی کے صدقے اور اُس کی شانِ کریمی کی اطاعت کی خاطر۔ جہاں وہ چاہتا ہے رہے۔ مگر اسکے بعد ہمیں اور اپنے آپ کو ملاقات سے تکلیف نہ دے۔ مقررہ وظیفہ پہنچتا رہیگا+

رقعہ ۹۳۔ : فدوی معلوم کرے کہ اس گنہگار نے جو اس کام سے درگذر کیا تھا۔ حاکم شریعت کی پختہ روایتوں کے مطالعہ سے توبہ کی تھی۔ جب اچھی طرح سے اس بات کو وزن کیا تو یہ سب نفس امارہ کی حیلہ سازی اور کارپردازی تھی۔ ورنہ کوئی شخص خواہشات کو روک نہیں سکتا۔ فرد۔ نفس ایک بڑا اژدہا ہے۔ بھلا یہ کب مرا ہے۔ ہاں بے سروسامانی کے غم سے پژمردہ ضرور ہو جاتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم اُس سے اور اُس کے فریب سے خوش نہیں۔ خاص کر کسی کے نقصان سے راضی ہونا نفس کا فریب ہے۔ وہ فدوی مخلص۔ بزرگی سے مخصوص فقیروں سے خیریت وعافیت اور نفس سے رہائی پانے کی دعا منگوائے۔ آپ خود بھی نیک نہاد اور شریف الطبع ہیں۔ اگر دل کی عاجزی سے دعا کریں تو قبولیت کی اُمید ہے۔ خدایا مجھے مسکین ہی زندہ رکھیو اور مسکین ہی ماریو۔ اور مسکینوں کے زمرہ میں ہی اُٹھائیو۔ اے خدا میری اس دعا کو قبول کر قبول کر+

رقعہ ۹۴۔ آں فدوی کے التماس کے مطابق عتیق اللہ خاں جو بحال ہوا ہے اُس میں بہت شرطیں ہیں ایک تو یہ کہ پرگنے کی آمدنی ہر سال بڑھائے دوسرے کسی پر ظلم نہ ہو اور دین نہ اُجڑے۔ تیسرے اپنی فوجداری (علاقہ) کی سرحد میں ڈاکوؤں لٹیروں سے اس طرح خالی کرے اور پُرامن بنادے

بٹھاتا ہے۔ کیا معنی؟ باوجودیکہ واقعات کی پرچیاں اُس کے پاس پہنچتی رہتی ہیں + حیرانی ہے کہ یہ بات ہمیں نہیں بتائی۔ شاید خیال نہ رہا ہو۔ اگر وہ معاملات میں رسائی نہیں رکھتا۔ تو بادشاہی کاموں میں جو کہ درگاہِ الٰہی کے معاملات کا نمونہ ہیں کیوں گھستا ہے۔ اُسے لکھو کہ یہ گھڑ لی ہوئی بات یعنی جو رستے میں چوکی بٹھائی ہے اُسے اُٹھا دے ورنہ خود اُٹھا دیا جائیگا (موقوف ہوگا) میں اپنے رب سے ہر ایک گناہ کی معافی چاہتا ہوں اور اُسی کی طرف رجوع لاتا ہوں۔ **بیت**۔ ہم بس کرتے ہیں اور سمجھداروں کو یہی کافی ہے۔ ہم نے اعلان کر دیا اگر گاؤں میں کوئی ہے (تو سمجھ لے) مثل ہے ہمیں بس است اگر در خانہ کس است"۔ زمرد کے نگینہ والی انگوٹھی جو رات کو علیحدہ کی گئی ہے سادہ ہے اب دل میں آتا ہے کہ اُس کا خطاب چین قلیچ خاں ہے۔ جواہر خانہ کے داروغہ سے کہہ دو کہ مُہر کُن کو دے اور اُس کا پورا خطاب کھدوا خان مذکور کو پہنچا دو +

رقعہ ۹۷۔ وہ خط جو روح اللہ خاں سے آں فدوی (تم) کو بھیجا تھا۔ بعد طومار کے ہمارے مطالعہ سے گذرا۔ مگر تشفی نہیں ہوئی۔ اپنی تحریر کے مطابق بھیج دو۔ اور تم نے عبداللہ خاں کی کمی تنخواہ وغیرہ کے بحال سابق کرنیکی سفارش کی ہے۔ بغیر اس کے کہ اُس کے کار نمایاں ظہور میں آئے۔ اس سفارش کا قبول ہونا کس حساب سے ہے۔ لیکن چونکہ خان مذکور کام پر لگا ہوا ہے تمہاری سفارش منظور ہوئی۔ بیشک اللہ تعالیٰ جسے چاہے۔ بے حساب روزی دیتا ہے اب تم اس سے خوب کام لو۔ تاکہ یہ رعایت جو اُسے دی گئی ہے۔ اُسے گرانی نہ کرے یا ہمیں گراں نہ گذرے۔ اور راؤ دلیپ سنگھ کے لئے جس کام کی درخواست کی ہے۔ اگر دلیپ سنگھ شخص سرکش کے خود حاضر ہو جانے سے پہلے اس گروہ کو

حکم دیا جائے نظم اُس پیالے بنانے والے کی بات مجھے نہیں بھولی جو اپنے
نازک اور خطرناک آیا عمدہ پیالے سے کہتا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ قضائے
آسمانی کا پتھر پہلے تجھے توڑتا ہے یا مجھے + اس کی تدبیر سوائے اس کے
نہیں کہ اپنے ایک بیٹے کو بڑی بھاری فوج دیکر کابل میں مقرر کریں۔ اور
محمد معز الدین بہادر کو زبردست سامان حرب کے ساتھ ملتان میں چھوڑیں
اور جھگڑا چک جانے یعنی میرے مرجانے تک صلح اور ملک کی تقسیم پر راضی
رہیں۔ بطور وصیت کہتا ہوں کہ بڑے بڑے ارادوں والے اکثر بادشاہ
ہوئے کہ آتش جنگ جلا کر دولت کو حسرت کے ساتھ چھوڑ گئے۔ اور تمام عمر
بدمزگی میں گذار کر پشیمانی میں مرے۔ اُن میں سے ایک دارا شکوہ تھا
اگر والد بزرگوار کی نصیحتوں کو سنتا کیوں بُرے دن دیکھتا۔ وہ حق بجانب بھی
تھا مگر لالچ آدمی کو آرام سے دم لینے نہیں دیتا۔ الٰہی امت محمد کا حال
درست اور اس امت پر رحم فرما + اللہ اُن پر اور اُن کی آل پر اول و
آخر میں رحمت بھیجے۔ والسلام +

رقعہ ۹۶۔ امجد خاں کا بھیجا ہوا پرچہ جس میں امیر الامرا کے نواسوں
اور محمد مظفر بخش کے لڑکے کی بے اعتدالیوں اور بے ادبیوں کا ذکر تھا
تم کو بھیجا گیا۔ محمد یار خاں کے نام جو کہ میری طرح خود اسے غافل ہے۔ ایک
حسب الحکم لکھو جس میں دار الخلافہ کے شریروں کو قید کرلے اور ایسے ضروری
دنیاوی کاموں میں جو اصل میں دینی ہیں غفلت نہ کرنے کی تاکید ہو۔ اور
فرمان بھی ہم بھیجتے ہیں۔ اگرچہ ضروری نہیں۔ خرد تیری آنکھیں سلامت ہیں اور
بنیان سامنے ہے پھر تجھے کونسا اُستاد اور کتاب درکار ہے + ایک عزیز
کی تحریر سے ظاہر ہوا کہ محمد اعظم اپنے آدمی سڑک پر ڈاک چوکی کے طور پر

جواہر خانہ کے خزانچی کو حکم پہنچادو کہ مناسب قیمت کے دو تین تھان پچھلے پہر ہمیں دکھلائے۔ اگرچہ دستور نہیں کہ چہار ہزاری سے کم منصب والے کو سرپیچ عنایت کیا جائے۔ مگر چونکہ بچہ ہے اُس کا دل خوش کرنے کے واسطے ایسی عطا میں کچھ ہرج نہیں۔ والد بزرگوار نے بھی صادق خاں بخشی کے لڑکے کو دیا تھا جس وقت کہ وہ سمجھدار اور بڑا ہوگیا۔ باندھنے سے منع کردیا۔

رقعہ ۱۰۲- فدوی درگاہ حسن علی خاں نے محمد معزالدین بہادر کے ساتھ کھٹ پٹ کی اور بے اجازت اُٹھ کر چلا آیا۔ چنانچہ شاہزادہ نے اُسکی شکایت کی ہے۔ اُس کا منصب گھٹا دینا اور جاگیر ضبط کرلینی چاہئے۔ تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ بیت۔ زیادہ تحمل بھی آدمی کو بے قدر بنا دیتا ہے۔ کمان جب کھچ جانے کی برداشت کرتی ہے۔ تو کبادہ کہلاتی ہے۔ ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں اور بُرے کاموں سے اللہ کے ساتھ پناہ چاہتے ہیں۔

رقعہ ۱۰۳- جو فرمان فرزند ارجمند نے اس مخلص فدوی کو لکھا تھا ہمارے مطالعہ میں آیا وہ اپنے بیٹے خوش نصیب کی جاگیر کے لئے جس کو وہ بہت پیار کرتے ہیں خواہش کی ہے۔ جاگیر کے لئے علاقہ تجویز کرو اور تسلی کے لئے کچھ ان کو لکھ دو۔

رقعہ ۱۰۴- وہ فدوی دل میں نہیں اندازہ کرتا کہ فتح اللہ خاں کو کابل میں بھیجنا شاید کہ ٹھیک نہ ہو پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ بڑا قبیلے دار ہے دوسرے زیادہ جرأت مند ہے تیسرے غصے کا ہٹیا اور بڑبولا ہم نے روح اللہ خاں کے ساتھ اس کو بھیجا تھا۔ اس کے ساتھ ایسا سلوک کرتا تھا کہ گویا وہ اس کا محکوم ہے۔ باوجودیکہ خان مذکور انسانیت اور خاطر مدارات سے پیش آتا اور فتح اللہ عہدے اور حمیت میں کم تھا اور روح اللہ کی فرمانبرداری کے بارے

فتح کر لیتا۔ تو اُس کے صلہ میں اس رعایت کا مستحق تھا۔ اب کہ وہ خود حاضر ہو گیا دلیپ کا کیا ملاحظہ۔ ہاں مگر تمہاری خاطر یا محض مہربانی +

رقعہ ۹۸۔ امیر خاں نے اس سال ڈالی کی نذر دیر سے بھیجی۔ حتی کہ بہت سی چیزیں خراب نکلیں۔ لکھو کہ جلدی جلدی بھیجا کرے۔ اگرچہ کچھ ضروری نہیں۔ فرد۔ بیدل! حرص و طمع قناعت نہیں کرتے ورنہ روزمرہ زندگی کے سامان جن کو ہم ضروری خیال کرتے ہیں اُن میں اکثر فالتو ہیں +

رقعہ ۹۹۔ آں فدوی کو ماتم پرسی۔ اس بات کی کہ امیر خاں مر گیا۔ اگرچہ ہمیں بھی مرنا ہے۔ ع۔ جبتک دم باقی ہے زندگی کی راہ ہموار نہیں۔ تم دار الخلافہ لاہور کے وزیر اعظم کو جو کہ اُس کا بھائی ہے لکھو کہ اُس مرحوم کا مال اسباب پوری جد وجہد سے قبضہ میں لائے حتیٰ کہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے اور اُس کے بیج کے گڑھے کے برابر یعنی ذرہ بھی دام درم بلکہ تنکا بھر بھی نہ رہ جائے اور بیرونجات سے بھی پورا پتہ نکالکر اور پچھلوں اگلوں سے دم دلاسے کے ساتھ دریافت کرکے جہاں کہیں جو کچھ ہو۔ اپنے قابو میں لائے۔ کیونکہ یہ بندوں کا حق ہے۔ حاکم وقت جس شخص کا لحاظ حد شرعی سے زیادہ کرے۔ خواہ کسی مصلحت پر مبنی یا کچھ ہو۔ گویا وہ مومنوں کا حق پامال کرتا ہے۔ اُس کی زندگی میں اُسکی دلداری کے لئے یہ گناہ اپنے ذمہ لیا تھا۔ اب کیوں نہ واپس لیں۔ بیت۔ بات چیت بہت ہو چکی۔ چپکا ہو گیا ہوں۔ بہت باتیں کہیں آخر خاموش ہو رہا +

رقعہ ۱۰۰۔ محمد خاں کو صدی منصب کی ترقی عطا کر دی۔ تم بخشی الملک کو حکم بھیجدو کہ دفتر میں درج کروائے اور مخلص خاں دیوان کی امداد کے بارے میں ناظم کو لکھدیگا اور مکرم خاں کو جو کرنا ہے کریگا +

رقعہ ۱۰۱۔ یمینی دستار یعنی چیرہ محمد امین خاں کے بیٹے کو ہم نے دیا

رقعہ ۱۰۷۔ رات والا فقیر علم سے بے بہرہ ہے۔ اور زاہد خشک معلوم ہوتا ہے۔ شاید یہ (زہد) بھی دکھلاوے کا ہو۔ اُس کے اکثر کام اور باتیں کہ ایک اُن میں سے آمدنی یعنی نذر و نیاز نہ لینا ہے۔ خلاف شرع ہیں۔ حاکم وقت بیت المال کا امین ہوتا ہے جو کچھ وہ کسی کو دے۔ اُسے حلال ہے۔ اور اگر چند گاؤں کا محصول جو علمائے مذہب کے فتوے اور اپنے اُمرا و وزرا کی رائے سے اُس (خلیفہ وقت) نے ذاتی اخراجات کے لئے مقرر کیا ہو۔ اُس میں سے دینا بھی حلال ہے۔ خاصکر محتاج کنگال کو۔ بھلا اس کو کیونکہ حرام کہہ سکتے ہیں۔ اُس فقیر سے (حرام کہنے کی) وجہ پوچھو۔ اگر معقول جواب دے تو ہمیں بتاؤ تاکہ یہ نفسانی (ہم) بھی اُسے سمجھے۔ نہیں تو ایسے بدعقیدوں کو تنبیہ کرنی چاہئے جو کہ من گھڑت باتوں کو شریعت سے منسوب کرتے ہیں۔ سلطان محمود غزنوی (اللہ اُس کے گناہ بخشے) سست مذہب والوں اور بدعقیدوں کو اپنی مجلس میں باریاب نہیں ہونے دیتا تھا۔ بلکہ اپنے ملک میں نہ ٹھیرنے دیتا تاکہ دوسرے لوگ اُن کی فقیرانہ صورت سے گمراہ نہ ہوں اور اُنہیں بھی لوگوں کو گمراہ کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ بار خدایا ہمیں سیدھی راہ دکھا۔ اہل رضا و تسلیم پر سلام ہو ✣

رقعہ ۱۰۸۔ فدوی با اخلاص۔ تم نے فتح اللہ کی شکایت اب کی ہے ہم تو اُس کے بھیجنے کے وقت ہی جانتے تھے۔ کہ اس فضول کی صحبت شہزادہ کے موافق نہیں آئیگی۔ لیکن کیا کریں۔ ہم کو ہماری مرضی پر نہیں رہنے دیتے اور اپنی مطلب برآری کا تقاضا کرتے ہیں۔ خیر فتح اللہ خاں کا منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار تابینوں کے کم کردیئے۔ اس تنزلی اور خطاب بہادری چھین لینے کا حکم بخشی دوم کے دفتر میں بھیج دو۔ اور اُس خاں بکواسی کو حسب الحکم لکھو۔ کہ کیا نمک حلالی کے یہی معنی ہیں؟ کہ شاہزادہ کو ناراض کرے۔ اور

میں ہم نے اسے تاکید بھی کر دی تھی پھر بھی وہ ایسی تلخ تند باتیں کہتا تھا کہ روح اللہ لوگوں کے سامنے شرمندہ اور خفیف ہو جاتا تھا۔ ایسا آدمی جبکہ تین ہزاری منصب اور بہادری کا خطاب پا چکا تو دور دراز جگہ میں جا کر اعظم شاہ بہادر جیسوں کے ساتھ بھی اکڑیگا۔ نیز دیکھا چاہیئے کہ کیا کرے۔ اگر ان سب باتوں سے تمہاری خاطر جمع ہو تو مضائقہ نہیں ورنہ اس کا یہاں ہمارے ساتھ رہنا بہتر ہے ÷

رقعہ ۱۰۵۔ فدوی با اخلاص (اسد خاں) عنایت اللہ خاں نے محمد اخلاص کی زبانی عرض کی کہ محمد معظم شاہ مقروض ہیں اور سپاہ کی تنخواہ بھی بڑھ گئی ہے۔ کیوں نہ ہو بھلا جس جگہ اسقدر نامناسب عہدے اور فضول تنخواہیں لوگوں کی لیاقت دیکھے بغیر مقرر کی جائیں اور اتنے بیجا انعام و اکرام ظہور میں آئیں۔ ضرور ایسا ہی ہوتا ہے۔ وہ قرآن شریف کے حافظ اور بے نظیر فاضل ہیں۔ لاتبذر تبذیرا (فضول خرچی مت کرو) یاد نہیں اور اس کے معنی کبھی بھول کر بھی نہیں پڑھتے۔ بیت۔ آنکھیں کھلیں۔ کان کھلے اور یہ سمجھ (اور پھر اندھے ہو گئے) خدا کی اس نظر بندی پر حیران ہوں۔ اُن کا دیوان بھی ایک مجہول اور کشمیری ہے۔ غور کر کے کوئی اور دیوان تجویز کرنا چاہیئے۔ اسلم خاں بُرا تو نہیں (اُسے ہی دیوان بنا لیں)

رقعہ ۱۰۶۔ فدوی مخلص۔ راست ابوالوفا نے عرض کی کہ مسجد کا اسباب پُرانا ہو گیا ہے۔ اور کارخانے سب تیار رہوں اور یہی تیار رکھنے کے لائق اسباب یعنی چٹائیاں مُصلّے وغیرہ فرسودہ ہو جائیں مسلمانی سے بعید ہے خانساماں کو جلدی حکم بھیجو کہ جو کچھ درکار ہو۔ دارو غہ سے کہکر مہیا کرے۔ ع۔ افسوس صد افسوس کہ ہم دیر سے آگاہ ہوئے ÷

رقعہ ۱۱۰۔ فدوی با اخلاص۔ معاملہ نہ سمجھنے والے کام بخش کو محمد اعظم شاہ کے گھر میں لے جاکر عذر خواہی کرکے باہم صفائی کرا دینی چاہئیے ع دنیا ایسا اسباب نہیں جس پر نزاع کی جائے +

رقعہ ۱۱۱۔ مقرب خاں کو جو کہ پرنالہ کی تسخیر پر مامور ہوا ہے۔ ایک حسب الحکم وہاں کے جاگیر دار کو قید کرنے کے بارے میں۔ اور فوراً اُس کے سر پر جا چڑھنے کی تاکید کے متعلق لکھو۔ اس وقت کہ وہ شراب غرور سے بدمست (جاگیر دار) اکیلا ہی بغیر راہبر کے قوم برگی کے ساتھ دشمنی کے باعث قلعہ کھلنا ایں گیا ہے فوراً لکھنا چاہئیے امید ہے کہ اُس پر قابو پا لے۔ اور اُس مسلمانوں کو ستانے والے۔ بچارہ کو پوری سزا دے "توبہ استغفار" وہ کیا کر سکتا ہے جو کرتا ہے خدا کرتا ہے۔ اور کرتوت کا بدلہ دیتا ہے +

رقعہ ۱۱۲۔ آں فدوی۔ کل باغ میں جاؤ۔ اور سیر و سیاحت کرو۔ آج کی چوکی کے آدمی کیا گشت والے کیا اور کیا دوسرے جو کہ تمہارے ہمراہ ہونگے تمہارا دل خوش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے خوشی پر خوشی بڑھائینگے ع جب تو اُس (خدا) کا ہو گیا تو سب چیزیں تیری (مطیع) ہو گئیں +

رقعہ ۱۱۳۔ فدوی درگاہ۔ عالیجاہ آئے ہیں۔ محمد کام بخش کو پیشوائی کے لئے جانا چاہئیے۔ اور اُن امرا کو بھی حکم بھیج دو جن کے نام زبانی فرمان دئیے گئے ہیں

رقعہ ۱۱۴۔ فدوی درگاہ۔ مخلص خاں بیمار ہے۔ اُس مخلص کی بیمار پرسی کے لئے جانا چاہئیے۔ ہماری طرف سے بھی حال پوچھنا۔ یہ لوگ غنیمت ہیں اُس کی عرض کا ڈھنگ والد بزرگوار کو بہت پسند آتا تھا۔ وجہ یہ ہے کہ دیانتداری اور فدویت کے جوہر جیسے کہ چاہئیں اُس میں ہیں۔ خدا شفا دے +

رقعہ ۱۱۵۔ فدوی با اخلاص۔ میر منشی کے دستخط عرضی پر (ع)

ہمارے احسان کو نظر انداز کرکے آقا کے بڑے فرزند کو رنجیدہ کرے کہ یہ کمینوں کا طریقہ ہے نہ ایسے مردوں کا جو جان کو آبرو پر قربان کرتے ہیں۔ چاہئے تھا کہ وہ اس وسیلہ یعنی شہزادہ کی خدمت سے ہمیں برگزیدہ کر لیتا۔ اور اُنکی سفارش سے ترقی پاتا۔ اب بھی اگر معافی مانگ کر اس قصور کی تلافی کرلے تو اچھا ہے یہ حکم اُس کے بارہ میں لکھو اور عرضداشت کرو کہ یہ قلعہ بھی عنقریب فتح ہوتا ہے انشاءاللہ۔ مگر سنتا ثانی شیطان کی فکر ضرور ہے۔ خان فیروز جنگ کو اُس قابلِ سزا کی سزا کے لئے تاکید لکھ دیں تاکہ اُس کی جھپٹ سے پہلے اُس کی جسارت ٹوٹ جائے ع۔ انجام سوچنے والا آدمی نیک بخت ہوتا ہے +

رقعہ ۱۰۹ ۔ منعم خاں سے یہ کام اچھی طرح سرانجام نہیں ہوا اور جیسا کہ چاہئے اُس سے عہدہ برآ نہ ہوسکا۔ ناتجربہ کار اور باتونی ہے۔ کام سکھانا اور درجہ گھٹا کر ڈانٹنا چاہئے۔ اگرچہ میں خود ابھی سیکھنے کے لائق ہوں ع بڈھا ہوں اور سرگشتہ و گمراہ ہوں + ابو نصر خاں نے لاہور میں اُدھم مچا رکھا ہے۔ اور اُس شہر کے لوگوں کو تنگ کر رکھا ہے۔ شاید اُس کا سر عافیت کھجلاتا ہے۔ ملک کو بن بادشاہ کے سمجھا ہوگا۔ اُس کے عہدے رتبے بخشی سے لکھوا منگاؤ۔ اور پچھلے وقت یا کل پیش کرو تاکہ اُس کا منصب گھٹا کر اُس کی مستی اُتاری جائے فرد۔ گدھوں کے سر کی نوازش لاٹھی سے کرنی چاہئے۔ جبکہ وہ راستے سے ٹیڑھا قدم رکھے + زبردست خاں سپاہی ہے اور بادشاہی کاروبار میں باپ سے بہتر۔ دارالخلافہ لاہور میں خوب کام کیا۔ شہر اور آس پاس کے اکثر فسادیوں کی خبر لی۔ اور اُن کے مکانوں کو ویران کیا۔ ایک حسب الحکم لکھو جس میں اُسکی تحسین و آفرین ہو۔ اور خلعت عنایت اُس کے لئے نکلوا رکھو ع خوش دل مزدور زیادہ کام کرتا ہے +

اور بہت اچھا ورنہ اب اُس کو ہر روز ایک دفعہ جانا چاہئے۔ اور پورے طور پہ (جیسا کہ چاہئے) قلعہ اور باغات کی عمارتوں کی صفائی اور مرمت کا پابند ہو کر تمام باغوں اور قلعہ مبارک کی عمارتوں اور صاحب آباد۔ اعز آباد۔ نور باڑی اور سہرند باڑی کہ ہمشیرہ عزیزہ سے تعلق رکھتی ہے اور دیگر مکانات کا حال نہروں اور درختوں سمیت ہمارے وہاں سے چلے آنے کے وقت سے ابتک۔ اس طرح تفصیل سے لکھو گویا ہم نے بچشم خود دیکھا ہے۔ بلکہ نقشہ بھیجو اور باغ انگوری اور پائین قلعہ کے دوسرے باغات اور محسن خاں کے باغ کی پوری کیفیت (کہ لوگ جس کی تعریف بہت کرتے ہیں اور معتبر لوگوں سے بھی سنی ہے) عرض کرو۔ تاکہ اصلیت اچھی طرح سے معلوم ہو جائے۔ اگر وہ عمارات وغیرہ ٹوٹی پھوٹی ہوں تو مرمت کے لئے رقم دی جائے۔ افسوس کہ ہم نے اپنے ویرانہ دل کو آباد نہ کیا اور بچوں کی طرح کھیل کود میں عمر گنوا دی۔ شعر۔ میں نے کھیل کود میں عمر صرف کر دی۔ افسوس۔ افسوس۔ افسوس۔ رُباعی۔ افسوس کہ عمر گذر گئی اور ہوش نہ آیا۔ ہائے درد کہ صبر کی اُمید نہیں۔ میں نے کہا تھا کہ دن چڑھے جاگوں گا۔ افسوس کہ دن بھی گذر گیا اور میں بیدار نہ ہوا ✦ مدعی کو قید کرنا خلاف شریعت ہے۔ اُس کو ہمارے ہاتھ سے رہا کر دینا چاہئے۔ اور قاضی القضاۃ کے حوالے کرو تاکہ روشن شریعت کے مطابق فیصلہ کرے۔ اور کسی پر ظلم و تعدی نہ ہو۔ شکر خدا کہ ہمارا قاضی دیانت دار۔ نیک بخت۔ پرہیزگار ہے۔ کسی کا لحاظ نہیں کرتا اور جھگڑے چکانے میں حق رسی کا خیال رکھتا ہے۔ پس "قاضی کا فیصلہ منظور کرو"! شجاعت خاں صوبۂ احمد آباد کے ناظم کو ہزاری منصب ہزار سوار کی ترقی سے سرافراز کیا گیا ہے۔ اُسے لکھ دو۔ فرد۔ اتنی عنایت جو تو نے دیکھی ہے معمولی ہے۔ پورا کام تو ابھی ہمارے اندازہ میں ہے ✦ اگر بادشاہی

ضروری نہیں گویا یہ علت کا رخ ہے اسے نکال دینا چاہیئے۔ صرف عنایت اللہ کے دستخط (م) یعنی "درخواست معتبر ہے" کافی ہیں۔ ہمارے خیال میں پروانہ کے اوپر "حسب المسطور" لکھنا بھی فائدہ ہے۔ مشہور مقولہ ہے کہ ظلم کی بنیاد جہان میں پہلے تھوڑی تھی پھر جو آیا اسی نے بڑھایا۔ حتیٰ کہ یہ نوبت آگئی جبتک قاضی اور دوسرے کشمیر کے لوگوں کا جھگڑا فیصل نہیں ہوتا۔ ابراہیم کی کمی تنخواہ بحال نہیں ہوسکتی ع جو اینٹ مارے اُسے پتھر مارنا چاہیئے۔ شکر خدا کا کہ قلعہ چنجی فتح ہوا۔ اور رانا مردود بھاگ گیا۔ اُس کا پکڑنا تو کچھ بابت نہ تھا۔ لیکن پُرانے ملازموں کی چشم پوشی کے باعث ہاتھ سے نکل گیا اور کچھ عرصہ اُور اُنکی ٹھنڈی دکان پھر گرم رہی۔ اُن سے کہنا چاہیئے۔ کہ دنیا کو کھالو اس سے پہلے کہ وہ تمہیں کھا سکے (مر جاؤ)۔

رقعہ ۱۱۲۔ فدوی درگاہ۔ یار علی بیگ کس لئے اپنے آپ کو تنگ حالی میں رکھتا ہے۔ شریعت میں مناسب خرچ کرنے سے رکاوٹ تو نہیں آئی۔ وہ اپنی شانِ حکومت کا بھی خیال نہیں کرتا۔ وہ خدا کے حکم "کھاؤ اور پیو" پر عمل کیوں نہیں کرتا۔ ہم کو اور اپنے آپکو لوگوں کی زبان پر چڑھاتا (بدنام کرتا) ہے۔ آدمی کو چاہیئے کہ ہر قسم کے لوگ اُسے پسند کریں۔ لیکن وہ بھی کیا کرے۔ یہ بھی اختیار کی بات نہیں۔ فرد: بخت اور دولت زور بازو سے حاصل نہیں ہوئے۔ جبتک خدا نہ عطا کرے۔ والد بزرگوار کو "حیات بخش باغ" کی تر و تازگی اور نیز دوسرے مکانات جو آگرہ میں تھے۔ اور نیز درختوں کی سجاوٹ۔ پھلوں کی پرورش اور تالابوں۔ حوضوں اور نہروں کی صفائی اور پودوں کی تربیت کا بڑا دھیان رہتا تھا۔ یہ مسافر (میں) بھی جبتک وہاں رہا۔ ان امور کا خیال رکھتا رہا۔ اگر محمد یار خاں خود ہی جاکر ان باغات وغیرہ کی شادابی اور تازگی کی تاکید کرتا رہا ہے

وکیل کو بھی تنبیہ کرنی چاہئے۔ ہمارا حلم کام برباد کر رہا ہے سچ ہے ع آقا اور غلام کا نباہ مشکل سے ہوتا ہے +

رقعہ ۱۲۰۔ روح اللہ خاں نے درخواست کی ہے کہ دکن کے دیوان اور اُدھر کے قلعہ داروں کے نام حکم بھیجے جائیں تاکہ اُس ضلع کے تمام پرگنوں کی کیفیت مثلاً سرکاری وغیر سرکاری اور دوسری جاگیر جو ابھی مسعود خاں بدنیت کی تبدیلی سے ضبط ہوئی ہے دریافت کر کے عرض کرے۔ جو جاگیر خالصہ مقرر ہو اُس کے لئے امین۔ کروری متقرر کرے۔ اور جو جاگیر قرار پائے۔ اُس کی پروانگی دے۔ ضرورت کے وقت توپخانہ اور مورچہ بندی کا سامان جو درکار ہو بھیج دیا کرے۔ یہ لکھنا چاہئے اور سزاول مقرر کرنا چاہئے تاکہ بیلدار خزانہ سمیت اُسے پہنچادیں۔ اور فرزند بہادر کا حکمنامہ جو خان مذکور کو لکھا ہے وکیل کے سپرد کرنا یا اپنی چٹھی میں لپیٹ کر بھیجنا چاہئے۔ بلکہ دوسری بات بہتر ہے۔ یہ شخص اُن لوگوں سے نہیں جن کی روش ہمیشہ ایک ہو۔ وہ عجز و انکسار اپنا مطلب نکالنے کے لئے تھا شاید اُس کی نیت بھی صاف نہ ہو۔ اُس کے متعلق غور کر کے عرض کیا کرو۔ **فرد**۔ زیادہ میل جول سے بیگانہ اپنا نہیں ہوسکتا۔ کپڑا خواہ کتنا ہی بدن سے لگا رہے جزو بدن نہیں بن جاتا +

رقعہ ۱۲۱۔ ذوالفقار خاں نے غالباً توپخانہ لے جانے کو سزاول مقرر کئے ہیں۔ روح اللہ خاں کو عین جنگ میں پریشان کیا۔ اگرچہ وہ بھی بادشاہی کام ہے مگر خان مذکور کو لکھو کہ قلعہ کے فتح ہونے تک توپیں کام میں لائے۔ اور اس کام کے صورت پذیر ہونے تک اُن کی سزاولی کا اعتبار نہ کرے۔ قلعہ اور مورچہ کا نقشہ جو اُس نے بھیجا ہے۔ نظر سے گذرا۔ جو طرف مورچہ بندی کے لئے مقرر کی ہے۔ اچھی ہے۔ اور کئی وجوہات سے دوسری طرفوں پر فائق ہے۔ مگر خندق نہ ہونے

کاموں میں اسی طرح خدمت اور جانفشانی اور فسادیوں کو ڈانٹنے اور جاگیرداروں کو خوش رکھنے میں ایسا ہی دل وجان سے کوشش کریگا۔ اور بھی ممتاز کیا جائیگا اور اس سے زیادہ مرتبہ پر ترقی پائیگا۔ نظم۔ اس دُنیا کی سیڑھی غرور و تکبر ہے۔ آخر اس سیڑھی سے گرنا ہے۔ جو زیادہ اونچا چڑھیگا وہ زیادہ بے وقوف ہے۔ اُسکی ہڈیاں ٹوٹ کر زیادہ چور چور ہونگی +

رقعہ ۱۱۸۔ شجاعت خاں مرگیا (ہم خدا کے ہیں اور اسی کی طرف جانا ہی) تجربہ کار آدمی تھا گجرات میں اچھی کارگذاری کی اُس ملک کا صوبہ دار تجویز کرو۔ دو تین آدمی بجائے خود تجویز کر کے عرض کرو۔ عالیجاہ بھی خواہش رکھتے ہیں۔ اگر شہزادہ پن نہ برتیں اور دوسروں سے بڑھ کر کام دکھلا سکیں تو دی جاسکتی ہے اللہ کے ساتھ ہی توفیق و ہدایت ہے۔ اس بارے میں خیر اندیش خاں سے بہتر کوئی شخص نہیں۔ مگر کہتے ہیں اُس کی بینائی کمزور ہو گئی ہے۔ خیر اُسے یا کسی اور کو مقرر کردو۔ عتیق اللہ خاں بھی بُرا نہیں۔ حفظ اللہ خاں نے کشمیریوں کا اور ابراہیم خاں کا مقدمہ ٹھیک نہیں طے کیا۔ دور اندیشی کو دخل نہیں دیا۔ بیت اُس کی عقل و دانش پر افسوس ہے۔ اُس کی حق دیکھنے والی آنکھ ہوتی + دینداری کے معاملہ میں حق کی تحقیق نہ کرنا کیا معنی ؟ اسی لئے داناؤں نے کہا ہے۔ کہ قاضی ہو تو امین ہو اور دین کا حامی۔ جو کہ پوری طرح سے مقدمہ کی تحقیقات کرے اور مقدمہ نبٹرنے میں ہرگز کوتاہی نہ کرے۔ اور بھاری پلّہ کا لحاظ نہ کرے۔ اس قسم کے آدمی آگے بھی کم ہی ہوتے تھے۔ اس وقت کہ ایمان کمزور ہو چکے ہیں اور شیطان مضبوط۔ اب ایسا آدمی کہاں ؟

رقعہ ۱۱۹۔ ابراہیم خاں۔ سرکاری احکام کے بجالانے میں بہت تاخیر اور سستی کرتا ہے۔ اُس کے تابینوں سے ہزار سوار گھٹا دینے چاہئیں اور اُسکے

غنیم چونکہ زیادہ ہیں۔ اپنے بیٹے کو مناسب جمعیت دیکر اُدھر بھیج دے ٭

رقعہ ۱۲۵ - سید سعد اللہ نے بار بار ہمیں خط بھیجے ہیں۔ اور بہت سی باتیں ظاہر کی ہیں۔ کہ بندرگاہ سورت کے پرچہ نویس کو ہٹا دینا چاہئے۔ اور حکیم اشرف مرحوم کے بیٹے کو ہسپتال کی نوکری دے کر تنخواہ میں ترقی کر کے اُس کا دل بڑھاؤ و سید صاحب کو لکھنا چاہئے کہ آئندہ ملازموں کے جھگڑوں میں نہ پڑا کریں۔ جو کہ آیۂ کریمہ (اور نہ مائل ہو اُن لوگوں کی طرف جو ظالم ہیں ورنہ تمکو دوزخ کی آگ جلائیگی) کے مطابق واقعی ظالم ہیں۔ ہر چند یہ لوگ دوسروں پر نہیں اپنے آپ پر ضرور ظلم کرتے ہیں (خطا کار ہوتے ہیں) اُنہوں نے خط کے ہر ورق میں اپنے فنا فی اللہ ہونے کی دعا مانگنا ظاہر کیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اس موت میں ہی زندگی ہے۔ درگاہِ بے نیاز کا یہ نیازمند بھی ہمیشہ یہی آیت وردِ زبان رکھتا ہے " بار خدایا۔ اے آسمان زمینوں کے بنانے والے۔ تو ہی دنیا و آخرت میں میرا مالک ہے۔ مجھے مسلمان کر کے ماریو اور نیک بندوں میں شامل کریو۔ اور بلقی قبل لقائہ الخ کے معنوں میں کئی صورتیں سمجھ میں آتی ہیں۔ اگرچہ ہمارے فاضلوں نے عمدہ باریکیاں بتائی ہیں۔ مگر پورے طور پر تشفی نہیں ہوتی۔ آپ معرفت سے واقف ہیں اپنی تحقیق کے مطابق لکھو۔ والسلام +

رقعہ ۱۲۶ - یاقوت کو تیر لگنا اور محمد کام بخش کے بدبخت کوکہ کا نشانہ بننا تم کو معلوم ہو گیا ہو گا چونکہ اُس کو دھمکانا اور بے سمجھ شاہزادہ کو اُس سے علیحدہ کرنا ضروری تھا۔ کر دیا۔ اور اُس بُرے ہم نشین کے سر پر جو بلا لانی تھی لائے۔ جس کا ہمنشین شیطان (شریر) ہو۔ پس وہ بہت بُرا ہمنشین ہے۔ فرد۔ کمینہ کی صحبت کوئلہ کی مانند نقصان کرتی ہے۔ گرم ہو تو بدن جلائے۔ ٹھنڈا ہو تو کپڑے کالے کرے۔ اُس کی ہم نشینی کی نحوست سے بادشاہزادہ بھی گمراہ ہے۔ چند خدمتگار

سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اُدھر زمین پتھریلی ہے۔ تو پھر سرنگ لگانا مشکل ہوگا۔ دو تین اونچے دمدمے بنوانے چاہئیں تاکہ توپوں کی ٹھیک زد پڑنے سے محصوروں اور قلعے کے ستونوں کے ثبات میں ہل چل پڑ جائے۔ اور یہ عقدہ جلدی وا ہو جائے۔ فرمان بھی اسی مہینے میں بھیج دینگے اور ضروری باتیں دستخط خاص سے تاکید مزید سے لکھیں گے۔ بیت۔ ایسی گوناگوں اُمیدوں سے ہماری فتح کی آنکھ فراخ ہے۔ سچ اللہ سے معافی مانگتا ہوں +

رقعہ ۱۲۲۔ محمد معز الدین کی سپاہ کے پرچہ نویس بھیجے ہوئے کاغذات سے معلوم ہوا کہ شکر اللہ خاں دشمن کے نزدیک آ جانے کے باوجود بھی مے نوشی میں مشغول رہا۔ آپ نہیں گیا اور نوکروں کو غنیم کی تنبیہ کے لئے بھیج دیا۔ شام سے صبح تک شراب پینے اور ناچ دیکھنے میں ساری رات گذاری۔ روکنے سے رُکتا نہیں بلکہ منع کرنے پر اور ضد ہوتا ہے۔ چونکہ پرچہ نویس خود غرضی کے لئے ہمارے خانہ زادوں پر بہت سی تہمتیں باندھا کرتے ہیں۔ تم وہاں کے دیوان کو لکھو کہ یہ سب معاملات پورے طور پر تحقیق کر کے حضور میں گذرانے +

رقعہ ۱۲۳۔ فتح اللہ خاں کو لکھ دو کہ تمہاری حسنِ خدمت عرضیوں سے مفصل معلوم ہوئی۔ اچھی خدمات میں شمار ہونیکا باعث ہوئی۔ لیکن یہ جانفشانی خدمت فروشی سے نہ بدلے اور کہیں نخرے میں آ کر سرگروہ کو ناراض نہ کر بیٹھے۔ ورنہ ہماری رنجیدگی کا موجب ہوگا +

رقعہ ۱۲۴۔ مستند خاں نے جو فرد اپنی مہر لگا کر بھیجا اور اُس میں اچھڑوں لٹیروں کی چھاؤنی سے اپنی جاگیر کے ویران ہونے کا ذکر تھا۔ ہماری نظر سے گذرا۔ اُس نے التماس کی ہے کہ اُس گروہ بدبختاں کی گوشمالی کے واسطے معز خاں کو متعین کیا جائے۔ پس خان فیروز جنگ کے نام حسب الحکم لکھنا چاہئے۔ کہ

لحاظ کر کے نہ بتائے۔ دوسری دفعہ تم کو اس ڈیوٹی پر لگایا۔ یقین ہے کہ تم نے عمدہ روپیہ ٹھیک ٹھیک بتا دو گے۔ امان اللہ خاں بھی اس کام کے لئے برا نہیں اُسے لگا دینا چاہئے۔ معلوم ہوئے ہیں کہ مراتب عرض کرنے چاہئیں۔ تاکہ ترقی دی جاوے۔ کچھ اور بھی اُس کے متعلق مہربانی کا خیال ہے۔ عمل میں آسکے گا۔

رقعہ ۱۲۹۔ یہ کام یوسف خاں کے ذمے لگایا ہے۔ تمہاری تجویز بھی اچھی ہے۔ مگر وہ سپاہی ہے۔ اُس کی کارگذاری کا حال معلوم نہیں۔ جو کچھ تم کو معلوم ہو۔ عرض کرو۔ برہان پور کی دیوانی کے واسطے دیانتدار آدمی مطلوب ہے "جو کام بہت ضروری ہے وہ سب سے پہلے کرنا چاہئے۔ پھر اس کے بعد جو باقیوں سے ضروری ہو۔ اسی طرح"۔

رقعہ ۱۳۰۔ مکرم خاں کس کام میں ہے۔ کہ مدینہ کی زیارت کا شائق ہو کر پھر یہ دیر کس لئے کرتا ہے۔ اس سے اچھی چیز اور کیا ہے۔ بیت۔ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے کو حج کہتے ہیں۔ لیکن مردان خدا کا حج اُس گھر کے مالک یعنی خدا کا دیدار ہے "خدایا ہمیں نیکی نصیب کر"!

رقعہ ۱۳۱۔ معزالدین کا بھیجا ہوا آدمی لے لینا چاہئے۔ لیکن اُن کے وکیل سے کہہ دو کہ عرض کئے بغیر نہ بھیجا کریں۔ والسلام۔

رقعہ ۱۳۲۔ مرشد قلی خاں بڑا باضابط آدمی ہے اور دیانتداری سے بھی خالی نہیں۔ اگر یہ کام اُسے کہا جائے تو شاید دوسروں سے اچھا سرانجام دے۔ تم اپنی طرف سے پوچھو۔ جو مقدمہ فضل علی خاں پر گذرا اُس قدیم الخدمت نے سنا ہوگا۔ اوباش قزلباشوں کی تنبیہ کے واسطے فوج مقرر کرنی چاہئے۔ خان بہادر حمید الدین کا کیا حال ہے۔ یہ گنہگار چاہتا ہے کہ کسی گناہ اور نافرمانی خاص کر ظلم کا مرتکب نہ ہو۔ مگر چونکہ ملک بغیر دبدبے کے نہیں رہ سکتا اور حکومت بغیر

اُس کے خیمہ کے گرد حفاظت کے لئے بٹھانے چاہئیں۔ اور اُس کے حال سے ہمیں خبر دینی چاہئے ‡

رقعہ ۱۲۷۔ خان جہان بہادر نے پہلے اتنا چست ہو کر پُرانے نوکروں کی طرح اس مہم میں سُستی کی۔ جب ہمارے حضور سے سخت تاکید ہوئی۔ تو اُس نے تلافی کرنی چاہی۔ لیکن نہ ہو سکی۔ یہ سب بدنیتی کی خرابی ہے۔ کیونکر نہ ہو۔ اس سے بُرا کا اور کوئی نہیں ہے۔ بیشک منافق لوگ دوزخ کی نچلی تہ میں ہونگے۔ اُسکی تسلی کے لئے چند لفظ لکھ دو۔ اس بات کا بھی اشارہ کر دینا چاہئے۔ تاکہ اُسکی آنکھیں کھلیں اور ہوشیار ہو جائے۔ اگرچہ ممکن نہیں۔ کیونکہ اندرونی دُشمن (نفس) بڑا زبردست ہے "تیرا بڑے سے بڑا دشمن نفس ہے جو تیرے دو پہلوؤں کے بیچ میں ہے"۔ بھلا یہ کب کسی کو ٹھیک رہنے اور حق حقیقت کو غور سے سننے دیتا ہے خدایا نفس کی قید سے چھڑا۔ اور ہم کو آنحضرتؐ کی پیروی میں مار۔ نظم۔ خدا نے وہ پہلی مہربانی اور لطف کیا کہ گمراہوں کو ہدایت کر دی ‡ اے خدا دعا بھی تیری طرف سے ہے اور قبولیت بھی تیری ہی جانب سے۔ بے خوفی بھی تجھ سے اور خوف بھی تجھ سے ‡

رقعہ ۱۲۸۔ امیر الامرا مر گیا۔ پُرانے لوگوں سے یہی ایک رہ گیا تھا۔ اچھا ہم بھی خدا کے ہیں اور اُسی کے پاس جائیں گے۔ اُس سے کچھ وصولی بھی تھی۔ اُس صوبہ کے دیوان بیوتات کو تمام اموال قابو میں لانے کے لئے لکھ دو۔ کہ تمام چیزیں قبضہ میں لائیں اور اُس مرحوم کے تعلق داروں سے پکڑ دھکڑ غرضیکہ جس طرح سے بن آئے۔ شاہی رقوم لیں اور مرحوم کے دیوان کو سمجھا کر کہیں کہ اچھا کام کرنے پر انعام دیا جائیگا۔ اور اُس مرحوم کے لڑکوں کا حال عرض کرو۔ کسی اور کو بھی اس بارے میں کہا ہے۔ لیکن اس خیال سے کہ وہ شاید رشتہ داری کا

سیر نہیں ہوتا۔

(۴) وہ سات سمندر پی لیگا جب بھی اس خلقت کو جلانے والے کی بھڑک کم نہیں ہوگی۔

(۵) تمام دنیا کے پتھر اور سنگدل کافر اس میں ذلیل وخوار ڈالے جائیں گے اس کو اتنی غذا سے بھی سکون نہیں ہوگا۔ یہانتک کہ خدا کی طرف سے اسے آواز آئیگی کہ کیا تو سیر ہو گیا ہے۔ کہیگا ابھی نہیں۔ یہ آگ ہے یہ گرمی اور یہ جلن ویسی ہے

(۶) خداوند اپنی قدرت کا قدم لامکان سے اس پر رکھیگا پھر وہ حکم الٰہی سے ساکن ہو جائیگا۔

(۷) چونکہ یہ نفس بھی دوزخ کا جزو ہے اور جزو ہمیشہ کل کی خاصیت رکھتا ہے۔

(۸) یہ خدا کا ہی قدم ہے کہ اس نفس کو ہلاک کرتا ہے خدا کے سوا اور کون اس کی کمان کھینچ سکتا ہے۔

(۹) میں خدا سے سمندر پھاڑنے والی قوت چاہتا ہوں تاکہ اس کوہ قاف کو سوئی سے اکھیڑ ڈالے یعنی یہ مشکل آسانی سے حل کر لوں۔

وہ خداوند تعالیٰ توفیق عنایت کرے اور اس بدبخت سے چھڑائے محمد صلعم اور ان کی آل کی عزت سے ان پر درود اور سلام ہو۔

رقعہ ۱۳۵ - جو چٹھی نصرت جنگ نے اس ہمزاجداں (تم) کو بھیجی تھی مطالعہ میں آئی۔ داؤد خاں کے واسطے لکھا ہے اور اپنی خدمت گذاری کا اظہار کیا ہے اسے لکھنا چاہئے کہ قلعہ فتح ہونے تک امیدوار رہو اس کے بعد شاید کچھ عرضیں قبول ہو جائیں۔ اس اثنا میں تو ممکن نہیں اور قلعہ گیری کے سامان کے واسطے تربیت خاں کو حکم پہنچا دو کہ جو ضروری ہو بھیج دے اور اس طرف کے

رعب وسیاست کے ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ بعض جگہ موقع کے موافق طبیعت سے مغلوب ہو کر بے اختیار سختی کے ساتھ حکم صادر ہو جاتے ہیں۔ علماء سے مسئلہ پوچھیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری نیت نیک ہے شاید کہ مواخذہ نہ ہو۔ کیونکہ سب کاموں کا مدار نیت پر ہے"۔ یہ حدیث صحیح ہے اور حد تواتر کو پہنچ چکی ہے۔

رقعہ ۱۴۳۔ خواجہ عبدالرحیم نے رحلت کی۔ دیندار، پرہیزگار تھا حوصلہ مندی اور جفاکشی سے پورا حصہ رکھتا تھا۔ ایک دن حضور میں کھڑا تھا اور ایک ولایتی خنجر کمر میں باندھے۔ مجھے پسند آیا میں نے کہا بہت خوش وضع ہے جواب میں عرض کیا کہ اس کا نام بھی عجیب ہے میں نے پوچھا کیا ہے بولا "نفس کش"۔ ہم نے حکم دیا کہ ہمارے ہاں بھی تین چار خنجر اسی وضع اور نام کے تیار کریں خواجہ نے کمر سے کھول کر نذر کیا اور عرض کی کہ ان کے تیار ہونے تک یہ ناچیز ہدیہ سرکار والا میں رہے اور پیچھے ہٹ کر آداب بجا لایا۔ اس کے بیٹوں کا حال عرض کر دیا۔ عنایت اللہ خاں سے کہو کہ وہ عرض کرے تاکہ ہر ایک کی قدر کے مطابق نوازش کی جائے۔

رقعہ ۱۴۴۔ خان جہاں بہادر مر گیا "انا للہ وانا الیہ راجعون"۔ سبحان اللہ آدمی کتنا غافل ہے اور کتنا اس پر نفس کا غلبہ ہے ان دنوں وہ دکن کی صوبہ داری چاہتا تھا۔ کتنے شوق سے اس کی آرزو کرتا تھا۔ ہاں نفس کا کام اس سے بھی برا ہے۔ نظم۔

(۱) اس نفس کو مارنا عقل اور ہوش کا کام نہیں یہ باطن کا شیر خرگوش کی بیگار میں نہیں آسکتا۔

(۲) ایک دنیا کو نگل گیا اور چٹ کر لیا ابھی اس کا معدہ "اور لاؤ" پکار رہا ہے۔

(۳) یہ نفس دوزخ ہے اور دوزخ ایسا اژدہا ہے کہ سارے سمندر پینے سے

کرنے والا ہے۔ سیف خاں کو مفسدوں کی تنبیہ کے بارے میں تاکیداً لکھو۔ امداد بھی دی گئی ہے انتظار کا مقام نہیں رہا دو پہلے ضروری پھر ضروری"۔

رقعہ ۱۴۰۔ سلطان محمد معظم نے چوتھے بیٹے کی ترقی کے واسطے لکھا ہے میرے خیال میں اس بلند قدر کے سوار زیادہ ہیں۔ برابر کرنے چاہئیں چھوٹوں کی بڑائی بڑوں پر زیب نہیں دیتی ان کی خاطر کی اور طرح سے رعایت کی جائیگی۔ رضوی خاں کی اور ہندو کی آپس میں نہیں نبتی یہ دونو ایک دوسرے کے دشمن اپنے پروردگار کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ اس ہندو کو دھمکانا چاہیئے۔

رقعہ ۱۴۱۔ روح اللہ خاں نے زر کٹوتی ادا کر دیا۔ یہ فضول خرچ مالدار چاہتا ہے کہ اس ڈھنگ سے جرمانہ کی رقم ہضم کر جائے۔ اُس کا یہ گمان غلط ہے۔ جاگیر سے رقم اُس صورت میں لی جاتی ہے کہ منصبدار دربار میں ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ وکیل کو بٹھا کر ابھی وقت بادشاہی مبلغات لے لو۔ امین ہماری اشرفیوں کی باقی نہ نکال رکھے۔ والد بزرگوار اُن کی قبر خوشبودار ہو زر جرمانہ کے واسطے بہت پابندی کیا کرتے اور فوراً سخت مزاج شریر نوکروں کو تعینات کر کے رقم وصول کر لیتے۔ ہمیں یاد ہے کہ ایک دن جعفر خاں سے جن دنوں کہ وہ عہدۂ وزارت سے سرفراز ہوا غسل خانہ میں بٹھا کر اشرفیاں لی تھیں۔ خان مذکور داروغہ غسل خانہ سے جو کہ جرمانہ کی رقمیں وصول کیا کرتا تھا بگڑ گیا۔ اور اُسے ستانے۔ دُکھ پہنچانے پر آمادہ ہوا۔ آنحضرت نے دارا شکوہ سے فرمایا۔ کہ دربار ختم ہونے پر اُن کی باہم صلح صفائی کروا دے اور داروغہ کو خان مذکور سے دوشالہ دلوائے۔

رقعہ ۱۴۲۔ صدر الصدور کا پیشکار امیدواروں کو بار بار ہمارے پیش

قلعہ داروں کو بھی لکھ دو کہ توپخانے کے آلات یعنی جرائر راہم جنگی اور گولہ بارود وغیرہ
خان نصرت جنگ کے لشکر کو پہنچا دیں۔ حکم اللہ کا ہی ہے جو ایک اور زبردست
ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ٭

رقعہ ۱۳۶۔ سپہ دار خاں کے عریضہ سے واضح ہوا کہ بیٹے مہابت
یعنی مہابت خاں مرزا کو پہنچا اس پہ خدا کا شکر ہے سپہ دار کو ہزاری ذات
منصب اور ہزار سوار ماتحت ترقی دینی چاہئے اور خلعت تلوار گھوڑا اور ہاتھی
بھیجنا چاہئے اور ہمراہیوں کے لئے بھی اضافے کی تجویز کرنی چاہئے اور اسکو
اس خوشخبری سے خوش کرنا چاہئے۔ اور اگر ضروری ہو تو اس کے وکیل کی بھی
کچھ رعایت کرنی چاہئے۔ خدا اچھا مالک ہے اور اچھا کارساز ہے ٭

رقعہ ۱۳۷۔ ہم نے پانچ ہاتھی معزالدین کے لئے انتخاب کئے ہیں۔ ان
میں دو پسند کر کے ان کے وکیل کے حوالے کرو اور گھوڑا شاہی خلعت جڑاؤ خنجر
جناب سے عنایت کیا گیا ہے۔ جواہر خانہ سے لے لو ٭

رقعہ ۱۳۸۔ پرچہ نویس اور زبردست خاں نے سید میر کے بارے
میں کچھ لکھا ہے کیا ٹھیک ہے یا نہیں وہ تو اپنے آپ کو دیانتدار بتاتا ہے
عنایت اللہ خاں سے پوچھو اور صالح خاں سے اکبرآباد کی صوبہ داری ٹھیک
طرح کام ہوتی ہے۔ گوپال سنگھ کو بھی اس کی امداد کے بارے میں لکھا چاہئے
اور خان مذکور کو تسلی نامہ تحریر کرو۔ ع چنار کا درخت کب تک مفلسی کا عیب چھپائے گا

رقعہ ۱۳۹۔ اہتمام خاں مرحوم پر جو مصیبت گذری وہ انہی لوگوں کی غفلت
سے ہے۔ ان کا لحاظ نہ کرو۔ بلکہ ان کی کمر بے توجہی کی لاٹھی سے توڑنی چاہئے
ایسا دیانتدار اور ہوشیار آدمی کہاں ملتا ہے۔ گھوڑوں کو ایسا موٹا کیا اصطبل کو
ایسی رونق دی کہ کہہ نہیں سکتے بار خدایا اسے بخش اور اس پر رحم کر تو اچھا رحم

ہوا۔ اور اُس نے کیوں انجام پر نظر نہ ڈالی۔ کہ جب نوکروں کو تنخواہ نہ ملیگی قلعوں میں کھانے کو غلہ نہ ہوگا۔ چور ڈاکو ان بزدلوں پر غالب آجائینگے۔ اُس وقت تم کہاں رہوگے۔ یہ طمع کے ٹٹو اگر تنخواہ لے کر بھی کام کریں تو غنیمت ہے۔ ہمارے خیال میں تو یہی آسکتا ہے۔ بھلا اپنی غرض کی خاطر آقا کا کام جو اصل میں خدائی کام ہے بگاڑ دینا اور دو دن کی زندگی میں غازی مردوں کا حق پائمال کرنا کہ جس میں بد انجام کافروں کی تقویت ہے۔ یہ کون سے نمک حلال ایماندار کا رویہ ہے۔ بہرحال تنخواہ کا بل تمام نوکروں کا لے کر بھیج دو۔ اگر ایسا نہ کرے۔ تو اُن خیانت کرنے والوں۔ کافروں کے مددگاروں کی سزا اپنے پر لازم جانے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کی تدبیریں باطل کر دیتا ہے +

رقعہ ۱۴۵۔ عنایت اللہ خاں کا تجویز کیا ہوا "امین دست بدستی" جو ہم نے مقرر کیا تھا۔ گیا تھا۔ اُس نے کیا کام کیا ہے۔ ع جو چیز کان نمک میں گئی نمک ہی بن گئی۔ اُس کو مقابلہ کی طاقت بھی نہ تھی کیا کرے مجبور ہے۔ لیکن اگر ایسا ہی تھا تو کیوں اُٹھکر چلا نہ آیا۔ اگر تنخواہ نہیں دیتے تھے اُسکو تو آنے دیتے تھے۔ اُس کو بھی اپنی طرف سے تاکید لکھ دو +

رقعہ ۱۴۶۔ مہابت خاں حیدرآبادی شاید لاہور میں مرا اور سوائے ایک پوتے کے جس کا باپ مہابت خاں کی زندگی میں مر چکا تھا۔ اور کوئی وارث نہیں رکھتا۔ وہاں کے دیوان بیوتات کو لکھ دے کہ اُس کا مال و جائداد ہوشیاری اور دیانتداری سے قبضہ میں لائے کہ بیت المال بندوں کا حق ہے۔ بادشاہ گویا ایک امین ہے اور ملازم گماشتے ہیں۔ حقداروں اور ضعیفوں کے سوا اور کسی کا اُس میں کیا حصہ ہے +

اگر کچھ کہنا چاہتا ہے تو اُسے منع کردو کہ پھر کبھی ایسا نہ کرے +

رقعہ ۳ ۱۴۴۔ آج تربیت خاں نے کمیدانوں (افسران پلٹن) کے واسطے جنہوں نے اس حملہ میں کوشش کی تھی عرض کیا کہ دو تین سرپیچ (مرصع پگڑیاں) عنایت کی جاویں۔ خان موصوف سے کہہ دو حالانکہ تمہاری عمر ہماری غلامی میں گذری اور ہم سے ہی تربیت پائی۔ اتنا بھی نہیں جانتے کہ یہ لوگ اس میدان کے مرد نہیں کہ ایسی عنایت سے سرافراز ہوں۔ خیر اب اُس کی خاطر اور بادشاہی کام شوق سے کرنے کے خیال سے جیغہ (کلغی) مرحمت کی گئی۔ جواہر خاں پہنچا دیگا۔ "اسی خدا کی طرف سے مدد اور تائید ہے" لیکن آئندہ کمیدانوں کے حق میں ایسی سفارش نہ کی جائے۔ اگر کسی سے بادشاہی کام میں نمایاں کوشش ظاہر ہو گی اور پوری پابندی سے خدمت کریں گے تو اُنہیں انعام خلعت اور نقد اور بکار سرکار گھوڑا مر جانے کی صورت میں گھوڑا دیا جائیگا۔ اور راضی کیا جائیگا +

رقعہ ۴ ۱۴۴۔ تربیت خاں ابھی تربیت کا محتاج ہے۔ جو رقم اُس نے قلعوں کے نوکروں چاکروں کی تنخواہ کے واسطے لی ہے۔ بیرونی طور سے سُنا گیا کہ کسی کو علی الحساب نہیں دی (کچھ نہ کچھ لگا رکھا ہے) واقعہ نویس نالائق کیا کرتا ہے اُسے بھی تو اسی کام کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ یہ لوگ نفسانی خواہشوں میں پڑکر بادشاہی کے عمدہ کام بگاڑ دیتے ہیں۔ اپنا منہ کالا کر کے خبریں لکھنے سے دانستہ بے خبر بن جاتے ہیں۔ ان بڑے فسادیوں کا مضبوط قلعے بنا لینا اور عیسوی خاں کو محفوظ رکھنا کس واسطے ہے۔ اگر پہلے خبر ہوتی تو معاملہ یہاں تک نہ پہنچتا۔ تربیت خاں کی جاگیر چھین کر اُسے معزول کردو۔ اور برہان اللہ خاں کو حسب الحکم خوب ڈانٹ کر حسب الحکم خوب ڈانٹ کر لکھو کہ ایسا کیوں

تجربہ کاری کا جوہر رکھتا ہو نہ کہ غرض کا بیمار ہو ÷

رقعہ ۱۵۰- آں فدوی مدار المہام - قضا کی طرح جاری ہونے والا حسب الحکم فرزند عالیجاہ کو لکھ دو کہ نیک نام خاں کے لکھے سے معلوم ہوا تم نے پرانے وزیر کے تینوں بیٹوں کو موقوف کر دیا تم بڑے سمجھدار اور ذہن رسا رکھتے ہو مختار رہو۔ اب فضائل خاں اور میر ہادی میں بدمزگی ہو گئی عنایت اللہ خاں کوان کا عرض بیگی بنا دیا تمہیں یاد ہوگا کہ کوکل تاش خاں جب نظام دکن تھا اور روح اللہ خاں وہاں کا صوبہ دار تو ان دونوں سے کئی ایک نامناسب حرکتیں صادر ہوئی تھیں ہم نے مصلحتاً کچھ عرصہ ان کو زیر عتاب رکھا۔ اور آخر قدیم الخدمتی کو مدنظر رکھ کر ان سے راضی ہو گئے۔ ہم نے والد بزرگوار کی زبان سے سنا ہے کہ عرش آشیانی اکبر بادشاہ ایک دن فرماتے تھے کہ ٹوڈرمل ملک و مال کے ذرہ ذرہ حساب کے لئے بڑی تیز سمجھ رکھتا ہے لیکن اس کا غرور پسند نہیں آتا۔ ابوالفضل کی اس سے لگتی تھی ایک قسم کی شکایت شروع کی جواب پایا کہ جس کو خود چڑھایا جائے اُس کو گرایا نہیں جا سکتا۔ اس واسطے کام کے آدمی سے خواہ نخواہ بناتی پڑتی ہے ہ بزرگی اور مہربانی خدا کو ہی مسلم ہے گناہ دیکھتا اور روزی برقرار رکھتا ہے ÷

رقعہ ۱۵۱- خان فیروز جنگ نے اپنا کام ادھورا چھوڑا باوجودیکہ فرزند زادہ برہان پور سے آیا وہ اس کی ملاقات کے لئے نہیں گیا اور برار کو چلا گیا اور لفظ سپہ سالار کا جو لکھتا ہے وکیل کے لکھے سے معلوم ہوا ہے یا غیبی خبر ہے۔ اس بارے میں نہ کوئی حکم ہوا ہے اور نہ ہم نے کہا ہے۔ دکھائے کہ سپہ سالاری کا منصب کہاں سے حاصل کیا ÷

رقعہ ۱۵۲- دیوانی کچہری کا داروغہ مر گیا۔ اور شکار خاں عام لوگوں کی

رقعہ ۱۴۷۔ مرحمت خاں آج لباس فاخرہ پہنکر حضور میں آیا۔ تہ بند کا دامن اسقدر لمبا تھا کہ پاؤں نظر نہیں آتے تھے۔ ہم نے حکم دیا کہ اُس کوتہ عقل کے دامن سے دو گرہ کپڑا کاٹ دو۔ تم اُسے کہو کہ جس طرح دربار کا دستور ہے اُتنا دامن رکھا کرے ورنہ غسل خانہ میں قدم نہ رکھے۔ آدمی کو چاہئے کہ سادے اور موٹے کپڑے سے الفت رکھے۔ زینت اور تکلف عورتوں کا خاصہ ہے اور انہی کو پھبتا ہے اور چند باتیں اسی موقع کے مناسب بطور نصیحت اُسے سنادو ؎

رقعہ ۱۴۸۔ ہم جو پان نہیں کھاتے۔ اس کارخانہ کا رنگ بھی بدل گیا ہے اور شربت خانہ کی آب و تاب بھی نہیں رہی۔ داروغوں کی عقلمندی اور معاملہ رسی یہ ہے کہ ہر وقت ہر جگہ اپنے متعلقہ کارخانوں کو شان و شوکت سے سجائے رکھیں۔ تاکہ ضرورت کے وقت اُن کی خدمات معلوم ہوں اور اُنکی نفاست طبع اور مزاج کا جوہر اپنی ہم پر آشکارا ہو۔ اور تم دیکھنے والے لوگ ہماری دولت خداداد کی شان معلوم کریں۔ اور اس آب و تاب اور کرّ و فر کو دیکھیں تاکہ حاسد پست ہوں ۔ افسوس افسوس فقیری کا دعویٰ اور یہ فخر و ناز ۔ ربّ اکبر کی قسم کہ یہ بالکل نادرست ہے ۔ نادر خاں نے اُس حسب الحکم کا جواب جو دار الخلافہ کے قلعہ بنانے کے بارہ میں مہابت خاں کو لکھا تھا خوب تحریر کیا ہے۔ نوکر ایسا ہی ہونا چاہئے یہ خدا کا شکر اور احسان ہے"

رقعہ ۱۴۹۔ فدوی درگاہ عبد الرحمٰن خاں وزارت خاں فوت ہو گیا مالوے کی دیوانی کے واسطے چند نام لکھ بھیجو جو کام کر چکے ہوں رگھناتھ سعد اللہ خانی جس زمانے میں دیوانی کاروبار کا منتظم تھا کہا کرتا تھا کہ سرکار والا کا کام اس شخص کو دینا چاہئے جو معاملہ آراستہ کرنے والے دماغ میں

سنی تھی۔ ان دنوں کہ مخبروں کی عرضیوں سے معلوم ہوا کہ غنیم لئیم ذوالفقار خاں پر چڑھ آیا ہے اور اُس کا قافیہ تنگ کر رکھا ہے۔ اور کمکی درکار ہے۔ جمدۃ الملک کے نام حکم والا صادر ہوا کہ اپنے بیٹے کو کمک پہنچائے۔ جب اُس کے پہنچے میں دیر واقع ہوئی تو دستخط خاص سے چٹھی لکھی کہ وہ اپنے آپ کو بیٹے کا عاشق سمجھتے تھے۔ اب جو اُس پر میدان تنگ ہے تو جلدی جانے میں سستی کیوں کی۔ صرف زبانی دعویدار بننا اور ہے۔ اور کر دکھلانا اور بات ہے ع
اب سنا ترانا کیونکہ ترکی تمام ہو گئی ⁂

رقعہ ۱۵۴۔ فدوی قدیم الخدمت نے باوجودیکہ ساری عمر حضور میں تربیت پائی اور خدمت کی ہے۔ اور ہمارا گمان اُس کی قانون دانی اور انسانی شرافتوں کا بہت کچھ ہے۔ پھر بھی بادشاہی منصبداروں کی توہین جائز رکھتا ہے۔ سعدیؒ کا قول یاد نہیں۔ **بیت** ہیں اور تو دونو "خواجہ تاش" ہیں یعنی ایک ہی بادشاہ کے درباری غلام ہیں۔ بڑی حیرانی کی بات ہے۔ سعد اللہ خاں کا مقولہ ہے کہ "الف قلم کی شکل ہے اور نون دوات کی مانند۔ جو دیوان فرشتوں جیسی صفتوں (اچھے اخلاق) سے آراستہ نہیں وہ دیوان نہیں بلکہ دیو ہے جس کے ا۔ ن یعنی قلم دوات رکھی ہے۔ یا حیوان ہے۔ یا محض تصور ہے جو کہ عقل و ہوش سے خالی ہے۔" آئندہ احتیاط ضروری جانو۔ اور اپنا اعتقاد میں دوسرے ملازمان درگاہ کو بھی اپنا ہمسر شمار کرو۔ اور جو امتیاز ضروری ہے اُس کی نگہداشت کیا کرو ⁂

رقعہ ۱۵۵۔ فرزندزادہ محمد عظیم نے آج عرض کی ہے کہ پرگنہ اسلام پور شاہ عالیجاہ کی جاگیر میں عنایت ہو۔ اُن سے پوچھو کہ یہ خیر خواہی کس امید پر دل میں گذری۔ اگر اُنہوں نے اس مطلب کا اشارہ اُس فرزند کو کیا ہے تو خبر

زبان سے بدنام ہے۔ ایک دن ہم نے حالت سواری میں سنا کہ لوگ اس کو اس کی نسبت بہت بُرا کہتے تھے۔ ہم نے کئی بار کہا کہ وہ شرارت سے یا یہ صدارت سے باز آجائے فائدہ نہ ہوا۔ عملوں کی جزا حق ہے وہ خود جانتا ہے کہ اس مرنے والے پر کیا گذری اور اس پر کیا گذریگی۔ نفس امارہ آدمی کو نیک عمل کرنے اور آخرت کا توشہ نہیں لینے دیتا۔ ورنہ سب جانتے ہیں کہ ظلم کرنا بُرا ہے اور ظالموں کو آگے بڑھانا اس سے بُرا۔ بھوکے کو نوکری دینا غریبوں کو مارنا ہے اور جان بوجھکر آخرت کی باز پرس سے جو کہ شک میں ہے عہدہ برآ ہونا مشکل ہے یقین ہونے کی صورت میں تو کیا ٹھکانا ہے اسے جاگیر دینی چاہئے لیکن نوکری نہیں دینی چاہئے ع غفلت کے ہاتھوں سے فریاد ہے فریاد ہے غلام محی الدین نام ایک شخص نے عالیجاہ کی فوج میں فریب کی دکان کھولی ہے اور فقیری کو بدنام کر رہا ہے۔ اس کا نکالنا ضروری ہے **بیت** یہ آدمی نہیں ہیں صرف مٹی کی مورتیں ہیں کہ روٹی کے نوکر اور شہوت کے غلام ہیں۔ یہ کمینے جاہل مختل مزاج اور بے اصل باتیں کرنے والے ہیں ایمان کدھر اور اسلام کہاں؟

رقعہ ۱۵۳۔ عالیجاہ نے بقایا تنخواہ کے لئے جو ہمارے ہاں ہے پرگنہ لودھی کی جاگیر کی خواہش کی ہے انہیں لکھنا یا ان کے وکیل سے کہنا چاہئے کہ اگر ان کا بقایا رہ جائیگا تو کیا ہرج ہے۔ پھر کبھی مطالبہ نقدی یا قیمت جواہر کے حساب میں گن لیا جائے۔ سوداگرانہ سودا تو یہ ہے۔ والد بزرگوار بادشاہ زادوں اور امرا کی جاگیروں سے چوتھائی سے زیادہ وقف رکھ لیتے تھے۔ ہمارے زمانہ میں تمام قانون بے ضابطہ ہوگئے۔ کئی دفعہ جمدۃ الملک آپ ہی کہا کرتے تھے۔ کہ ہم کو کبھی بیرونی مہمات پر نہیں بھیجا گیا اگر کبھی اتفاق ہوا تو لوگ ہماری محنت و کوشش کا ڈھنگ دیکھیں گے۔ یہ بات بلفظہ ہر کاروں کی زبانی پہنچ

پاکر پھر تمہارے پاس پہنچ جائیگا۔ **فرد**۔ خبردار مایوس نہ ہو تجھے غیب کے راز کی خبر نہیں۔ پس پردہ پوشیدہ کھیل ہو رہے ہیں۔ غم نہ کھا۔ **فرد**۔ وہ چیز جسکی فکر سے دل جلتا تھا۔ جدائی کا خوف تھا۔ آخر آسمان کی بے مہری سے اسکے ساتھ بھی موافقت کر لی۔

رقعہ ۱۵۹۔ میرے یکرنگ خان فیروز جنگ۔ خدا کا شکر کہ دلی جدائی نہیں۔ **بیت**۔ اگر تو یمن میں ہو لیکن مجھ سے ربط ہو تو گویا میرے پاس ہی ہے اور اگر میرے پاس ہے اور مجھ سے تعلق نہیں تو پھر گویا یمن میں ہے دن رات کے حالات سے اکثر اطلاع دیتے رہا کرو۔ تاکہ ملاپ ہوتا رہے۔ خانہ زاد عنایت اللہ خاں کو ہم نے نہیں دیکھا ع پھول کی شاخ جہاں کہیں اُگے پھول ہی ہے۔

ذوالفقار خاں بہادر نصرت جنگ کے نام

رقعہ ۱۶۰۔ میرے بے ریو و رنگ (خالص) دوست نصرت جنگ۔ پہلے پہل یہ ملک شاہان مغلیہ کی قلمرو میں تھا۔ غلبہ جو برہمنوں نے اُن کے قبضہ سے نکال لیا۔ اور انہیں نفسانی لذتوں میں نیست و نابود اور سخت مشغول اور کمینی دنیا کے کاروبار میں ڈوبے ہوئے دیکھ کر موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اور اپنے لئے تخت و چھتر بنا لیا یعنی بادشاہ ہو گئے۔ جو کچھ کیا تھا اُس غداری کی سزا اصلی انتقام لینے والے یعنی خدا کی جناب سے پائی یعنی جس طرح اپنے آقاؤں سے بیوفائی اور نمک حرامی کی تھی۔ ویسی ہی اپنے نوکروں سے دیکھو سیوا وغیرہ نے بھی اُن سے بُرا سلوک کیا۔ **بیت**۔ اس وقت کہ تیرے پاس سلطنت ہے موقعہ غنیمت جان۔ کیونکہ یہ ملک و دولت ہاتھوں ہاتھ جاتا رہیگا۔

ورنہ ان خیالات سے درگزر کرو۔ کہ ان سے دلی محبت نہیں بڑھتی۔ بلکہ غرور و نخوت زیادہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کافی کارساز ہے اور میں دعا مانگتا ہوں کہ وہ سب پر رحم کرے اور اُن سب کو سایۂ دراز کے نیچے داخل کرے ؛

رقعہ ۱۵۶۔ مخلص خاں کے مرنے کی خبر سنی ہوگی۔ اس کی انسانی شرافتوں اور جوہر معرفت اور ہمہ دانی سے ہم محظوظ ہوا کرتے تھے۔ ہم اللہ تعالیٰ اُس سے خوش ہو" یہ موت کا گھر یعنی دنیا بہت مصیبتوں کا مقام ہے۔ اسکے فائدے ناپائیدار ہیں۔ دل دانا اور چشم بینا کہاں؟ ایک شخص نے شکایتاً ہم سے کہا تھا کہ یہ آدمی (مخلص خاں) کسی کو اپنے سے اچھا نہیں سمجھتا۔ ہم نے جواب دیا کہ اپنے سے بہتر کسی کو نہیں دیکھتا ؛

فیروز جنگ غازی الدین خان بہادر کے نام رقعے

رقعہ ۱۵۷۔ میرے صاف دل محب۔ خانِ فیروز جنگ۔ ہم چاہتے تھے کہ اُس دولتخواہ (تمہارے) کی بیمار پرسی کے لئے خود آئیں لیکن کس منہ سے اور کس نظر سے تمہاری بیماری دیکھیں۔ اس واسطے اپنی جگہ سعادتمند خاں کو بھیجا ہے تاکہ وہ ہماری آنکھ سے دیکھے۔ اور دل کی بات ظاہر کرے۔ آجکل کے تازہ میووں سے جو دستیاب ہوسکتا ہے انگور ہے مگر یونانی حکیموں نے تمہارے لئے مضر بتایا ہے۔ اس لئے ہم نے بھی نہیں کھایا۔ اگر خدائے پاک نے چاہا تو پوری صحت اور جلدی شفا پانے کے بعد اکٹھے کھائیں گے۔ فرد۔ اے خدا میری یہ آرزو کیا ہی اچھی ہے تو میری یہ آرزو بر لا ؛

رقعہ ۱۵۸۔ میرے مخلص خان فیروز جنگ۔ فوج کی جدائی لا علاج یعنی مجبوری ہے۔ اپنے بیٹے کو جلدی ہمارے حضور میں بھیج دو تاکہ انعام و اکرام

ستر اسی لاکھ ہوں (سکتے ہے) کیونکہ اس کے قبضہ میں رہے۔ ملک کی حقیقت اور جنگ کی تدبیر مسعود خاں اور اپنے نائب داؤد خاں سے دریافت کرو چشم پوشی اور غفلت کیوں ہو رہی ہے ؛

رقعہ ۱۶۴۔ میرے خان نصرت جنگ۔ ہمارے اہلکار۔ دیانت دار لوگوں کی حال پرسی نہیں کرتے۔ کیونکہ شروع سے اخیر تک اُن سے اُن کی خاطرداری نہیں ہو سکتی۔ بے رحم آدمی لینے اور دینے میں جھجکتے نہیں۔ یعنی کنجوسی تو دریا سے پانی دینا بھی بُرا سمجھتی ہے۔ بڑی مشکل بات ہے۔ میں نہیں جانتا قیامت کے دن پر مجھ پر کیا گذریگی اور اس کے بعد خدا کے بندوں پر کیا مصیبت پڑیگی۔ فرد۔ ہفتہ کے دن کا فکر لڑکوں کے جمعہ (چھٹی) کو تلخ اور بدمزہ رکھتا ہے۔ آج (دنیا) کی عشرت اچھی ہے بشرطیکہ کل (قیامت) کا فکر نہ ہو ؛ بہرحال معتبر اہلکاروں کو ہر حال میں خوفناک اور ڈرتے رہنا چاہیئے اور ہر گھڑی الحفیظ اور الامان کہنا چاہیئے ؛ یعنی خدا سے حفاظت اور پناہ مانگنی چاہیئے ؛

رقعات میرزا صدرالدین محمد خاں صفوی بخشی دوم کے نام

رقعہ ۱۶۵۔ میرزا بخشی مخلص بہ نجابی کو دو صد و پنجاہی منصب سے سرافراز کیا گیا ہے۔ دفتر میں درج کروا لے ؛

رقعہ ۱۶۶۔ میرزا بخشی محمد ابراہیم شمسار نے سہ ہزاری اور دو سو اور پانصد سوار کا منصب اور میرزا خانی کا خطاب اور بیگم کے کہنے سے دہ ہزار روپیہ انعام پاکر عزت دفتر کا سرمایہ حاصل کیا ہے۔ ایک حسب الحکم لکھو جس میں ان عطیوں کا ذکر ہو۔ بس جس نے درگذر کیا اور فساد مٹایا پس اُس کا اجر اللہ کے ذمے ہے ؛

رقعہ ۱۶۱- ایاز رخیز علاقہ ایک حربی کافر آقا کے دشمن کے ہاتھ میں کیوں رہنے دیں۔ ملک حاصل ہو سکنے والی بات میں ظاہری رکاوٹ کے بغیر غفلت کیوں کریں۔ کیا ہم نے جہاد کی برتری حدیثوں میں نہیں پڑھی یا ہمیں ملک گیری اور فسادیوں کو قید کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا۔

رقعہ ۱۶۲- خان نصرت جنگ۔ راؤ دلیپ وغیرہ جو تمہارے ساتھ آ رہا جی ہیں سوائے ملتفت خاں کے سب کو شاہزادہ عالیجاہ کے پاس چھوڑ دو کیونکہ وہاں بھی کام بہت ہے۔ اگر وہ کام نہ کر سکتے ہوں اور کام میں خلل نہ ہو تو خیر کیونکہ ان میں سے کئی ایک رانا کے بے حیا کے ساتھ ایک ہی کمان سے تیر پھینکتے ہیں (موافق ہیں) اور یہ نہیں سمجھتے کہ اپنے آپ کو وبال آخرت کے تیر کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ بیت۔ گندم سے گندم اور جو سے جو اُگتے ہیں۔ عمل کے بدلہ سے غافل نہ ہو۔ شعر۔ اے باد صبا اُس شوخ ہرن کو نرمی سے کہنا کہ تو نے ہم کو پہاڑوں جنگلوں میں آوارہ کر دیا ہے۔ "انجام بخیر باد"۔

رقعہ ۱۶۳- میرے بیٹے ریو رنگ نصرت جنگ۔ ملک دکن کی فتح جو کہ ضروری کام تھا اور اُس پر بہت محنت کوشش کی گئی۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ حاصل ہو گئی۔ لیکن اس خیریت کے افزوالے سفر میں جو خرچ ہوا۔ اُس کا دارومدار ہندوستان کے خزانہ پر ہے۔ تمام روپیہ ملازموں کی تنخواہ میں صرف ہو گیا اور ہو رہا ہے۔ کرناٹک میں پرانے بڑے بڑے دبے ہوئے خزانے سنے جاتے ہیں۔ بیجاپور کا جاگیردار ایک معمولی آدمی ہے اور زبردستی سے اُن پر قابض ہے۔ اور سیوا دور جی کا پوتا ہے۔ دیکھنے میں اُس کا ملک اتنا مستحکم نہیں۔ اُس کا محصول (لگان) سید مسعود خاں کے کہنے کے مطابق

رقعہ ۱۶۹۔ عنایت اللہ خاں کے نام۔ کل ابوالوفا حاضر تھا کہ ایک سادہ دل درویش آیا اپنے عیال کیلئے کچھ مانگا۔ ہمنے کہا فقیر کو خواہش سی کیا تعلق۔ فقیر ایسا ہو کہ دل دنیا کے دھندوں سے قطع ہو اور گریبان پھٹا ہو۔ لوگ فقیر فقیر کہتے ہیں نہیں جانتے کہ فقیر کیا چیز ہی اور کیا معنی رکھتا ہی۔ فرد۔ دنیا وہم کا آئینہ ہی اور یہ اُسکے صورت پرست یعنی شیدائی ہیں۔ تقلید کا دم بھرتے ہیں یعنی لکیر کے فقیر ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم خاص اللہ کے بندے ہیں۔ بارخدایا ہم کو غافلوں کی نیند سے بیدار کردے۔ آمین آمین ÷

رقعہ ۱۷۰۔ ہدایت کیش اور اخلاق اندیش اسلام لاکر بڑے اترا رہے ہیں۔ پہلے کا حال تو ہمارے حضور میں یہ ہے اور دوسرے کی وہاں عالیجاہ سے نہیں بنتی۔ انکو سمجھا کر کہنا چاہئے قطعہ بخشی اُٹھ اور زمانہ سے نباہ کر۔ ورنہ آپ نشانہ بنیگا + زمانہ کے دانشمند کہتے ہیں۔ کہ زمانہ سے موافق ہونا ہی عقلمندی ہی۔ خداوند تعالیٰ سننے والے کان اور دیکھنے والی آنکھیں (عقل وفہم) عطا کرے اور اہل ہدایت پر سلامت ہو + جو سلوک ان کور نمکوں نے شاہزادہ سے کیا ہے۔ تم نے سنا ہوگا "اپنے کئے کا کیا علاج" ہم نے ان نمک حراموں کی عرضیوں کے بموجب حکم دیدیا اور قید کر لانے کی اجازت دیدی معلوم نہ تھا کہ یہ بیدین اسقدر جرأت پا چکے ہیں کہ بادشاہوں کے روبرو جھوٹ بولینگے۔ اور اُس سعادتمند یعنی عالیجاہ کی نسبت بے اصل باتیں کہیں۔ اچھا میار باقی صحبت باقی" خدا نے چاہا تو ہم اُن سے سمجھیں گے۔ ایک حسب الحکم عالیجاہ کے نام لکھکر فوراً یار علی بیگ کو دو۔ کہ حسن بیگ چکلہ کوڑا کا ویران کار افضل جاہل کا رشتہ دار ہونے کے باعث تبدیل نہیں ہوا۔ وہاں کے باشندے لگاتار فریاد کر رہے ہیں۔ اور اور سر زمین پر پٹک رہے ہیں اور کہتے ہیں ع اگر تم انصاف نہ کروگے تو قیامت کے دن سہی "آخری علاج داغ ہے" یہ چکلہ (علاقہ) اُن کی جاگیر سے تبدیل کردیا جائیگا اور اس کے بدلے کچھ نہیں ملیگا ع زمین سخت ہے آسمان دور ہے۔ یعنی بچاؤ کی صورت

رقعہ ۱۶۷۔ دارالخلافہ شاہجہان آباد کے صوبہ دار کے قلعہ دار عاقل خاں کے نام

اُس قدیم الخدمت کی عرضداشت نظر سے گذری۔ تم نے گوشہ نشینی اختیار کرنے اور منصب سے مستعفی ہونے کا ارادہ لکھا ہے۔ جب ہم نے اپنے گوشۂ خاطر (بیٹی) کو جو خاص ہمارے لطف و عنایت سے پرورش یافتہ ہے اُسے دیدیا ہے اور کونسا گوشہ اس سے اچھا چاہتا ہے۔ زیادہ اصرار کی وجہ سے تمہاری بات منظور رہے اور تمہاری التماس کو قبولیت کا درجہ حاصل ہوگا اور ایک ہزار روپیہ ماہوار جو کہ بارہ ہزار سالانہ ہوتا ہے۔ نقد مقرر کیا جائیگا۔

رقعہ ۱۶۸۔ حمید الدین خان بہادر کے نام۔ حمید کو معلوم ہو۔ چند دن کی بات ہے کہ شاہ عالیجاہ نے عرض کیا تین شخص میرے جانی دشمن ہیں حمید الدین خاں۔ امیر خاں۔ اور منعم خاں۔ ہم نے کہا امیر خاں نیک ذات ہے کسی کا دشمن نہیں۔ اور خان حمید بھی شاید نہ ہو۔ اور منعم خاں کا حال اس بڑے ظالم و جاہل (مجھ) پر ظاہر نہیں۔ خیر کیا تم نے اپنی فکر کر لی ہے یعنی عالیجاہ کو راضی کر لیا ہے؟ اپنے حال سے کیوں غافل ہو۔ موت کی بات تو یہی ہے کہ موت جوتی کے تسمے سے بھی آدمی کے زیادہ نزدیک ہے یعنی میں تو اب بڈھا ہوں مر جاؤں گا اور تمہارا واسطہ اُنہی سے ہوگا۔ ہائے افسوس۔ افسوس۔ بیت کبھی ہاتھ تھک جاتے ہیں کبھی دل ہار جاتا ہے اور کبھی پاؤں رہ جاتے ہیں۔ اے عمر تو بڑی تیزی سے جا رہی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ میں رہ نہ جاؤں۔ اگر مناسب سمجھو تو ہم عالیجاہ کے پاس سفارش کریں اور جو کدورت ہو صاف کرا دیں۔ تاکہ اس فانی کی امانت میں خیانت نہ ہو جو تمہارے دل میں آئے لکھ بھیجو یا زبانی عرض کرو۔

کے حقوقِ خدمت بچوں کا کھیل ہیں۔ شریف مکہ نے ہندوستان میں بہت دولت ٹُنی ہو ہر سال اپنے نفع کیلئے ایلچی بھیجتا ہے۔ یہ روپے جو ہم بھیجتے ہیں مسکینوں محتاجوں کے واسطے ہیں اُس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اُنہی کو پہنچیں۔ اور اُس پیٹو حق کو ضائع کرنے والے کے ہاتھ نہ چڑھ جائیں۔ بندرگاہ سورت کے سوداگروں۔ مالداروں کو اپنی طرف سے لکھو کہ اگر رقم مذکورہ اُن کی معرفت مکہ مدینہ شریف کے غریب مسکینوں کو صحیح سالم پہنچ سکتی ہے تو اُن کے ہاتھ بھیج دی جائے۔ خواہ مخواہ اپنی نذرو نیاز کو مشہور و ظاہر کرنا بھی مطلوب نہیں۔ صرف آنحضرت کی روح پاک اور خدائے بزرگ اور اُس کے پیارے کو خوش کرنا مقصود ہے "اللہ تعالیٰ اُن پر اور اُن کی آل و اصحاب پر رحمت بھیجے" اور جس صورت میں اس بات کا حاصل ہونا مشکل ہو۔ تو اپنے ملک کے حقداروں کو کیوں نہ دی جائے۔ کیونکہ ہر جگہ اُسی خدائے پاک کا ظہور ہے۔ وہ خود فرماتا ہے کہ ہم انسان کے شہرگ سے بھی اُس کے زیادہ قریب ہیں+

اسد خاں کے نام رقعے

رقعہ ۱۷۵۔ بڑے بیٹے محمد معظم بہادر کو لکھ دو۔ بلکہ درخواست کرو کہ جلال آباد کی فوجداری پر شیخ کریم اللہ کی تجویز بالکل ٹھیک ہوئی۔ اُس کا باپ سپاہی اور منصبدار تھا۔ اُسکے حالات تفصیل سے معلوم نہیں۔ اُس کا منصب کیا ہے۔ لکھو۔ کسی سے سنا گیا کہ جس منصبدار کی جاگیر صوبہ کشمیر میں ہے اُس کے وکیل نے محصول جاگیر کے لئے جو اس کشمیری حاکم سے لینا رکھتا ہے۔ دیوانی کچہری میں مدت سے مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ وطن داری کا لحاظ کر کے منصبدار اُسکا حق بے پیر کشمیری سے نہیں دلواتا۔ ایسے حالات میں اگر جاہل اپنی نادانی اور بے علمی کا عذر کریں تو ممکن ہے کہ وہ بڑا اکرم کنندہ خدا مہربانی کرے۔ لیکن عالموں کا کیا عذر ہو سکتا ہے کہ جان بوجھ کر انصاف نہیں کرتے ہم نے بارہا چلا کر کہا ہے اور پھر کہتے ہیں کہ ہم کو حق ثابت کرنے اور ظلم ہٹانے میں کسی اپنے بیٹے کا

نہ ہوگی۔ داناؤں نے کہا ہے۔ کہ دیوان۔ رعیت کے جاگیردار اور حاکم کے درمیان امین ہوتا ہے۔ دیوانی کرنا آسان اور امین ہونا مشکل بعض پرگنوں میں سپاہی ظالموں کی گنتی میں ہیں یعنی ظلم کرتے ہیں۔ خدا سے ڈرنے والے اور آبادی کرنے والے آدمی چن کر غور و فکر کے بعد جلدی متعین کریں۔ تاکہ ہم اور تم قیامت کے دن سے بری الذمہ ہو جائیں عامل دیوان کے بھائی نہ ہوں اور پرچہ نویس امین اور فوجدار کے رشتہ دار نہ ہوں +

رقعہ ۱۷۱۔ ہدایت اللہ خاں کاتب زرین رقم سے کہو کہ یہ رباعی اُس بیاض میں جو شاہزادہ کام بخش کو مرحمت کیجاتی ہے۔ اپنے ہاتھ سے لکھے۔ رباعی میں نے اپنے خرمن میں اپنے دونوں ہاتھوں سے آگ لگائی ہے۔ دشمن سے کیا روؤں۔ میرا کوئی دشمن نہیں میں اپنا آپ دشمن ہوں۔ ہائے افسوس میں نے اپنے ہاتھ سے اپنا دامن چاک کیا ہے +

رقعہ ۱۷۲۔ میر جلال الدین کو جو شاہ عالیجاہ نے موقوف کر دیا ہے غالباً وہ ہمت خاں کا بھانجا ہے جو ہمارا بخشی تھا حسباً و نسباً شریف سید ہے۔ کیوں برطرف کر دیا۔ کاردار سے پوچھو +

رقعہ ۱۷۳۔ نعمت خاں کی تحریر کوئی وحی والہام تو نہیں کہ خواہ مخواہ اُس پر کاربند ہوں۔ انتظام انہی باتوں سے بگڑتا ہے۔ بہرحال جب وہ آپ ہی بیزار ہے۔ اور استعفا دے چکا ہے اُسے لکھو اکبر آباد کی دیوانی میں آکر مطلع ہو +

رقعہ ۱۷۴۔ اسد خاں اور اُسکے بیٹے نے حضور میں لکھا ہے کہ شہزادہ رانا سے حربی کی حمایت پر آمادہ ہو۔ وہ چاہتے ہیں کہ قلعہ میں گھس جائیں۔ چنانچہ ایک دن اسی ارادہ سے سوار ہو کر قلعہ کے نیچے تک گئے بھی لیکن زمیندار بادشاہی غلاموں کی خبرداری سے قلعہ سے باہر آکر اُنکو نہ لیجا سکا۔ فتح میں دیر اسی وجہ سے ہے۔ ایک حسب الحکم شہزادہ کی حفاظت اور قلعہ کے فتح کرنے کے بارہ میں اُنہیں لکھنا چاہیے۔ اور دوبارہ تحریر کر کے یار علی بیگ کے حوالے کرو کہ ڈاک میں بھیجدے۔ ایسا نہ ہو کہ شاہزادہ مرحوم کی طرح مخالفت پیدا ہو جائے اور بادشاہی کا کام بگڑ جائے۔ فرد جس ملک میں بادشاہی نو عمر کرتے ہوں۔ وہاں سو سال

ابوالقاسم خاں کے نام جس کو ملتفت خاں کا خطاب دیا گیا تھا اور امیر خاں کے مرنے پر امیر خاں کا خطاب پاکر حضور کا داروغۂ خواصان بن گیا۔ بادشاہ کی طبیعت میں اُسے بہت دخل تھا اور حسب حال و حسب موقع لطیفے اور چٹکلے سنایا کرتا تھا۔

رقعہ ۱۷۹۔ محمد اعظم شاہ کو لکھنا چاہیئے کہ ہم اُن کی دیانت داری اور جوہر شعور پر فریفتہ ہیں۔ زاہدہ بانو انا بچاری کبتک تباہ حالی میں دردمند رہیگی ہم پر اور تم پر اُسکا حق ہے اور کسی کا حق گنوانا خدا کی ناراضگی کا موجب ہے۔ کیا نہیں جانتے کہ جناب خالق بخشنے والے کا موجزن فضل ہم گنہگاروں کے کسقدر بے شمار گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ خدا کیلئے اور ہماری خاطر سے پُرانا کینہ اور اگلا غبار نکال دو۔ اور اُس بڑھیا پر کہ سوائے تمہارے اُسکا اور کوئی نہیں۔ عنایت اور مہربانی کرو۔ اُسکے نواسوں نے جو کچھ کیا اُسکی سزا میں بُرے دن دیکھ لئے دنیا گئی گذری چیز ہے۔ اس واسطے سب کے ساتھ موافقت چاہیئے۔ ع تا کہ دنیا میں بیگناہ کون ہے میاں عبد اللطیف قدس سرہٗ کی زبان مبارک سے سُنی ہوئی دو باتیں یاد ہیں "خدا سے نہ ڈرنیوالے کیساتھ الفت کرنا اور جمعدار کو دھکیل دینا سب سے بُرا گناہ ہے" اصلی اثر بخشنے والا خدا اس پر گناہ عاصی کی زبان میں اثر دے۔ اس سے زیادہ اور کیا لکھنا چاہیئے بلکہ کچھ نہیں لکھنا چاہیئے۔

رقعہ ۱۸۰۔ حسب الحکم یہ ہے کہ سرفراز خاں عبد اللطیف جس وقت جمدۃ الملک مدار المہام کے سلام کو آئے تو ہدایات ذیل کو مد نظر رکھے کہ اگر وہ گھوڑے پر سوار ہوں تو سلام کے بعد ہاتھ سر پر رکھکر اُن کی پیچھے چلے۔ اگر پالکی پر سوار ہوں تو آگے سلام کے بعد اختیار ہے۔ اگر ہاتھی پر ہوں تو ساتھ ساتھ چلے۔ اگر سلام کریں تو جواب دے ورنہ نہیں۔ راؤ کانھو اور دوسرے پنجہزاری بھی گھوڑوں سے اُتر کر سلام کریں۔ نیز اُن کو پان دیں اور دوسروں کو سلام کا جواب۔

رقعہ ۱۸۱۔ اُس چٹھی کی نقل جو شاہ عالیجاہ نے افضل خاں کو بھیجی تھی۔ سید کمال خاں مر گیا کیں کو لکھو کہ حضور میں خبر دے۔ اس صوبہ کے عہدہ داروں کا حال حضور سے پوشیدہ نہیں۔ عنایت الله خاں

بھی لحاظ نہیں۔ دوسروں کا کیا ذکر۔ جس جس امیر کو مرصع چھپر سے عنایت ہوئے ہیں وہ سوائے اتوار کے اور کسی دن نہ باندھا کریں۔ اور اسی پر کفایت کریں اور اپنے پاس سے کوئی بات نہ گھڑ لیں +

رقعہ ۱۷۶۔ ہمارے فرزند زادہ عزیز یعنی محمد معز الدین بہادر کو لکھو کہ دنیا گئی اور آخرت آنے والی ہو گئی۔ پس ہمارا جو چیز کہ یادگار رہے اور کام آئیگی اور ساتھ قبر میں جائیگی وہ نیک کام ہیں جو "باقیات صالحات" کہلاتے ہیں۔ اپنی آج کو دوسرے مرے ہوؤں کی کل سمجھنا چاہئیے اور عقلمند وہ ہے جو زمانہ حال کو جو گذشتہ اور آئندہ کے درمیان ہے یعنی موجودہ وقت کو غنیمت جانے۔ اور نیکی بھلائی جو کچھ کر سکے جلدی کرے۔ حال کو ماضی اور مستقبل کو ہو چکا سمجھے کیونکہ حال جانے کو ہے اور مستقبل آنیکو۔ فرد۔ سعدی تمام لوگوں کو نصیحت کرتا ہے اور خود نہیں سنتا +

رقعہ ۱۷۷۔ فدوی مخلص کو ہم نے جو اُس کے ڈیرہ پر بھیجا ہے۔ اور باپ بیٹے کی تنبیہ کے لئے بھیجکر اُس کی رُتبہ افزائی کی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ غرور و نخوت زیادہ ہوئی اور اپنی قدر گھٹائی۔ خدا معاف کرے ضروری ہے کہ معافی اور عذر خواہی کو ضروری سمجھو اور نصرت جنگ کے ڈیرہ پر جاکر عذر خواہی کرو اور اپنے آپ کو اُس کے باپ کا خدمتگار سمجھو۔ اور گانہ گچھوا (کشمیری ترکاری) کا مزانہ بھولو جو اُس کا باپ تمہیں کھلاتا رہا ہے۔ نظم تو جانتا ہے؟ کہ شیر مردی کیا چیز ہے اور زمانہ کا شیر مرد کون ہے۔ دُشمنوں سے نباہنا بہادری ہے اور دوستوں سے گذارہ کرنے والا شیر مرد ہے +

رقعہ ۱۷۸۔ فرزند عالیجاہ کو عرضداشت لکھو کہ اُنہوں نے اعتبار خاں کی قصور معافی کے واسطے سفارش کی ہے۔ پختہ گمان ہے کہ غالباً سید سعد اللہ درویش نے لکھا ہوگا ان کو لکھو کہ میرزا عبد القادر بیدل نے اس موقع کے لئے ایک دلچسپ شعر کہا ہے۔ فرد۔ مظلوموں کی آہ سے ڈر کیونکہ جب وہ دعا کرتے ہیں تو قبولیت بارگاہ الٰہی سے اُس کے آگے سے آملتی ہے یعنی اُن کی دعا ضرور سُنی جاتی ہے۔

اور ہفت ہزاری منصب شاہزادوں کے لئے مخصوص تھے۔ امرا میں انتہائے ترقی پنجہزاری
تھی اور ابتداء دہ باشی۔ ان کو حسب لیاقت اہلِ قلم کا کام بھی سپرد کرتے تھے +

(۴) دیوان وزیر کو کہتے ہیں۔ امین خزانچی۔ میر بخشی تقسیم تنخواہ کا افسر +

(۵) گھڑی کا حساب یہ ہے کہ ۲½ اڑہائی گھڑی کا ایک گھنٹہ اور ساڑھے سات، ۷½
گھڑی کا ایک پہر۔ ساٹھ گھڑی کا ایک دن رات + (۶) حسب الحکم۔ وہ آرڈر جو فرمانروا کے زبانی حکم سے منشی اپنی
طرف سے لکھتا ہے (۷) کوکہ۔ ترکی میں ہمشیر یعنی دودھ بھائی کو کہتے ہیں۔ امیرزادوں کو انائیں دودھ پلاتی تھیں انکو
بیٹے کوکہ کہلاتے (۸) داغ۔ ہندوستان میں یہ طریقہ علاؤالدین خلجی نے ایجاد کیا۔ منصبداروں اور انکے گھوڑوں
اور سواروں کی پڑتال کرتے اور جو مطابق فہرست ہوتا۔ اس پر نشان کرتے۔ اور گھوڑے کی رانوں پر گرم
لوہے سے داغ لگاتے تھے جو پہلے ر کی شکل کا ہوتا تھا پھر یہ + نشان ہوگیا۔ جیسا آج عمدہ نسل کے
گھوڑوں کو لنڈی لگاتے ہیں (۹) یزاول۔ فوج کی سپاہ کا وہ دستہ جو توپخانہ کو مورچہ پر پہنچاتا ہے۔ باتری
(۱۰) تابین۔ وہ سوار جو ہر ایک منصبدار اپنی حیثیت کے موافق رکھتا اور جنگی ضرورت کے وقت پیش کرتا
(۱۱) دیوان بیوتات شاہان مغلیہ کے ہاں ایک اچھا عہدہ تھا۔ وزیر مال (۱۲) تاڑی۔ تاڑ
کے درخت سے ایک قسم کا شیرہ نکلتا ہے کچھ منشی بھی ہوتا ہے اسے تاڑی کہتے ہیں + (۱۳) ماہی مراتب
ایک قسم کا سنہری لٹو جو شاہان مغلیہ کی سواری کے وقت آگے آگے پھینکتے جاتے تھے۔ تاکہ لوگوں کو
شاہی سواری کی خبر ہو جائے اور راستہ صاف ہو +

ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر نور اللہ برہانہٗ

اگرچہ خاندانِ مغلیہ کی ابتدا تیمور سے شمار کیجاتی ہے۔ مگر ہندوستان میں انکی سلطنت کا سلسلہ بابر سے
شروع ہوتا ہے۔ بابر کا بیٹا ہمایوں اور ہمایوں کا اکبر اور اکبر کا جہانگیر اور جہانگیر کا فرزند ارجمند شاہ جہان تھا +
شاہجہان کے چار بیٹے تھے دارا شکوہ۔ شجاع۔ اورنگ زیب اور مراد بخش۔ ان میں سے اورنگ زیب حزم و عزم
تدبر و شجاعت اور اولوالعزمی میں سب بھائیوں سے فائق تھا۔ طبیعت پر قابو رکھتا تھا۔ اور مذہب اسلام کا نہایت
سختی سے پابند تھا۔ لہذا سب مسلمان اسے پسند کرتے تھے۔ شاہجہان نے بھی اسی کو اپنا ولیعہد قرار دیا۔ اورنگ زیب نے

ہر ایک کی کارکردگی کو جانتا ہے حضور جس لائق سمجھیں مقرر کریں۔ اس صوبہ میں کشمیری تو ہے نہیں کہ اُسی لگا دیں اور عنایت اللہ خاں راضی ہو۔ اس پٹھان کی ترقی البتہ کاغذی کارروائی ہوگی۔ وصول ہونیکی نہیں پرگنہ کی جمعیت گھٹ رہی ہے اور رعایا ویران ہو رہی ہے۔ اُسکا رعب اسقدر سنا جاتا ہے کہ ایک روپیہ کی بجائے لاکھ روپیہ لائے تو منظور نہیں ضرور تبدیل کردو۔ کاموں میں خدا کا ڈر اور بادشاہ کی بازپرس کا خیال شرط ہے۔ دیوان کو نہیں چاہئیے کہ رشتہ داروں کو عہدہ دے۔ مرتضی لونی میں رہے اور دوسرا جسکے کام پر بھروسہ ہو وہ جائے۔ ہمنے جاگیرداروں کی فوج گھٹوا اور ظلم کیواسطے نہیں لی (تمام شد)

لغات ضروریہ کی تشریح

(۱) **جھروکہ درشن**۔ جھروکہ کے معنی ہیں کھڑکی۔ اور درشن کے معنی دیدار۔ دونو ہندی لفظ ہیں۔ اکبر بادشاہ کے عہد سے یہ رسم چلی آتی تھی کہ بادشاہ طلوع آفتاب کے قریب ایک اونچے روزن دار مکان میں جلوہ افروز ہوتے تھے۔ رعایا کے لوگ بطور عبادت بادشاہ کا جمال مبارک دیکھنے آتے اور جبتک زیارت نہیں کرلیتے تھے کچھ کھاتے پیتے نہ تھے۔ یہ بات اس اعتقاد پر مبنی تھی کہ بادشاہ ایک دیوتا اور خدا کا مظہر ہے۔ اورنگ زیب نے سنہ ۱۰۹۰ میں اس طریقہ کو بند کر دیا +

(۲) **کروری**۔ جسقدر زمین کا محصول ایک کروڑ ٹکہ ہوتا۔ وہ ایک معتبر آدمی کو دیجاتی۔ اس کو کروری کہتے۔ اس پر جو کارکن (مزارع) ہوتے تھے۔ وہ **فوطہ دار** کہلاتے تھے +

(۳) **نوکری**۔ شاہان مغلیہ کے عہد میں نوکری کا یہ دستور تھا۔ کہ دہ باشی سے پنجہزاری تک جو ملازم ہوتے تھے وہ سب **منصبدار** اہل سیف ہوتے تھے۔ دہ باشی کو ۱۰ اہیتی کو بیس وغیرہ وغیرہ سپاہی رکھنے ہوتے۔ اسی طرح دو بیتی۔ پنجاہ باشی۔ یوز باشی وغیرہ پنجہزاری تک تنخواہ کی صورت یہ کہ حساب کے موجب اتنی زمین کا قطعہ یا دیہہ یا دیہات یا علاقہ یا ملک مل جاتا تھا اسکے محاصل سے اپنے ذمہ واجب کی فوج رکھیں۔ لڑائی کے موقعہ پر انکے نام حکم پہنچے۔ کہ فلاں فلاں **منصبدار** اپنے ذمے کی فوج۔ وردی۔ ہتھیار۔ سامان لیکر حاضر ہوں۔ دہ ہزاری ہشت

۱۰۶۸ھ ۱۶۵۸ء میں تخت شاہنشاہی پر جلوس فرمایا اور ۱۰۶۹ھ ۱۶۵۹ء میں جشن تاجپوشی منعقد فرما کر عالمگیر کا لقب اختیار کیا۔ ۲۰
فروری ۱۷۰۷ء کو اپنے عہد حکومت کے پچاسویں سال ۹۰ برس کی عمر میں دار البقا کی جانب رحلت فرمائی۔ اسنے
ہندوستان کی سلطنت کو وسیع کیا اور اپنے آبا و اجداد کے قدم بقدم چلا۔ چنانچہ اسکے رقعات سے ظاہر ہے
اسکو حسب خواہش دولت آباد (دکن) کے قریب خلد آباد میں دفن کیا گیا۔ کوئی شاندار مقبرہ نہیں۔ کیونکہ اسنے
خود منع کر دیا تھا۔ جیسی سادہ اسکی زندگی تھی ویسی ہی سادہ اسکی قبر بنی۔ اس نے اپنے مرنے سے پہلے سلطنت کو
اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیا تھا تاکہ نزاع نہ ہو۔ معظم کابل میں حکمران تھا اور اعظم موت کے وقت باپ کے
پاس تھا اور کام بخش حیدرآباد میں مقیم تھا۔ اور اکبر ایران [illegible] گیا اور وہاں کے حاکم کے کہنے سے
ہرات میں باپ کی موت کا منتظر رہا لیکن پہلے مر گیا۔ اورنگزیب قرآن حدیث کا عالم اور علما کا قدردان
تھا۔ اسکی فارسی انشاپردازی یعنی رقعات کے بارہ میں دو مشہور بزرگوں کے اقوال نقل کر دینے کافی ہیں:-
شبلی نعمانی فرماتے ہیں:- (۱) عالمگیر تیغ و قلم دونوں کا مالک تھا۔ اسکی انشاپردازی کی لوگ مخالفوں تک
نے دی ہے۔ اسکے رقعے باوجود اسکے کہ واقعات کا ذخیرہ قصہ طلب حوالوں کا مجموعہ جغرافیانہ اطلاعوں
کی یادداشت ہیں۔ تاہم ادائے مطلب کی قدرت۔ عبارت کی سادگی۔ فقروں کی ہمواری مطالب کا
اختصار پہلو بہ پہلو چلے۔ دلنشیں ترکیبیں نہایت حیرت انگیز ہیں (شبلی نعمانی)

مولانا محمد حسین آزاد لکھتے ہیں کہ (۲) عالمگیر نے دل معتدل اور زبان قادر البیان پائی تھی۔ اسلیے
اپنے فرمان اور خطوط آپ لکھتا تھا یا سامنے لکھواتا تھا۔ کاغذات پر خود حکم چڑھاتا تھا۔ وہ ۵۰ برس سلطنت
کر کے ۱۱۱۸ھ میں فوت ہوا۔ اسکی تحریریں دیکھ کر تعجب آتا ہے کہ جسطرح اورنگ سلطنت پر قدم رکھتا تھا اسی
طرح کشور سخن بھی زیر قلم۔ دیکھو چھوٹے چھوٹے فقرے۔ ملک رانی کے پیچوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ مگر
عبارت صاف ہے اور لفظ لفظ میں محاورے کا نمک ٹپکا ہوا ہے۔ تمام انتظامی ہدایتیں اور اکثر اخلاقی نصیحتیں
ہیں کہ تاثیر میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ اسکی تحریر کو گلستاں سے تشبیہ دیجائے تو مبالغہ نہیں۔ اتنا فرق ہوگا کہ
گلستاں کے مضامین خیالی ہیں اور اسکے حالی۔ عبارت اسکی جتنی پڑھنے میں سہل ہے اتنی ہی لکھنے میں دشوار ہے۔

نیازمند خوشی محمد منشی فاضل مولوی فاضل و اردو فاضل المتخلص بہ ادیب